

Book Code: 001

Novel Name: MAKA ZONGA

Writer: Mazhar Kaleem M.A

اردو فینئر ڈاٹ کام

Scanned & Pdf by: S.Sohail Hussain

Sponser: Maktaba Kashmir Library

www.allurdu.com

عالمی سٹیج

ملاؤنگ

میرزا بیگم

ک-۴۴۲

جان سینہ

۲

ماکارونگا

مظہر کلیم احمد

New Kashmir Library
RAILWAY ROAD LALAMUSA

جمال پبلشرز۔ بوہڑ گیٹ ملتان

New Kashmir Library
RAILWAY ROAD LALAMUSA



جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور
لیارہ پھر مڑ کر اپنی منزل کی طرف چلا۔
پتھر ٹھیک۔ معذور اور جولا دوبارہ اپنی سیٹوں
کی طرف بڑھے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ سخت
پریشاں تھے کہ نجلے عمران پر کیا گزرتے
گی لیارہ سے کہے، افسوس سے ان تینوں کو عجیب
نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ چند ایک سے
توہین سے سوالات بھی پوچھے لیکن انہوں
نے کچھ تراسے سے انکار کر دیا۔
مگر سب کے متعلق ان تینوں میں کسی کو بھی

معلوم نہیں تھا کہ وہ کیمرہ کیا تھا انہوں نے تو یہ سمجھا تھا کیوں کہ وہ سیاح
 بن کر نیویارک جا رہے ہیں اس لئے عمران نے ایک کیمرہ بھی ساتھ
 لے لیا لیکن اب انہیں معلوم ہوا کہ یہ کیمرہ بشرطیکہ یہ کیمرہ ہو کوئی انتہائی
 قیمتی چیز تھی کیپٹن شکیل سوچ رہا تھا کہ وہ شخص کون تھا اور اسے اس
 کیمرے کے متعلق معلومات کہاں سے ملیں؟ صفدر اور جولیا سوچ رہے تھے کہ
 نیویارک جا کر وہ کیا کریں گے کیوں کہ انہیں نبات خود کوئی معلومات نہ تھیں
 سب کچھ عمران کو معلوم تھا اور عمران نہ جانے کب نیویارک پہنچے لیکن وہ
 سب بے بس تھے اب تو آئندہ کالانچو عمل نیویارک جا کر ہی بنایا جاسکتا
 ہے اس لئے وہ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہے۔

ایک گھنٹے کے بعد طیارہ نیویارک کے اسٹریٹ پر لینڈ کر رہا تھا لیکن صفدر
 وغیرہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ اسٹریٹ پر ہر طرف پولیس ہی پولیس نظر
 آ رہی تھی صفدر سمجھ گیا کہ اسٹریٹ سے اس واقعہ کے اطلاع اسٹریٹ پر
 دے دی ہے اب سیرالات اور تفتیش کا ایسا پکر چلتا نظر آتا تھا کہ جان
 چھڑانی شکل ہو جاتی۔ اس لئے صفدر نے شکیل کے کان میں سرگوشی
 کی اور شکیل نے جولیا سے کہا طیارہ ابھی تک اسٹریٹ کے پکر لگا رہا تھا۔
 جیسے ہی طیارہ پکر لگا تا ہوا شہر کی ایک طرف سے گذرا ان تینوں نے
 اسے پہچان لیا۔ اسٹریٹ نکال کر کھڑکیوں سے نیچے چھٹک دیئے ان کے

اس حرکت کو کسی نے محسوس نہ کیا کیونکہ تمام لوگ اترنے کی تیاریوں میں مشغول تھے اب ان تینوں نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ کم از کم وہ اس کہانی سے ہی منکر ہو جاتے تو پستول کی علم موجودگی اس بات میں وزن پیدا کر دیتی آہستہ آہستہ طیارہ ایئر پورٹ پر اتر گیا جیسے ہی طیارہ اتر پولیس نے طیارے کو گھیرے میں سے لیا مسافر باری باری اترنے لگے صفدر اور جولیہ بھی نیچے اترے پولیس کے پاس کھڑی ایئر ہوسٹس نے ان کی طرف اشارہ کیا اور پولیس نے انہیں ایک طرف ہٹنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کئے انہیں کیٹین تشکیل بھی نیچے اترایا ایئر ہوسٹس کے اشارے پر اسے بھی ایک طرف بلا لیا۔ انہوں نے ایک آفیسر سے اس بارے میں احتجاج کیا کہ انہیں کیوں روکا جا رہا ہے لیکن وہ انہیں لے کر ایئر پورٹ کی ایک عمارت کی طرف چلے گئے۔ وہی آئی پی ڈوم میں لے جا کر ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ تینوں صاف منکر گئے کہ انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہیں اور نہ ہی ان کا کوئی چوتھا ساتھی تھا لیکن پولیس آفیسر مطمئن نہ تھے ان کی تلاشی فی گورے لیکن ان کے پاس سے پستول قسم کی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی پولیس آفیسر حیران تھے کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ بہر حال وہ انہیں مزید تفتیش کے لئے ہیڈ کوارٹر کی طرف لے چلے راستے میں صفدر نے کیٹین تشکیل اور جولیہ کی

طفہ مخصوص ایچے میں اشارہ کیا ان دونوں نے سر ہلایا اور پھر اوہر اوہر دیکھنے
 لگے اب وہ فرار کی سوچ رہے تھے۔ کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ
 نہ تھا جیسے ہی وہ کسم کی حد سے باہر نکلے تو صفدر تیزی سے اور ایک دس
 منزلہ عمارت کے صدر دروازے میں گھس گیا پولیس آفیسر پریشان ہو
 گئے وہ صفدر کو پکڑنے کے لئے دوڑے اب کیپٹن شکیل کی باری تھی۔
 اس نے انتہائی جرأت کا مظاہرہ کیا اور پاس سے گذرتے والی ایک
 موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ پر جم پڑا دیا موٹر سائیکل تیزی سے گذر
 رہی تھی۔ یہ ایک اندھی چھلانگ تھی کہ وہ ٹھیک موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ
 پر جا بیٹھا پھر تو وہ موٹر سائیکل سے چمٹ گیا وہکا گئے سے موٹر سائیکل
 کا توازن بگڑنے لگا لیکن موٹر سائیکل سوار بھی کوئی تھا جس نے کنٹرول کر لیا
 پہلے تو ساتھ چلنے والے سپاہی گھبرا گئے مگر فوراً انہوں نے دیوالیہ چلا دیے
 مگر اتنی دیر میں کیپٹن شکیل ان کی رینگ سے باہر ہو گیا تھا اب انہوں نے
 بولیا کی عنصر توجہ دی تو وہ بھی غائب تھی۔ جولیا دراصل انتہائی چھرتی
 سے ایک کھڑی ہوئی کار کے پیچھے لڑینگ گئی تھی اب تو سب پولیس والے
 گھبرا گئے۔ سیٹیوں پر سیٹیاں نبھنے لگیں صفدر اس عمارت کے صدر دروازے
 سے ہوتا ہوا پچھلے دروازے سے گذر گیا چلتے چلتے اس نے موٹھیں اتار
 دیں اپنا کوٹ الٹ کر پہن لیا۔ اس کا کوٹ ڈبل تھا۔ ایسے کوٹ مخصوص

طور پر سیکرٹ سروس والوں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اب صفدر کافی حد
 تک بدل چکا تھا اس نے راہ جاتی ایک ٹیکسی روکی اور پھر اس میں سوار
 ہو کر اسے رائل پارک بلنے کو کہا چاروں طے شدہ پریس پھیل چکی تھی مگر صفدر
 اطمینان سے ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا وہ بیٹھا ہوا ان حالات پر غور کر رہا
 تھا جن سے ناگہانی طور پر انہیں نپٹنا پڑے گا اس نے ٹیکسی ایک چھوٹی
 سی بستی کے پاس جا کر رگوا دی یہاں اسے معلوم تھا کہ اس کی ملکیت کا ایک
 جاسوس مہتاب ہے جو نیویارک میں اس کے ملک کی طرف سے کام کرتا تھا
 ایسے جاسوس ہر ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور پچھلی بار عمران کے ساتھ
 نیویارک آنے پر اس کا پتہ معلوم ہوا تھا پولیس سے پچھنے کے لئے اس
 نے بہتر فی الحال اسے کوئی اور جگہ نظر نہیں آ رہی تھی وہ کچھ دیر مدم اٹھتا
 ہوا جھونپڑوں سے گزرنا گیا ایک پرانی سی جھونپڑی کے دروازے پر تین
 وضع مخصوص انداز سے دستک دی چند ہی لمحوں بعد دروازہ کھولنے والا ایک
 ادھیڑ عمر کا چمیرا تھا اس نے حیرانی سے صفدر کو دیکھا صفدر نے اہستہ سے
 ایکسٹو کال فضا کہا اور چمیرے کے چہرے پر پچھلی ہوئی حیرت یک لخت
 دور ہو گئی وہ ایک طے شدہ سوگیا اور صفدر سر جھکا کر جھونپڑی میں داخل ہو
 گیا تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسے ایک دوسری کہانی سناتا رہا تھا ادھر کچھ عسکر
 کی موٹو ٹیکل کافی دور تک چلی گئی لیکن توازن سنھلتے ہی اس سے

موٹر سائیکل روک دی لیکن کیپٹن شکیل نے اپنا ٹاؤٹن پن نکال کر اس کی کمر سے لگا دیا اور اسے پستول کی دھمکی دے کر موٹر سائیکل چلنے پر مجبور کر دیا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل دوبارہ بھگانا شروع کر دیا کیپٹن شکیل اسے ایک گلی میں سے لے گیا اور پھر ایک ہی گتے سے موٹر سائیکل عوار کو بے ہوش ہونے پر مجبور کر دیا اب موٹر سائیکل کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسے گلیوں میں بھگا رہا تھا وہ سڑک پر رہا تھا کہ اب وہ کہاں جائے کیوں کہ اس میک اپ میں کسی ہتھول میں جانا پولیس کے ہاتھوں میں جانے کے مترادف تھا اور دوسری جگہ اس کے علم میں نہ تھیں تھی آخر کار موٹر سائیکل اس نے ایک سڑک پر چھوڑ دی اور خود پیدل گھٹیل میں چلنے لگا چلتے چلتے جب وہ تھک گیا تو اس نے ایک تنگ گلی میں ایک مکان کے دروازے پر دستک دی دروازہ فوراً کھل گیا کھولنے والا صورت سے کوئی بد معاش نظر آ رہا تھا۔

کیا بات ہے؟ وہ آدمی غرایب۔

میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے مجھے پناہ دو کیپٹن شکیل نے التجا

لیجے میں کہا۔

پولیس۔ اچھا اندر آ جاؤ۔ اس آدمی سے راستہ چھوڑ دیا۔

صدہ دروازے کے آگے ایک تنگ سی گلی تھی کیپٹن شکیل اس آدمی کے

بیچے بیچے چنار دیا، لگی سے گزردہ ایک بہت بڑے بال میں آگئے
یہاں میز پر بھی ہوئی تھیں جن پر جو اکیلا جا رہا تھا کیپٹن شکیل اس
اتفاق پر حیران ہو رہا تھا کہ کس طرح وہ خود بخود ایک خفیہ جہزے خانے
میں آکھلا اگر وہ اس کے سردار کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر
فی الحال وہ پولیس کے پھندے سے بچ جائے گا وہ شخص بال میں
سے گزردہ پھر ایک راہداری میں گھس گیا کیپٹن شکیل اس کے بیچے تھا۔
راہداری سے ملتے چلتے وہ شخص ایک دروازے کے منہ جا کر رک گیا۔
اس نے دروازے پر دستک دی۔

آ جاؤ۔ ایک غرابٹ آمیز آواز آئی۔

دعا دہ کھول کر کیپٹن شکیل اور وہ شخص اندر گیا۔

اندر ایک بیس چوڑی میز کے بیچے ایک کوتاہ گولن جہاز پر ایک شخص بیٹھا
تھا میز پر شراب کی بوتل مکمل پٹری تھی۔ اس شخص کی آنکھیں سرخ تھیں۔
کیا بات ہے بولو۔ یہ کون ہے؟ اس جہاز پر ایک کم آواز نے پوچھا کیپٹن
شکیل نے اس سردار کو دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا کیونکہ وہ پہچان گیا
تھا کہ یہ نیویارک کا مشہور غنڈہ "بیگ" ہے جس سے نیویارک کی پولیس
کاشفی ہے اور بیگ اس کا دوست تھا چند سال پہلے جب وہ ایک ملٹری
آپریشن کے لئے یہاں موجود تھا تو ایک موقع پر اتفاقی طور پر اس نے

جیگر کی جان بچائی تھی۔ چنانچہ جیگر اس کا ممنون تھا وہ کافی دن
جیگر کے ساتھ ایک ہوٹل میں بھی رہا جیگر اس ہوٹل کا مالک تھا
لیکن اس کے اس خفیہ اڈہ کا پتہ کیپٹن شکیل نہیں تھا یہ تو اتفاق تھا
کہ وہ یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

جناب یہ شخص غیر ملکی ہے اور پولیس سے پھنسنے کے لئے یہاں آیا ہے۔
بولو نے موڈب ہو کر جواب دیا۔

تمہارا دماغ خراب ہے جو ہر شخص کو اس جگہ لے آتے ہو۔ ہو سکتا ہے
کہ یہ کوئی سی آئی ڈی کا رندہ ہو۔ جیگر عرض کیا۔

انہیں جناب بولو سے سی آئی ڈی کا کوئی کارندہ پھپھو نہیں۔

میں سی آئی ڈی کا کارندہ نہیں ہوں جیگر کیپٹن شکیل نے اعلیٰ تان سے
کہا جیگر نے جیسے ہی اپنا نام سنا وہ بری طرح چونکا اور جیگر کے ساتھ ساتھ
بولو بھی بڑی طرح چونک اٹھا۔

تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟ جیگر کی آنکھیں کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں
اس کی آنکھوں کی سرجی میٹھی جا رہی تھی کیپٹن شکیل نے جواب دیئے کی بجائے
بولو سے ایوینیا کی بوتل لے آئے کو کہا۔

جیگر میں میک اپ میں ہوں۔ اس لئے تم مجھے نہیں پہچان سکے ایوینیا کی
ایک بوتل سگواؤ پھر مجھے پہچان جاؤ گے میں تمہارا دوست ہوں۔

کیا نام ہے تمہارا۔ جیگر نے کاٹ کھانے والے انداز میں پوچھا۔
 شکیل جس نے آج سے پانچ سال پہلے پیراڈائز میں پر تمہاری
 جان بچائی تھی۔

وہ شکیل ہو۔ ٹھیک ہے تمہارا جسم اس سے ملتا ہے لیکن چہرہ
 خیر تم ہی کہہ رہے ہو کہ تم میک اپ میں ہو پھر اس نے بولو کہ ایونیا کی
 بوتل لانے کو کہا بولو نے اسی کمرے کی ایک امدادی سے ایونیا کی ایک بوتل نکال
 کر کپشن شکیل کے حوالے کر دی کپشن شکیل نے ایونیا سے منہ دھویا اور
 چہرہ دھال سے پونچھ ڈالا اب وہ اپنی اصلی شکل میں تھا جیگر نے اسے دیکھتے
 ہی خوشی کا نعرہ لگایا اور کرسی سے اٹھ کر کپشن شکیل کو گلے سے لگا لیا
 تم یہاں کیسے پہنچے اس نے حیرت سے پوچھا اور کپشن شکیل نے من گھڑت
 کہانی سننا کر جیگر کو مطمئن کر دیا۔

ادھر جو لیا کو سخت شکلات کا سامنا کرنا پڑا خودی طر پر تو وہ ایک
 کار کے نیچے رنگ گئی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کدھر جانے
 کیوں کہ پولیس کی سیٹیمیاں اور پٹرول کا دول کے سائرن سے پورا علاقہ گونج اٹھا
 تھا۔ اب چکیگ کا دائرہ ہر لمحہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا تھا جوں
 تیزی سے ایک کار سے دوسری کار کے نیچے رنگ رہی تھی یہ بھی غنیمت
 تھا کہ وہ جگہ اس پورے علاقے کی پارکنگ پلس تھی اس لئے سینکڑوں کی

تعداد میں کابینہ کھڑی تھیں جو لیانے جیسے ہی ایک کار کی سائڈ سے نکلنا
 اسے سنبھالی دو سپاہی اپنی طرف آتے نظر آئے وہ فوراً کار کی دوسری
 طرف مڑ گئی اس نے ایک لمبے کے لئے سوچا اور پھر کار کے دروازے کے
 ہینڈل پر زور دیا اتفاق سے کار لاک نہیں تھی اس لئے فوراً دروازہ کھل
 گیا۔ جولیا تیزی سے پچھلی سیٹوں کے درمیان دھب گئی اور دروازہ آہستہ سے
 بند کر دیا وہ سپاہی تو گند گئے لیکن اب ہر طرف سپاہیوں کے بھاری
 برٹوں کی آوازیں آس پاس ہر چہار طرف سے آنی شروع ہو گئیں اب جولیا حیران
 تھی کہ وہ کیا کرے کیوں کہ وہ کب تک یہاں پڑی رہتی اگر کار کے مالک
 آئے تو وہ فوراً گرفتار ہو جائے گی لیکن اب باہر نکلنے کا بھی موقع باقی نہیں
 رہا تھا کیوں کہ اب تو پولیس کے قدموں کی آوازیں اسے مستقل کار کے اندر گرو
 آتی شروع ہو گئی تھیں۔ اس لئے وہ تن بہ تقدیر دہیں وہی پڑی رہی اچانک
 اس کار کا دروازہ کھلا اور ایک شخص ڈرائیور کی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور پھر
 کار آہستہ آہستہ رینگنے لگی جولیا نے دل ہی دل میں خدا کا شکریہ ادا کیا کہ کار
 والا اکیلا تھا اگر اس کے ساتھ دوسرے لوگ ہوتے تو وہ فوراً پکڑے جاتے
 اب کار کھلی سڑکوں پر آگئی تھی اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی جولیا نے آہستہ
 سے سیٹوں سے سر باہر نکال کر اوپر اوپر دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کار چلنے
 والا ایک خوش پوش پولیس جوان تھا جو برسے اطمینان سے کار چلا رہا تھا۔

اسے شاید معلوم نہیں تھا کہ وہ پولیس کی مطلوبہ مجرمہ کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے جولیا اب آئندہ کے شعل سوچنے لگی کیوں کہ اس بار ان کے ساتھ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا تھا۔

نہ جانے کیسٹن شکیل اور صدر کہاں ہوں گے اچانک کار ایک کوٹھی کے کپارنڈ میں مڑ گئی جولیا دوبارہ سیٹوں میں دیکھ گئی کار آہستہ آہستہ پورچ میں جا کر رک گئی نوجوان نے کار کا دروازہ کھولا اور سیٹی بجاتا ہوا کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ جولیا آہستہ سے باہر نکلی اور کوٹھی کے صدر دروازے سے باہر نکل گئی اب وہ سڑج رہی تھی کہ کہاں جائیں اور پولیس سے کس طرح بچے ایک لمحہ کے لئے اس نے سوچا کہ رات کسی غیر معروف ہوٹل میں گزار دے لیکن اسے معلوم تھا کہ پولیس سب سے پہلے ہوٹلوں کو چھانے گی آخر اس نے یہ سوچا کہ کسی کوٹھی میں بطور (PAINING GUST) کے رہ پڑے گی نیویارک میں PAINING GUST کا رواج عام تھا اس لئے جولیا نے نزدیک ہی ایک کوٹھی کا رخ کیا تین چار کوشیاں پھرنے کے بعد آخر کار اسے ایک معقول جگہ مل گئی اب کوٹھی میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہو گئی۔

☆





سمران کیمرو کا ندھے پر لٹکانے دوبارہ
 پہاڑی پر چڑھنے لگا اس کی رفتار خاصی تیز
 تھی۔ وہ جلد از جلد پہاڑی پر پہنچنا چاہتا تھا
 تھیریا ایک گھنے کی لٹکانہ چڑھائی کے بعد
 وہ پہاڑی کی سب سے نچی چوٹی پر پہنچ گیا
 پہاڑی کی دوسری طرف ایک بہت بڑا سرائی
 علاقہ تھا جس میں جا بجا بڑے بڑے ٹیلے تھے
 درمیان میں بل کاتی ہوئی ایک سڑک موجود
 تھی سمران سڑک پر چلنے لگا اچانک اسے
 خیال آیا کہ یہاں کے لوگوں سے پریشانی
 اترتے ضرور دیکھے ہوں گے اس لئے

اگر انہوں نے یہاں کی پولیس کو اطلاع دے دی تو پولیس یہ تمام علاقہ چھین مارے گی اور عمران ان حالات میں کسی طور پولیس کے ہاتھوں میں نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے اس نے سڑک چھوڑ دی اب وہ ٹیلوں کی آڑ میں چل رہا تھا لیکن وہ کافی دیر چلنے کے باوجود اسے کوئی پولیس مین نظر نہ آیا اب اسے اطمینان ہو گیا کہ یا تو شہر کی سڑکیں پر اسٹوٹ اترتے نہیں دیکھا اگر دیکھا ہے تو اطلاع نہیں دی یا یہاں عموماً پیرا شوٹ اترتے رہتے ہوں گے اس لئے کسی نے توجہ ہی نہیں دی بہر حال جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے یہ صورتحال فائدہ مند تھی وہ تیزی سے سڑک پر چلتا گیا اب وہ میران ختم ہو گیا تھا اور دور تک کھیتوں کا سلسلہ نظر آتا تھا عمران کے کپڑے بھی اس اثناء میں سوکھ گئے تھے اس لئے اب وہ چھپنے میں زیادہ تیزی پیدا کر سکتا تھا وہ سڑج رہا تھا نہ جانے کیپٹن شکیل صفدر اور جو لیا پر کیا گزری ہو گی چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچ گیا یہاں آکر اسے معلوم ہوا کہ یہ امریکہ کا ایک دور افتادہ گاؤں ہے اور نیویارک یہاں سے تقریباً دو سو میل ہے یہاں سے نزدیک ترین شہر ہامیل تھا اب وہ جلد از جلد اس شہر میں پہنچنا چاہتا تھا آخر اسے ایک شخص ایسا مل گیا جو اپنی دکان پر سبزی بے کر شہر جا رہا تھا عمران بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا تقریباً پہلے اگھٹنے کے بعد وہ لوگ شہر پہنچ گئے عمران سیدھا ایک سٹول میں گیا وہاں جا کر اس نے کھانے کا

اکٹڑ دیا اور کھانے کا انتظار کا وقت کاٹنے کے لئے اس نے اخبار
 اٹھائی لیکن پہلے صفحے پر نظر پڑتے ہی وہ چونک اٹھا کیوں کہ اس میں
 دو مردوں اور ایک عورت کا ایئر پورٹ سے پراسرار فرار کا حال دیا ہوا تھا
 کہ کسی طرح وہ پولیس کو جل دے کہ غائب ہو گئے اور انتہائی کوششوں کے
 باوجود اب تک ان کا پتہ نہیں چل سکا اس میں ان کے کسی چوتھے ساتھی
 کے متعلق بھی لکھا ہوا تھا اخبار میں ان تینوں کے حوالے بھی درج تھے۔
 جس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ شکیل صفدر اور جولیا ہیں وہ سوچ رہا تھا
 کہ یہ تینوں نیویارک میں کہاں چھپے ہوں گے حالانکہ اخبار میں تو درج
 نہیں تھا لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ عیادہ کے پائلٹ نے پولیس کو اطلاع دی
 ہوگی اور یہ تینوں مقامی پولیس سے پہنچنے کے لئے فرار ہو گئے ہوں گے۔
 ان حالات میں اب اس کے لئے اور بھی فردی ہو گیا تھا کہ وہ جلد
 از جلد نیویارک پہنچے اور حالات کو سنبھالے کیونکہ کل سے ٹیگ شروع ہو
 رہی تھی۔ ویٹر کھانا لے آیا تو اس نے جلدی جلدی کھانا کھایا اور بل
 ادا کر کے باہر نکل آیا ہوٹل کے باہر ایک پیکی فون بوتھ تھا عمران اس میں گھس
 گیا اور ڈائریکٹری سے ایئر پورٹ انکوائری ممبر کو کچھ کہ اس نے ایئر پورٹ انکوائری
 کو رنگ کیا یہ اس کی انتہائی خوش قسمتی تھی یا محض ایک اتفاق کہ وہ منٹ
 کے بعد ایک فلائٹ نیویارک جا رہی تھی وہ فوراً ٹیکسی پکڑ کر ایئر پورٹ روانہ ہو

گیا اور تقریباً ۳۵ منٹ بعد وہ نیویارک کے ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا یہ
 چونکہ ایک مقامی سروس تھی اس لئے کسی نے بھی اس سے پاسپورٹ چیک
 نہ کیا اور وہ اطمینان سے چلتا ہوا ایر پورٹ کی بلڈنگ سے باہر آ گیا۔
 اب وہ فوراً C. I. B کے سرواے سے ملنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ کل کی مٹنگ
 کی سربراہی بھی C. I. B ہی کر رہی تھی چنانچہ اپنی آمد کی اطلاع بھی
 انہیں دینی تھی۔ اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو بھی ڈھونڈنا تھا اس لئے
 اس نے میکسی ڈرائیڈ کو شکس روڈ پر چلنے کو کہا لیکن روڈ پر ایک بہت
 بڑی عمارت میں C. I. B کا ہیڈ کوارٹر تھا۔
 عمران یونہی کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایک چوکیدار نے دروازے پر ہی
 روک لیا۔

اسے سسٹر تم اند کہاں جا رہے ہو۔
 چوکیدار کی آواز میں ملتی غایاں تھیں۔
 اپنی خانہ کے گھر جا رہا ہوں تمہاری کوئی دھونس ہے عمران اپنے
 مخصوص لہجے میں بولا۔
 تمہارا دماغ فراب ہے۔ چلو بھاگو یہاں سے چوکیدار حیرت
 سے اس خوش پوش شخص کو دیکھ رہا تھا۔
 کیوں کیا میرے خاں سسٹر کا پل اس گھر میں نہیں رہتے عمران سہم سہم

کو لپکاتے ہوئے کہا۔

مسٹر کاپل۔

ہاں ہاں مسٹر کاپل وہی موٹے سے بند گلی کی جھکیٹ پہنے اور اپنے
رنگ کا مندر پہنتے ہیں منہ میں ہر وقت پائپ رکھتے ہیں وہی تو ہیں
مسٹر خالو، عمران تیزی سے بولتا چلا گیا۔

مسٹر کاپل ہیں تو یہی مگر یہ دفتر بہت گھر نہیں۔

چوکیدار اب نرم پڑ گیا تھا۔

چوکیدار نے سبھی دفتر ہی تم کاپل صاحب کو جا کر کہو کہ آپ کا بھتیجا
عمران آیا ہے دیکھو کیسے بلاتے ہیں ہمیں۔

اگر نہ بلایا اور مجھے ٹائٹ پڑ گئی تو۔

چوکیدار شش و پنج میں بولا۔

اگر نہ بلایا تو سو روپے دو گلاں اور اگر بلا لیں تو سو روپیہ تم مجھے دینا۔

چوکیدار اب بھی شش و پنج میں تھا عمران کی خوش پوشاکی کو دیکھ

کر وہ جانا چاہتا تھا لیکن اس کی باتیں اسے کوئی مضبوط الحواس

ثابت کرتی تھیں بہر حال چند لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد وہ اندر چلا گیا

عمران گیٹ سے گزرنے والی لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجا رہا تھا اور

ایک لڑکی کو تو اس نے باقاعدہ آنکھ مار دی لڑکی سکوائی اور رک گئی۔ مگر

عمران اس دوران دوسروں کو آنکھ مارتے میں مشغول ہو گیا روکی کے چہرے پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ سر کو جھٹکتے ہوئے اندر چلی گئی چند لمحے بعد درکپدار واپس آگیا اور عمران کو اندر چلنے کو کہا۔

سیکر سورو پے تودو بشرط لگی ہوئی ہے کوئی مذاق ہے عمران آڑ گیا چونکدار نے دانت نکال دیئے اور عمران ایک چھوٹا نوٹ اس کے ہاتھ میں رکھتا ہوا اندر چلا گیا۔ چونکدار اسے دیکھ رہا تھا جیسے ساتویں عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔ اندر عمران آرام سے مسٹر کاپل سے باتیں کر رہا تھا مسٹر کاپل بڑی مشکل سے آپ تک پہنچا ہوں عمران نے اسے تمام واقعہ بتاتے ہوئے مسٹر کاپل کو کہا،

میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈنا ہے معلوم نہیں کردہ کہاں کہاں پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔ آپ براہ مہربانی مسٹر کاپل پولیس ان کے بارے میں خاص ہدایات جاری کر دیں۔

وہ تو ہو جائے گا مگر عمران صاحب وہ کیمرہ کیسا تھا جس کے لئے اتنا بڑا ہنگامہ ہوا۔

مسٹر کاپل نے پائپ کو منہ سے لگاتے ہوئے سوالیہ انداز سے کہا۔

یہ میں مینگ میں ہی بتا سکوں گا۔

اچھا اجازت عمران نے اٹھتے ہوئے کہا،

مستر کاپل احسراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا ہاتھ
آگے بڑھایا مگر عمران انتہائی لونگراں انداز سے سیٹی
بجھاتا ہوا ان کے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے باہر
چلا گیا اور مسٹر کاپل چند لمحے تک حیران کھڑے رہے۔



ملقبہ ستمی کا وہ شاہکار ناول

حوریہ جے ہریت کا مشہور نفوی نے لکھا۔
عذراۃ جے غفریہ منسلک جابر ہے۔ وفا کے خوشبو جیہ ہے
اداسے کا شہکار ناول ہے۔ نورستہ جے قادیان نے
بہترین ناول قرار دیا اور اب آپ کی خدمت میں بلیقہ سے عاشق
کا ایک رومانی شاہکار
ناول

کاف

ایک ایسی عورت کی کہانی جس نے نفرت کے طوفانوں میں گھر کر بھی محبت کا دمپ
جلائے رکھا۔ سماج کے ٹھیکہ فروش کی کہانی جو عورت کو مرنے کھلونا سمجھتی ہیں۔



یہ ایک سچا سچا اور خاصہ وسیع
 و عریض شینگ ہاں تھا تمام حفاظتی
 انتظامات کے رکھے تھے پورے ملکوں کے
 چار چار نمائندگان موجود تھے ایک کاڈر
 پر عمران کے ساتھ جولیا صدر اور کیپٹن
 شکیل بیٹھ بیٹھے تھے عمران کے چہرے
 پر حماقت کی تہیں انتہائی گہری تھیں
 امریکہ کے مٹر کاپل اس شینگ کے
 صدر تھے۔

پنابچہ انتہائی تقریر بھی انہوں نے کی

حضرات یہاں ان چودہ ملکوں کے نمائندگان موجود ہیں جن کے ملکوں میں "ماکانڈنگا" کی تنظیم نے جو حشر برپا کر دیا ہے یہ دہشت انگیز اور تخریب پسند تنظیم ساری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے لیکن ہم نے تمہیں کیا ہوا ہے کہ اس نام نہاد تنظیم سے جو یقیناً غنڈوں اور قاتلوں پر مشتمل ہے کسی حالات میں بھی شکست نہیں مانیں گے ہم چاہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر کوشش کر کے اس کالی اور جھانک تنظیم کی جڑیں اکھاڑ دیں اس سلسلے میں آپ سب حضرات کو یہاں مل بیٹھنے کی تکلیف دی گئی ہے تاکہ آپ سب مل کر اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں یہ کہہ کر وہ بیٹھ گئے۔

اس کے بعد برطانیہ کا نمائندہ ہونی گریپ کھڑا ہوا۔
معزز حضرات۔

جیسے سر کال نے آپ کے متنازعہ وضاحت کی ہے "ماکانڈنگا" ایک انتہائی بھیانک تنظیم ہے اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں میرے ملک میں بھی ماکانڈنگا نے تباہی مچائی تھی ہم نے پوری کوششوں کے بعد قدرے قابو پایا ہے ہم دراصل اس کے حمیہ کوارٹر کی تلاش میں تھے ہمارے جاسوسوں نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ ان کا حمیہ کوارٹر ایشیا کے کسی ملک میں ہے اور یہ تنظیم ایشیائی غنڈوں پر مشتمل ہے

اس نے میرے خیال میں ہمیں دائرہ تحقیق میں مشاغل کرنا چاہئے ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ جاپان کا نمائندہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

صاحب صدر مسٹر ہولی گریپ نے آپ کے سنا ابھی ابھی جو کچھ کہا ہے میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں انہوں نے ایشیا پر الزام لگایا ہے لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ تشظیم ایشیا کی نہیں یورپ کی ہے یورپ کے سفید فام ہی اس قسم کے ذہنی مریض ہوتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا اس آپس کی لڑائی کی وجہ سے سارے ہال میں افراتفری مچ گئی مینگ ایشیا اور یورپ دو گروہوں میں بٹ گئی ہر شخص اپنے علاقے برہی الزمہ قرار دے رہا تھا کہ صاحب صدر نے میرا بچائی۔ جب لوگ ذرا خاموش ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ہولی گریپ نے ہمارے ایشیا کے معزز نمائندے پر بغیر کسی ثبوت کے الزام لگا کر تعسیری رجحان کی نشاندہی نہیں کی ہم سب یہاں برابر ہیں ہمیں بھلے آپس میں رٹنے کے ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے اس بھارے سے امان کا ڈونگا کو براہ راست فائدہ ملے گا اس لئے آپ حضرات اس علاقائی تعصب کی سطح سے بلند ہو کر کوئی مٹھوس پروگرام بنائیں جس میں ایشیا کے معزز ملک کے معزز نمائندے مسٹر عمران سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں ایوان کو کوئی

معدومات بہم پہنچائیں گے سب کی نظریں عمران کی طرف اٹھیں لیکن
 عمران اس طسرح سر جھکائے میز کو دیکھ رہا تھا اس کی حالت
 میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ اب سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ نمودار
 ہونے لگی جو یہاں کا چہرہ ندامت سے سسج پڑتا گیا لیکن عمران کی حالت
 میں کوئی فرق نہ آیا آخر تنگ آ کر صندرنے اس کے پہلو میں چکی بھری
 اور عمران یکدم ایسے اچھل پڑا جیسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ اب
 تو بال میں دبے دبے جھنجھٹے بلند ہونے لگے۔

کیا بات ہے یہ سب لوگ ہنس کیوں رہے ہیں۔ عمران نے عجیب نظروں
 سے سب کو دیکھتے ہوئے حنظل سے پوچھا۔

ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جوں سیانے جھنجھلا کر کہا۔

چرچ چرچ۔ برا ہوا یہ کہہ کر عمران نے اپنا سر پھر میز پر جھکا لیا۔

عمران صاحب میں نے آپ سے کچھ عرض کیا ہے۔

آخر مسٹر کمال کو دوبارہ بولنا پڑا۔

عمران نے یکدم چونکتے ہوئے کہا عمران کرو۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس تنظیم کے متعلق اپنے خیالات پیش کرو۔

معائنات کی بجائے میں کسی ہوش کا ویسٹرن نہیں کہ لوگوں کو چینوس پیش

کرتا پھروں۔

عمران نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔
 اور مسٹر کاہل اور دوسرے مندوبین ایک دوسرے کی طرف اسے
 طرح دیکھنے لگے جیسے یاتوران کا دفاع خراب ہو گیا ہے یا عمران کا
 مسٹر عمران یہ ہمارے ملک کے وفادار کا سوال ہے۔ آپ مذاق چھوڑ
 دیں یہ انتہائی سنجیدہ شینگ ہے آخر کیپٹن شکیل نے اسے سمجھایا۔
 اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں سنجیدہ ہو جاتا ہوں عمران نے آخر کار
 ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

ہاں تو مسٹر عمران ہم آپ کے منتظر ہیں۔
 برسی بات ہے انتظار کرنا۔ انتظار صرف نازک کا کیا جاتا ہے
 مسٹر کاہل۔

عمران ایک کھڑے تمہاری شکایت کروں گی۔

جوں نے انتہائی غصے کے عالم میں کہا۔

ارے تو کیا میں اس سے دبتا ہوں۔

یہ کہہ کر عمران نے یکدم جیب سے پستول نکال لیا۔ اور نالی کا رخ

صاحب صدر مسٹر کاہل کی طرف کر دیا۔

ہیڈز اپ مسٹر کاہل خبردار اگر حرکت کی تو۔

سارا ہاں یکدم ہٹا بکا رہ گیا۔ سب سراسیمہ ہو کر اپنی اپنی نشستوں

سے اٹھ کھڑے ہوئے جوں جوں اتر صفدر بھی ایک لمحہ کے لئے گھبرا گئے
لیکن کیپٹن شکیل کے پتھول کا رخ بھی مسٹر کاپل کی طرف ہو گیا۔
مسٹر عمران کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ میری توہین ہے
میں اسے کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ برداشت کریں یاد کریں آپ غلط حرکت نہ کریں۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

کیپٹن شکیل تم مسٹر کاپل کی تلوکشی کو اور دیکھتے جس صاحب نے بھی
مداخلت کی میں بے دریغ گولی مار دوں گا۔

کیپٹن شکیل مسٹر کاپل کی پشت پر پہنچ گیا اس نے مسٹر کاپل کے
جیب سے ایک چھوٹا سا سیاہ بکس اور ایک ریوا لور کال لیا سیاہ بکس کو
دیکھتے ہی مسٹر کاپل نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل کے
ریوا لور سے ایک شعہ لپکا اور مسٹر کاپل کے عین دل پر رنگین
سوداخ کرتا گیا مسٹر کاپل فریض پر گر پڑے۔

اب عمران نے تمام مہذوین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ سب حضرات اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں ابھی اس معاملہ
کی وضاحت کر دیتا ہوں لیکن ایک بار پھر میں آپ سب لوگوں کو بتا دینا
چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب مداخلت کرنے کی کوشش نہ کرے۔

پھر عمر ان بے جولیا اور صند کو حکم دیا کہ وہ ریلوے کر فحتمت
 کوٹوں میں چلے جائیں اور سب پر نظر رکھیں جو بھی مشتبہ حرکت کرے
 فوراً اسے گولی مار دیں تمام مندوبین گم سم اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے
 ان سب کے چہرے زرد تھے منہ پر ہوشیاں اڑ رہی تھیں۔
 حضرات آپ سب کی حیرت بجا ہے لیکن یہ مسٹر کاپل اصلی مسٹر
 کاپل نہیں ہیں۔

عمر ان کے اس انکشاف سے سب کو اور بھی زیادہ بوکھلا دیا بال میں
 ہلکی ہلکی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔
 سنیے حضرات آپ کو ثبوت چاہیے ہیں ابھی آپ کو دکھا دیتا ہوں
 اس نے ایک سیکنڈی گارڈ کی طرف اشارہ کر کے کہا،
 ایمونیا کی بوتل لاؤ۔

گارڈ چند لمحے بعد ایمونیا کی بوتل لے آیا۔
 یکپنٹ شکیل ایمونیا کی بوتل سے مسٹر کاپل کا منہ دھو ڈالا۔
 یکپنٹ شکیل نے ایمونیا سے سروہ مسٹر کاپل کا منہ دھونا شروع کر دیا۔
 میک اپ آتنا شروع ہو گیا اب مسٹر کاپل کی بجائے ایک اور شخص
 کا چہرہ سامنے آ گیا۔

دیکھیے حضرات آپ سب نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ مسٹر کاپل نہیں ہیں۔

آپ کو ان پر کیسے شک ہوا۔

انڈونیشی منسوب نے عمران سے سوال کیا۔

ممبر کریں میں سب کچھ آپ کو تفصیل سے بتا رہا ہوں۔

اس کے بعد عمران نے سفر کے دوران پیش آنے والا واقعہ عمران

کو تفصیل سے بتایا۔

تو حضرات جب میں مسٹر کاپل کے پاس ملنے کے لئے گیا تو میں نے

نوٹ کیا کہ مسٹر کاپل مجھے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکے اس کے بعد

میرے کانڈے پر ہلکے ہوئے کیمرے کو دیکھ کر ان کے چہرے پر تیش

کے آثار نمایاں ہوئے اس سے میں کچھ کھٹک گیا کیوں کہ اگر وہ اصل مسٹر

کاپل ہوتے تو انہیں میرے اس واقعہ کا کیسے علم ہو گیا۔ اس کے علاوہ آج

شینگ کے دوران ات کا ہاتھ بار بار جیب میں جا رہا تھا۔ اور مسٹر کاپل

کو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بات کرتے وقت ہمیشہ اپنے

بائیں کان کو مروڑتے رہتے ہیں۔ یہ ان کی عادت بن چکی ہے اس سے

مسٹر کاپل نے ان کی نقل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن برقی سے اسے یہ

یاد نہیں رہا کہ مسٹر کاپل بائیں کان کو مروڑتے تھے یہ بھول کر

دائیں کان کی نو بار بار مروڑ رہا تھا چنانچہ میں کافی دیر سے ان کی

حسرات چیک کر رہا تھا۔ آخر مجھے یقین ہو گیا اور اس کا نتیجہ آپ

حضرات کے سنبے بے آپ سمجھ چکے ہیں گئے، کہ یہ ماکا نونگا کا کوئی ایجنٹ ہے اصلی مسٹر کاپل کہساں گئے اس کا پتہ چلانا امر کی حکومت کا کام ہے بہر حال میں اب آپ سے استدعا کر دوں گا کہ آپ سب مل کر کسی اور کو صدر چن لیں تاکہ ٹینگ کی کارروائی چلتی رہے۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے اور ہم نے کام زیادہ کرنا ہے یہ کہہ کر عمران اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سیکورٹی گارڈ کے سپاہی اس مردہ ایجنٹ کی لاش اٹھا کر لے گئے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کے چہروں پر عمران کے لئے تحسین کے آثار تھے اور جلیبا اور صفدر بے چارے اپنے رویے پر شرمندہ تھے۔ عمران بہر حال عمران تھا۔

سب مجبوروں نے متفقہ طور پر روسی مندوب ایلین براڈرے کو صدر چن لیا اور ٹینگ کی کارروائی دوبارہ شروع ہو دی گئی۔ ایلین براڈرے سے صدر بننے ہی عمران کو مخاطب کیا۔

عمران صاحب اب سب کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں آپ براہ مہربانی ہمیں اس کمرے کے متعلق کچھ بتائیں کہ یہ کیا ہے اور کیوں اس کو اتنی اہمیت دی جا رہی ہے؟

عمران نے کھڑے ہو کر وہ کمرہ کا اندھ سے اتارا اس کے کور کو

کھولا اس میں ایک عجیب ساخت کی مشین نکل آئی جو بظاہر تو کیمبر تھی
معلوم ہو رہا تھا لیکن اس کی ساخت انتہائی پیچیدہ تھی عمران
نے میران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

حضرات یہ مشین جو بظاہر کیمبر نظر آرہی ہے۔ ایک تہائی خطرناک
مشین ہے جسے مجرمانے بار بار استعمال کیا ہے۔

جب میں نے اپنے ملک میں ماکا روزگا کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا تو میں
اس مشین کو آدائے میں کامیاب ہو گیا اس کو آپ بائی پاور ٹرانسمیٹر
سمجھ لیجئے اسے صحیح طریقے سے آپریٹ کر کے آپ دنیا کے ہر ریڈیو
پوسٹ پر گزربٹ بچا سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو آپ کی اولاد اس ٹرانسمیٹر
سے پوری دنیا میں پھیل سکتی ہے اس قسم کی مشین سے ماکا روزگانے
تمام دنیا کی لشیات حاکم کر دی تھیں یہ سائنس کا ایک نادر شاہکار
ہے اس میں ایک انتہائی پیچیدہ نظام کام کر رہا تھا جو کام بڑی جری
مشین بخوبی انجام نہیں دے سکتی۔ اسے یہ ہلکی چھلکی مشین با آسانی
انجام دے لیتی ہے۔ اور پھر اسے جہاں چاہیں جب چاہیں آپریٹ
کر سکتے ہیں اور اس کا پتہ چلا انتہائی دشوار ہے کیوں کہ جب تک
آپ تحقیق کریں گے یہ مشین اس جگہ سے سیکڑوں میل دور چلی گئی ہوگی
اب آپ کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو چکا ہوگا۔

کیا آپ اسے اپریٹ کر سکتے ہیں۔ جرمنی کے مندوب نے سوال کیا۔
جی ہاں میں نے دس دن تک اس پر تحقیقات کی ہیں اور اب
میں بخوبی اسے اپریٹ کر سکتا ہوں۔

جاپانی مندوب نے کھڑے ہو کر عمران سے سوال کیا یہ کہ ٹھیک
ہے کہ یہ چیز انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس کا ہمارے قبضہ
میں آجانا نیک فال ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے دیگر سیٹ
ابھی تک ماکا زونگا کے قبضے میں ہوں گے۔ چنانچہ اس صورت میں
یہ ہمارے لئے بے کار ثابت ہوگا۔

آپ کا کہنا بجا ہے لیکن اس کا ایک اور بھی فائدہ ہے کہ اس میں
میری تحقیقات کے مطابق ایسا نظام موجود ہے کہ اگر اس قسم کے
دیگر سیٹ سے اگر کوئی کال C A L A نشر کی جائے تو ہم اس کا
محل و توجہ بخوبی پتہ چلا سکتے ہیں چنانچہ پچھلے دو دنوں اس پر سے
جب ایک کال نشر کی گئی تو میں اس وقت اس شین پر کام کر رہا تھا۔
میں نے اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا۔

ہیڈ کوارٹر کا پتہ۔

سب یکدم چونک اٹھے۔

جی ہاں میں نے ماکا زونگا کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔

سب مہمان ہکا بکارہ گئے۔ وہ سب پر اشتیاق نظروں سے عمران کی طرت دیکھ رہے تھے ان سب کے چہروں پر انتہائی تحسین کے آثار نظر آ رہے تھے چند یونین مہروں کے چہروں پر فحالت کے اثرات بھی صاف معلوم ہو رہے تھے کیوں کہ وہ لوگ مشرق کو ہمیشہ سے نکلتا اور کند ذہن سمجھے آ رہے تھے لیکن اب وہ دیکھ رہے تھے کہ مشرق ان سے بازمی سے جا رہا تھا۔

صفد اور جولیا کی گردن غر سے اکڑتی چلی جا رہی تھی اور جولیا تو عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جس میں ہے پناہ پیار ظاہر ہوتا تھا لیکن کیچن شکیل ویسے سپاٹ کاسپاٹ بیٹھا ہوا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی کوئی عجیب سی عجیب خبر یا انکشاف اس کے لئے نیا نہیں ہے اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سب کچھ پہلے ہی سے جانتا ہو۔

عمران صاحب ذرا جلد ہی بتائیے۔

ماکانوزنگا کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے کیوں کہ اب ہم اپنے اشتیاق پر قابو نہیں پاسکتے۔

ٹائٹیا کے نمائندے نے کہا۔

ماکانوزنگا کا ہیڈ کوارٹر براعظم افریقہ کے جنگلوں میں کسی جگہ واقع ہے۔

عمران نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

افریقہ میں، تقریباً سب مبروں کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔
لیکن اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان بھیاں تک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر افریقہ
میں ہے۔

صدر نے پوچھا۔

اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ مشین آپ کو ہیا کر سکتی ہے دیکھئے
میں آپ کے منہ سے اسے آپریٹ کرتا ہوں پھر آپ کو اس کا ثبوت
دل جائے گا یہ کہہ کر عمران نے اس مشین کے ایک سو پچ کو دبایا فوراً
مشین میں مختلف چھوٹے چھوٹے رنگین بلب جل اٹھے عمران نے ایک
بٹن کو پش (Push) کیا تو ایک ہلکی آواز اس میں سے نکلنے لگی۔
سب لوگ عذر سے اس آواز کو سن رہے تھے کوئی شخص دوسرے کو ہدایات
دے رہا تھا کہ زارو تھیلے کو فوراً ختم کر دیا جائے کیوں کہ وہ لوگ ہمارے
ہیڈ کوارٹر مشین میں روٹے اٹکا رہے ہیں۔ آواز آتی بند ہو گئی اور عمران
نے ایک سو پچ دبا کر مشین بند کر دی۔

لیکن اس میں تو کہیں بھی افریقہ کا ذکر نہیں آیا۔

برطانیہ کے ہولی گریپ نے فوراً اعتراض کیا۔

صاف کیجیے کامسٹر ہولی گریپ میں.....!

میرا نام چولی گریپ نہیں بلکہ میرا نام ہونی گریپ ہے۔

صنندہ اور شکیل چولی گریپ کے لفظ پر پوری طرح مکا پرشے۔

ایک بار پھر معاف کیجئے گا سٹر ہونی گریپ۔

مجھے نام سے نہیں ہے یہ بتائیے آپ کو اس شنگ میں بھیجا کس نے ہے
کیا مطلب۔ ہونی گریپ سٹپٹا گیا۔

میں نے گریپ (GREEK) میں گفتگو نہیں کی جو آپ اس

کا مطلب نہیں سمجھے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اسید ہے کہ سکاٹ لینڈ یا ڈپٹے
کسی قابل دماغ کو بھیجے گا۔
آپ میری توہین کر رہے ہیں۔

سوئی گریپ پھٹ پڑا اور ادھر بری بات آپ غصے میں آ رہے ہیں۔

بات یوں ہے کہ آپ نے اس گفتگو کے فقدان جو اس ٹرانسمیٹر
پر ہوئی ہے لفظ فراز قبیلہ سنا ہوگا۔

فراز قبیلہ دراصل ازریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک قبیلہ ہے یہ قبیلہ
آدم خود ہے اسید ہے کہ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ ما کا زندگی
اسیڈ کو ازریقہ میں ہے۔

یہ کہہ کر عمران بیٹھ گیا۔

مال میں اس انکشاف پر تبصرے ہونے لگے اور عمران اور جولیا سے
مخاطب ہو کر لولا اب تو خوش ہو۔
اور جولیا سکوانے لگی۔

آخر کار صدر نے سب ممبروں کو مخاطب کر کے کہا،

حضرت عمران صاحب کے اس انکشاف سے اب آپ لوگوں کو یہ توفیق
ہو گیا ہے کہ ہیڈ کواریٹریاں بے چنانچہ اب میل خیال ہے کہ ایک پارٹی
ترتیب دی جائے جس میں سب ملکوں کے جاسوس ہوں اور وہ عمران صاحب
کی قیادت میں افریقہ جا کر اس ہیڈ کواریٹری کو تباہ کر دے،
سب نے تائید میں ہاتھ اٹھائے

لیکن عمران نے افریقہ جانے سے یکسر انکار کر دیا۔

میل کام ختم ہو گیا ہے چند مجبوریوں کی وجہ سے میں افریقہ نہیں جاسکتا
اب یہ کام آپ لوگوں کو خود کرنا ہو گا۔

صفدر اور جولیا حیران رہ گئے لیکن کمپن شکیل جانتا تھا کہ اس میں بھی
عمران کی غرض پرشیدہ ہوگی کافی اصرار کے باوجود عمران نہیں مانا باقی
ملکوں کے چیدہ چیدہ جاسوسوں پر مشتمل ایک پارٹی ترتیب دی گئی۔ اور شینگ
ختم ہو گئی۔





جویا آج بہت محوش تھی کیوں کہ
 کافی عرصے کے بعد وہ آج ایک بار
 پھر سائل سمندر پر تفریح کر رہی تھی
 سیکرٹ سروس میں آنے کے بعد تفریح
 کے بہت کم مواقع پیش آئے تھے
 کیونکہ کام ہی اتنا ہوتا تھا کہ تفریح
 کے لئے وقت ہی نہیں ملتا تھا۔
 آج مینگ نغم ہو گئی تھی اور کل سب
 نے اپنے وطن واپس روانہ ہونا تھا۔
 عمران کے منع کرنے کے بعد جویا ہفتہ

کو بے کر ساحل سمندر کی طرف نکل آئی تھی عمران نے اسے کہا تھا کہ وہ محتاط رہیں کیوں کہ "مکاندوگلا" کے ایجنٹ یہاں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں گئے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو نقصان پہنچائیں لیکن جولیا نہ مانی آخر کار عمران کو ہار ماننی پڑی اور جولیا صفدر کو بے کر چلی گئی۔ عمران کیپٹن شکیں کے ساتھ اپنے ایک دوست کو ملے چلا گیا جولیا ساحل سمندر پر ہر فکر سے آزاد خوب اچل کود رہی تھی۔

کافی دیر بعد صفدر اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ کافی دور تک نکل گئے یہاں ہر طرف سکون ہی سکون تھا صفدر ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور ارد گرد کا نظارہ کرنے لگا اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے اور آگے نکل گئی۔ صفدر اسے جاتا دیکھ کر ایک چٹان کے پیچھے جولیا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور صفدر جولیا کے شعلہ سر چنے لگی جو اپنا ملک چھوڑ کر اب اس کے ملک کے ایک اہم عہدے پر فائز تھی صفدر کو اس کی دلیری اور ذہانت پر اعتماد تھا حالانکہ وہ سوئس تھی لیکن اب اس کے ملک کی باشندہ تھی اب صفدر کا وطن ہی اس کا وطن تھا اور اس کو اپنے نئے وطن سے اس طرح محبت تھی جس طرح صفدر کو اس چیز میں نہ کسی پہلے کسی قسم کا شک تھا۔ اور نہ اب بے سب اس کی حب الوطنی کے دل دارہ تھے۔ ایکسٹ کے ساتھیوں میں وہ

تقابل اعتماد ساتھی گنی جانی تھی ابھی اس کی سڑک لگا رہا تھا اور خیالات
 کی دادیوں میں سرپٹ دوڑ رہی تھی کہ ایک شخص نے اسے چوکا دیا ایک
 لمحے کے لئے تو وہ کچھ نہ سمجھا لیکن اچانک دوسری چیخ بلند ہوئی اب
 صندھ سمجھ گیا کہ یہ چیخیں جڑیا کی ہیں وہ تیزی سے اس میلے کی طرف
 بھاگا فاعل کافی تھا لیکن صندھ نے انتہائی تیزی سے اسے عبور کر لیا میلے
 پر چڑھتے ہی اس نے دیکھا کہ ایک عربی لباس پہنے ایک شخص نے
 جو شکل سے بھی بدو ہی نظر آ رہا تھا جڑیا کو پیچھے سے پکڑ رکھا تھا
 اور وہ اپنے کٹن کٹن ساحل کے پاس کھڑی ایک لاپٹھ کی طرف گھیس
 رہا تھا۔ اور جڑیا بھر پور جلد بھید کر رہی تھی لیکن وہ بدو انتہائی طاقتور
 تھا۔ صندھ کے قریب پہنچتے پہنچتے وہ جڑیا کو لاپٹھ میں ڈالتے میں کامیاب
 ہو گیا صندھ نے دیواروں تکال کرتا رہا لیکن شاہد گھبراہٹ اور بھلاہٹ
 میں نشاہ خطا گیا اور لاپٹھ تیزی سے سمندر میں دوڑ پڑی تھی صندھ راندھا
 دھند گوبن چلا رہا تھا۔ لیکن جلد ہی لاپٹھ پستول کی ریخ سے
 باہر نکل گئی اب صندھ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن اس
 پاس اور کوئی لاپٹھ نہ تھی کچھ دیر میں لاپٹھ نظروں سے غائب ہو گئی
 اور صندھ پاٹھ ملتا رہ گیا اسے اپنی بے بسی پر شدید غصہ آ رہا تھا لیکن
 اسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ماکا لونگا کے ایجنٹ اتنی دلیری

سے جلیا کوئے اڑیں گے صند کو اب سواتے عمران کو درپورٹ دینے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

صند نے جیسے ہی عمران کو جو لیا کے اغوا کی خبر سنائی عمران بکھو گیا وہ کیپٹن شکیل اور صند کو لئے سیدھا ساحل سمندر پہنچا وہاں ادھر ادھر کافی تحقیقات کی گئی لیکن اس پر اسرار بدو اور لاپنج کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

عمران نے مقامی سی آئی ڈی اور پولیس کو اطلاع دی اور تمام نیویارک کی پولیس میں اس اغوا کی خبر سے تہکتہ مچ گیا کیوں کہ سندوین کی حفاظت ان کے قصار کا سوال تھا تمام نیویارک کی ناکہ بندی کر لی گئی ریڈیو سے تمام شہریوں کو بھی مطلع کر دیا گیا جو لیا کا حلیہ بھی نشر کیا گیا کہ اگر کسی بھی شہری کو اسی کا پتہ ہو تو فوراً پولیس کو اطلاع دے لیکن اتنی جھڑپوں تک درد کے باوجود بھی جو لیا کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ رات کو جب عمران صند اور کیپٹن شکیل مایوس اور دل گرفتہ واپس ہوئے پتے تو کاؤنٹر کلرک نے انہیں لفاقر دیا۔

یہ آپ کے نام ہے۔

کاؤنٹر کلرک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران نے نفاذ کر حیرت سے اسے دیکھا وہ لغافہ دستا بھیجا ہوا
معلوم ہوتا تھا۔

یہ کون دے گیا ہے۔ عمران نے سوال کیا۔
دو پہر کو ایک نو بون شخص دے گیا تھا کہ مسٹر عمران جب بھی
آئیں انہیں پہنچا دیا جائے۔

عمران نے کمرے میں جا کر لغافہ کھولا اور اس میں موجود رقعہ پڑھنے لگا۔
مسخرے عمران تمہاری ساتھی جو دنیا ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہے
ہم نے اسے بطور یرغمال بنا رکھا ہوا ہے تاکہ تم اور تمہارے ساتھی جارے
خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ مس جو دنیا کو قتل کر کے اس کی لاش تمہارے
پاس بھیج دی جائے گی یہ کارروائی صرف حفظ مآلقدم کے طور پر کی گئی ہے
ورنہ "ماکانہ زنگا" کا تم جیسے پھر کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے "ماکانہ زنگا"
عظیم قدرت کا نام ہے عمران نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لی اور پھر
خط صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

شاک کی فلائٹ سے وہ تینوں واپس وطن جا رہے تھے۔





سردھان نے برقی گھنٹی کا بٹن زور
سے دبایا باہر برآمد کے میں گھنٹی کی آواز
سنائی دی اور فوراً ایک باوردی چلی
حاضر ہوا۔

سپرٹنڈنٹ فیاض کو سلام بولو۔
تھوڑی دیر بعد سپرٹنڈنٹ فیاض
کیپ ٹھیک کرتا ہوا رحمان صاحب کے دفتر
میں پہنچ گیا اور جا کر سلام کیا۔
بیمبو رحمان صاحب نے کرسی کی طرف

اشادہ کرتے ہوئے کہا۔

فیاض چپکے سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران آج کل کیا کر رہا ہے۔

معلوم نہیں جناب۔ فیاض نے آہستہ سے کہا ہمیں اس کی رہائش

گاہ کا پتہ ہے۔

سر رحمان نے غور سے فیاض کو دیکھتے ہوئے کہا،

”جی، اور فیاض کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا کہ وہ اچھی طرح

جانتا تھا کہ سر رحمان کو فیاض اور عمران کے تعلقات کا بخوبی علم ہے

پھر رحمان صاحب فیاض کے عمران کی رہائش گاہ کے متعلق پوچھ

رہے تھے۔

سر رحمان فیاض کی حیرت کو بھانپ گئے۔

غوراً کہنے لگے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ آج کل مسٹر عمران کی رہائش گاہ کہاں ہے؟

وہیں اپنے فلیٹ میں جناب۔

اچھا تو دیکھو میں سپیشل وارنٹ جاری کر رہا ہوں۔

تم ہر حالت میں عمران کو گرفتار کر کے میسر پاس لے آؤ۔

”عمران“ کو اور فیاض کو حیرت کا ایک اور شدید دھچکا لگا۔

ہاں ہاں عمران کو اور کیا تہوار سے باپ کو۔
سر رحمان کو حصہ آگیا۔

اور فیاض حیرت سے ہونٹ کا تھارہ گیا کیوں کہ سر رحمان نے
آج پہلی بار ایک غییر حاضر بات منہ سے نکالی تھی۔
آج تک ان کے منہ سے فیاض نے اس قسم کا کوئی کلمہ نہیں
سنا تھا۔

یہ لو دارنٹ گرفتاری اور مجھے گرفتاری کے متعلق فوراً رپورٹ
کرو اس کی گرفتاری ہر حالت میں ضروری ہے۔ سر رحمان نے
دارنٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور فیاض دارنٹ لے کر خیران و پریشان کرے سے باہر نکل آیا چند
لمحے تو وہ حیرانی کے عالم میں برآمدہ میں کھڑا دارنٹ کو دیکھتا رہا
پھر حیرت پر جوش آگیا۔ آج قسمت نے اسے ایک سبھری موقع دیا
ہے اس کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ وہ عمران کو کسی طرح پہچا
دکھائے یہ لمحہ اسے اس کاغذ کے پرزے نے بخش دیا تھا وہ فوراً
اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے دارنٹ کو اچھی طرح پڑھا دارنٹ پر
سیکرٹری وزارت دفاع کے دستخط تھے اب عمران کسی طرح
بھی نہیں پہچانتا تھا اس نے عمران کو فلیٹ پر ٹیلی فون کیا وہاں سے

اسے سلیمان نے بتایا کہ صاحب باہر چلے گئے ہیں۔

اگلے سوچا کہ آج کل عمران ٹپ ٹاپ ٹائٹ کلب میں زیادہ
دیکھا جاتا ہے چنانچہ اس نے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور ٹپ ٹاپ
ٹائٹ کلب روانہ ہو گیا۔

ٹپ ٹاپ ٹائٹ کلب کے وسیع و عریض ہال میں عمران کیپٹن شکیل
اور صفدر کے ساتھ ایک میز پر بیٹھا تھبتھے لگا رہا تھا اس کی اہتمام
حکایتیں تمام ہال کو پہننے پر مجبور کر رہی ہیں اس وقت وہ ہال میں بیٹھے
ہوئے تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا کیپٹن شکیل اور صفدر کے
چہرے غماض سے سرخ پڑ جاتے تھے اچانک فیاض چار سپاہیوں
کو ساتھ لے ہال میں داخل ہوا اس نے ایک لمحے کے لئے چاروں طرف دیکھا
اسے کونے میں عمران میز پر اپنے دو ساتھیوں سمیت بیٹھا نظر آیا عمران کو
دیکھ کر فیاض کی آنکھوں میں چمک آگئی اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا
عمران نے جیسے ہی فیاض کو چار سپاہیوں سمیت ہال میں داخل ہوتے
دیکھا وہ کشک گیا کہ آج ضرور کوئی خاص بات ہے اور جب وہ عمران کی
طرف بڑھنے لگا تو عمران بلند آواز میں جل جل تو کا درد کرنے لگا سپاہی
لوگ بے تحاشہ ہنس رہے تھے لیکن فیاض کے چہرے پر کڑخی کے آثار ابھر
آئے وہ عمران کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ عمران باقاعدہ تعظیم کے لئے

کھڑا ہو گیا جیسے کلاس میں استاد کے آنے پر بچے تعلیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

بہو سو پر مزاج تو اچھے ہیں۔

عمران تم نے آج تک میرا خالق اٹایا ہے لیکن میں آج تم سے سب
بے چکاؤں کا فیاض نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔
کیا مطلب آج تو بہت ناراض نظر آتے ہو عمران نے فیاض کو آنکھ مارتے
ہوئے کہا۔

عمران میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں یہ وارنٹ ہے۔
کیوں خالق کرتے ہو یاد میں نے تمہارا کیا مکالمہ ہے میرے دوست۔
لیکن فیاض نے سنی ان سنی کرتے ہوئے ساتھ آئے ہوئے سپاہی سے
مخاطب ہو کر کہا کہ اسے گزرتا کر دو۔
سپاہی عمران کی طرف بڑھا۔

اب عمران کے چہرے پر سنجیدگی چھانے لگا اس نے غور سے فیاض کی
طرت دیکھا اور کہا۔

اچھا تو تم مجھے گرفتار کرنے آئے ہو تمہیں کس نے میری گرفتاری کا آرڈر
دیا ہے عمران نے سپاہی کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔
سرطان نے فیاض سے سنجیدگی سے کہا۔

والد صاحب نے آخر کیوں؟

میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو ہمیں ہر حالت میں گرفتار کروں گا تم
نے آج تک مجھے بہت ستایا ہے آج میری باری ہے۔
یار سوپر کچھ پرانی دوستی کا ہی لحاظ کرو۔
مجھے معاف کر دو۔

عمران نے ذقنا لمباحث آمیز لہجے میں کہا۔

ان کی اس بات چیت کی جھلک ہاں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے
کاتوں میں بھی پڑی تھی وہ سب بھی حیران تھے۔
دیکھو عمران میرا وقت نہ ضائع کرو میں تمہیں کسی حالت میں بھی نہیں
چھوڑ سکتا فیاض نے اکرہتے ہوئے کہا۔

صفدر اور شکیل صاحب چپ چاپ بیٹھے مصدقہ تحال کا اندازہ مگر رہے

تھے۔

فیاض نے سپاہی کی طرف دیکھتے ہی کہا۔

تم اسے جھکڑی کیوں نہیں لگاتے؟

اور سپاہی آگے بڑھا۔

رک جاؤ دیکھو فیاض میں ہمیں آخری بار کہہ رہا ہوں تم چلے جاؤ ورنہ

بعد میں جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری بھی تم پر ہوگی۔

میں ہر ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں مگر میں نہیں آج ضرور گرفتار کروں گا۔

اچھا ایک منٹ رگ جاؤ مجھے چائے پینے دو اور میں نے ایک ضروری ٹیلی فون کرنا ہے اتنا تو کم از کم تمہاری رعایت کر سکتے ہو۔
عمران نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اچھا بہت سی خاطر میں چند منٹ اور بھی رگ سکتا ہوں لیکن دیکھو اگر تم نے میری ذات کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ کیا تو میں بہت بڑی طرح پیش آؤں گا فیاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا وہ برٹے ناخن نہ اغاز سے بال پر نظر میں دوڑا رہا تھا۔
عمران نے ویٹر کو چلنے لگانے کا آرڈر دیا اور خود ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیبلٹوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔

جیلوں میں عمران بول رہا ہوں۔

جی ہاں بھروسہ سے فرادیں۔

سلام علیکم میجر صاحب سب ٹھیک ہے کیپٹن شمیم کیپٹن سرور اور ملٹری پولیس کے چار آدمیوں کے نام پر فیاض چونکا۔

کچھ نہیں ایک اور کام ہے یہ کہہ کر وہ چائے پینے میں مشغول ہو گیا اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اس نے فیاض کے ہاتھ سے

وارنٹ لے کر دیکھا اس پریسیکٹری وزارت دفاع سر سلطان کے تحفظ

تھے۔ اس نے ایک لود کی ہول کی اور ہر وہ اطمینان سے بچ گیا۔

چند منٹ بعد ہال میں کیشن اور چاد فٹری پولیس کے آدمی داخل

ہوئے تمام نایل انہیں دیکھ کر چونک گیا لیکن وہ سیدھے عمران

کے پاس آتے ہی بڑھے اور پھر عمران کے پاس آتے ہی ان سب

کی ایلیاں کچ گئیں اور سسٹا کرنے کے بعد وہ انٹیشن یوزیشن

میں کھڑے ہو گئے۔

دیکھ کیشن شمیم خدایا من صاحب کو تباؤ کر میں کوک ہوں

یہ میری گرفتاری کے وارنٹ لے کر آئے ہیں۔

کیشن خیم نے آگے بڑھ کر فیاض کے ہاتھ سے وارنٹ

لے لیا۔

اسے پڑھا اور پھر فیاض کو دیتے ہوئے کہا۔

دیکھئے مسٹر فیاض آپ تشریف لے جائیں آپ صدر

ملکت کے جاری کردہ وارنٹ پر بھی مسٹر عمران کو گرفتار

نہیں کر سکتے یہ تو غیر سر سلطان کا جاری کردہ ہے بس اسی

سے آپ ان کی پوزیشن کا اذادہ کر لیں اور اگر آپ نے اس سلسلے

میں کوئی بات کی تو میں آپ کو گرفتار کر لوں گا۔

اور فیاض بے بسی نے ہونٹ کاٹا ہوا واپس مڑ گیا۔

اور کوئی حکم جٹا۔

کیپٹن شمیم نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:
کچھ نہیں پس جاؤ۔

عمران نے شان بے نیازی سے کہا:

اور کیپٹن شمیم اور اس کے ساتھی عمران کو سوت کرنے کے بعد

واپس مڑ گئے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے وگن انتہائی حیران تھے اور وہ سرگوشیاں میں

عمران کی نوزیشت کا اندازہ لگا رہے تھے۔

عمران نے بل ادا کیا اور پھر صند اور شکیل بیت ہال سے باہر

نکل گئے۔



عمران اور اسکی ٹیو کا ایک ہنگامہ خیر کار نامہ

سپر مین

جال پبلشرز۔ بوہڑ گیٹ ملتان

R2



عمرانے صونے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا
اے اونگھنا ہی کہیں گے کیونکہ عمران
مناگیں صونے پر رکھے اکڑوں حالت
میں بیٹھا تھا۔ وہ لوں ہاتھ ٹھوڑی کے
بچے دیئے ہوئے تھے آنکھیں بند تھیں
اور چہرے پر رنج بارہ رہے تھے۔

اچانک تیلی فون کی گھنٹی بجی اور عمران
صونے سے اچھل کر درشن پر آگرا لیکن
پھر فوراً کپڑے بھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا
زیر لب کچھ بڑبڑایا اور ریسور اٹھا کر بولہا

ہیلو میں سولا چند دولا چند شکر قند والا بول رہا ہوں۔
 سردی رات گھر آواز آئی اور عمران نے ریسوڈ کو آنکھ مارتے
 ہوئے واپس کر ٹیل پر رکھ دیا۔

حاتمیں عمران کی فطرت میں چمکی تھیں وہ ایسے وقت میں بھی
 حاتمیں سے باز نہ آتا جبکہ ان کا سرے سے کوئی جواب ہی پیدا
 نہیں ہوتا تھا۔

اب بھی ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر وہ جان بوجھ کر نیچے جا گرا۔
 اور پھر غلط پتہ بتا کر ٹیلی فون کرنے والے کو تنگ کیا اس کی
 بلا سے چاہے کال کتنی اہم کیوں نہ ہوتی عمران اپنی فطرت سے
 بھید تھا۔

گھنٹی ایک بار پھر زور سے بجی عمران نے ریسوڈ اٹھایا۔
 ہیلو علی عمران ایم ایس سی سی ایس سی آکسن سے بات کریں۔
 بھائی جان میں شریا بول رہی ہوں ادھر سے شریا کی آواز ابھری
 خدا کرے سدا بولتی رہو جگ جگ ہیو۔ عمران نے بڑی تیزی سے
 بوڑھیوں کی طرح آواز کو جھکا کر کہا۔

پلیئر بھائی جان تنگ نہ کیجئے ضروری بات ہے۔
 شریا کیا تمہارا معالج خراب ہے فون پر کیسے تنگ ہو سکتی ہو فون

نہ ہوا شکوہ ہو گیا۔

بھائی جان پلیر ایک بات تو سنا۔

بولو۔

بھائی جان دو تین روز سے ابوجان عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہیں

سخت الجھن میں ہوں۔

حرکتیں کیا مطلب کیا بندر کی طرح ناچتے ہیں۔

بھائی جان مجھے شک پڑتا ہے کہ ابوجان اصلی بالکل نہیں ہیں۔

کیا مطلب اب والد صاحب بھی بنا سکتی ہونے لگے۔

شریاء ہمیں شرم آئی چاہیے کہ اپنے والد کے متعلق تم ایسا کہہ رہی

ہو۔

نیئے تو سبھی آپ کو معلوم ہے کہ ابوجان سوتے وقت ہمیشہ ایک

گلاس دودھ بغیر میٹھا ڈالے پیتے ہیں لیکن دو تین دن سے ابوجان

ایسا نہیں کر رہے حالانکہ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے

کہ کل ناموں جان آئے تو ابوجان اسے پہچان نہ سکے۔

بگلی یہ سب تیرا دہم ہے ابوجان آج کل مصروف ہوں گے اس لئے

دماغ ذرا پریشان رہتا ہوگا۔ اور پریشانی میں کبھی کبھی ان کی عادتوں میں

فرق آجاتا ہے عمران نے یہ کہہ کر ریسورسک دیا۔

لیکن عمران کے چہرے پر سلوٹیں نمودار ہوئے لگیں اس نے سوچا
 ثریا ٹھیک کہتی ہے مجھے خود وہاں جا کر چیک کرنا چاہیے کیوں کہ
 ابو جہان کے دشمن ہزاروں ہیں۔ اور آج کل ماما زنگھا نے ملک میں
 تہلکہ مچا دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چوکا کا فنگلہ نے ہی
 چلایا ہو۔

یہ سوچ کر اس نے جلدی سے کپڑے پہنے اور اپنی کار کو تھلی
 کی طرح دوڑا دی۔

دروازے پر کھڑے پٹھان چوکیار نے اسے دیکھا تو بولا

خو چوڑے صاحب آج ادھر کیا راستہ بھول پڑے۔

خان بس دلیک ہی دل پیلا سوچا ذرا اماں جی سے بھی
 عذرات بر جائے گی تم سناؤ نرترس ہو۔

جی آپ کی دعا سے ہم فریت بخیریت ہیں۔

پٹھان نے سنوار سے پے ہوئے کالے دانت نکالے۔

اور عمران آنکھیں بند کرتا ہوا کار آگے نکال کرے گیا۔ کار

کھڑی کر کے باب وہ آگے بٹھا تو ثریا اسے گیلری ہی میں مل گئی۔

ہیلو بھائی جان۔

نہ سلام نہ دعا ملے ہی ہیلو یہ کیا انگریزیت سے اماں بلکہاں میں۔

شکر ہے آج آپ کو اماں بی کا خیال تو آیا اندر ہیں۔ اور عمران
سیدھا اندر چلا گیا۔

امد اماں بی جا غار پر بیٹھیں دعا مانگ رہی تھیں اور یہ تمام دعا
عمران ہی کے بارے میں تھی دعا مانگتے مانگتے ان کی آنکھوں سے
آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔ ماں کی محبت دیکھ کر عمران کا دل بھرا
اور وہ وہیں ماں کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا ماں نے عمران کو دیکھتے
ہی، عمران کہہ کر اسے سینے سے لگا لیا عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے
وہ صحراؤں میں ٹھکے ٹھکے کسی نخلستان میں پہنچ گیا ہو۔ جہاں
ٹھنڈی پھانسیاں ہیں۔ محبت اور شفقت کا میٹھا چشمہ بہہ رہا ہے
عمران کی والدہ عمران کو سینے سے لگائے رو رہی تھی اور عمران چپ
چاپ آنکھیں بند کر کے ان کے سینے سے لگا ہوا تھا جیسے چھوٹا سا
بچہ ہو جب والدہ کے دل کا بخار آگیا تو اب انہیں عمران پر
غصہ آگیا انہوں نے پاس پڑی ہوئی چیل اٹھائی اور بھر عمران کے
سر پر چلیں تھوڑی بجی شروع ہو گئیں۔ لیکن عمران ایسے ہی بیٹھا تھا جیسے
چلیں نہ ہوں پھول برس رہے ہوں۔

نامراد تو مجھے مادر کھوڑے گا مجھ پر کسی کو رحم نہیں آتا نہ تجھے
نہ تیرے باپ کو تم دونوں ہی میری جان کے دشمن ہو جب ان

کے ہاتھ ٹھک گئے تو ایک بار پھر انہوں نے عمران کو سینے سے لپٹا لیا۔

آخر شریا بول پڑی۔

اماں جان اب چھوڑیے جی بھائی جان کہ ہمیں بھی کوئی بات کر لینے دو۔ اور اماں بلی نے آستو پر پختے ہوئے عمران کو علیحدہ کر دیا، اور عمران ابو جان سے ملنے کا بہانہ کر کے اٹھ گیا۔ شریا نے بات کرنے کی گشتش کی لیکن وہ سیدھا والد صاحب کے کمرے میں گھس گیا سرد مہمان ایک آرام کرسی پر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹے ہوئے تھے، عمران کے اندر آنے سے وہ چونک پڑے عمران سیدھا جا کر ان کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے والد چند لمحے کے لئے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر انہوں نے پوچھا کیسے آئے۔

بس آپ کو سہم کرنے مانس ہوا تھا۔

ہمل۔

آپ نے میری گرفتاری کے وارنٹ کیوں جاری کئے تھے۔ اس کی

آخر کیا وجہ تھی۔

اوپر سے احکام آئے تھے لیکن نیا حق سے تمہیں گرفتار کیوں نہیں کیا۔ اباجان آپ کو معلوم ہے کہ میں نیا حق کے بس کا دوگ نہیں

پھر آپ سے خواہ مخواہ فیاض کو بھیج کر اس کی بے عزتی کرائی
تم نے فیاض کی بے عزتی کی یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے
فیاض کی بہنیں بلکہ براہ راست میری بے عزتی کی ہے۔
سردھان کو غصہ آگیا۔

اور آپ نے بھی تو میرے وارنٹ جاری کر کے میری بے عزتی
کی۔ عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔
شٹ اپ نکل جاؤ میں دیکھ لوں گا تمہیں۔
میں آپ کے سنی موجود ہوں آپ ابھی دیکھ لیں۔
میں کہتا ہوں نکل جاؤ تم نا طعت اولاد ہو اچھا بہوتا اگر تم پیدا
ہی نہ ہوتے۔

اگر میں پیدا نہ ہوتا تو آپ وارنٹ کس طرح جاری کرتے۔
ابو سردھان کو اتنا شدید غصہ آگیا کہ وہ کچھ بول نہ سکے۔
ابا جان سرور و انتقاد آپ کو پوچھ رہے تھے۔
اچھا... اچھا... تمہیں کہاں ملے تھے۔

بار میں بیٹھے میوے ساتھ شراب پی رہے تھے۔
اور یہ کہہ کر عمران کمرے سے باہر نکلتا چلتا گیا ثریا باہر دروازے
سے لگی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

شریا کی بھی یہ ہمتیں کیا بڑی عادت ہے چھپ چھپ کے ہاتیں ملنا
اخلاقی جرم ہے

آپ نے اباجان کے متعلق کیا سوچا۔
شریا ان کی بات کاٹ کر بولی۔

اباجان اباجان ہی ہیں سرچنا کیا اور
یہ کہتے ہوئے عمران پورٹیکو کی طرف تیزی سے چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد
اس کی کار کو عین سے باہر نکل گئی۔

عمران کی کار تیزی سے سرسلطان کی کو عین کی طرف بھاگ رہی
تھی۔ صبح اسے پتہ چلا کہ سرسلطان کسی اہم مشن پر ملک سے باہر گئے
ہیں اب وہ یقیناً واپس آپکے ہوں گے عمران نے ان سے اپنے
دادنٹ کے متعلق پوچھنا تھا چند لمحوں بعد ہی کی کار سرسلطان کے پورٹیکو
میں کھڑی تھی۔ اپنے آنے کی اطلاع کرا کے ڈرائیونگ روم میں بیٹھ گیا
تھوڑی دیر بعد سرسلطان اندر آ گئے۔

ابو عمران کیلے آئے۔

آپ سے لڑنے

مجھے لڑنے تمہارا دنات ٹھکانے پر ہے۔

جی ہاں کھڑکی میں ہے آج ہی میں نے آئیے میں دیکھا ہے۔

عمران کم از کم کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔
 پہلے تو یہ بتائیے کہ میں نے آپ کا کیا تصور کیا تھا کہ آپ نے میرا
 سیشن وارنٹ نکلا دیا۔

میں نے کوئی وارنٹ جاری نہیں کیا۔

سر سلطان حیران ہوتے ہوئے بولے۔

کمال ہے وارنٹ پر آپ کے دستخط تھے۔ والد صاحب نے فیاض کو
 دے کر مجھے ہر حالت میں گرفتار کرانا چاہا۔

حیرت ہے مجھے تو علم ہی بہتین میں تو کل شام سے ہی باہر گیا ہوا تھا۔
 ابھی آیا ہوں۔

ہوں..... اچھا چلیں آپ والد صاحب کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیں۔
 سررحای کے وارنٹ گرفتاری کیوں۔
 میں جو کہہ رہا ہوں۔

تمہارا دماغ خراب ہے آخر کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کوئی کہنا کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کہنا کوئی وجہ نہیں۔

مجھے جگلاؤ تو سبھی کیا بات ہے مسٹر عمران آخر وہ تمہارے والد ہیں۔

میں سب کچھ آپ کو بعد میں بتلا دوں گا۔ اب آپ فوراً ان کی گرفتاری کے

وارنٹ ایشو کریں۔

اگر تم کچھ نہیں بتاتے تو میں وارنٹ ایشو نہیں کرتا۔ سرسلطان سے
ضد کرتے ہوئے کہا۔

دیکھیے آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ میں یہ آرڈر ایشو کر سکتا ہوں
لیکن میں آپ کو ہر معاملے میں عزت دیتا ہوں۔ اس لئے آپ مہربانی کر کے
میری بات مانیں اور وارنٹ ایشو کر دیں۔

اچھا جیسے تمہاری مرضی لیکن اس کی تمام ذمہ داری تمہیں اٹھانی
پڑے گی۔

سرسلطان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

میں ہر قسم کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں آپ یہ وارنٹ جاری
کر کے میجر نلیٹ میں پہنچا دیں۔ ناٹا۔

اور عمران بغیر ہاتھ ملائے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور
سرسلطان شدر نیٹھ کے بیٹھے رہے۔





آج ماکانہ رنگا کے سلسلے کی ایک
 اہم ٹینگ تھی جس میں وزیر داخلہ سر
 سلطان مراد خان پولیس کے اعلیٰ
 آفیسران کے ساتھ ایک ٹو بھی منہ پر
 نقاب ڈالے موجود تھا ٹینگ ہال کی نگرانی
 اور حفاظت کے خاص انتظامات تھے
 گئے تھے۔ چاروں طرف عسکری پولیس کا
 پہرہ تھا اور بال میں بھی چاروں طرف
 عسکری پولیس کے سپاہی ریلو ارد مار تھیں لئے
 چمکنے کھڑے تھے سر سلطان نے ماکا

زونگا کی کارروائیوں پر مشتمل رپورٹ پڑھی۔ اب ایکسٹو سے کہا گیا کہ وہ نیریا رک میں بین الاقوامی ٹینگ کی کارروائی سنائے۔

ایکسٹو نے عزائی ہوئی آداس میں کہا کہ میں کارروائی پیش کرنے سے پہلے ایک اور بات کا تعینہ کرنا چاہتا ہوں یہ کہ کہ ایکسٹو نے اشارہ کیا اور ملٹری پولیس کے سپاہیوں نے سر رحمان کو دلو اور دلوں کے گھر سے میں لے لیا۔ سر رحمان گھبرا گئے۔ وزیر داخلہ اور دیگر اعلیٰ افسران انتہائی حیران ہو گئے۔ وزیر داخلہ نے ایکسٹو سے کہا۔

یہ کیا حرکت ہے آپ نے سر رحمان کی توہین کی ہے آپ جواب دہ ہوں گے۔

ایکسٹو نے اسی الجھن میں جواب دیا۔

کہیں نے کوئی غلط کام نہیں کیا یہ سر رحمان نہیں بلکہ ماکا زونگا کے خاص رجنٹ ہیں۔

ماکا زونگا کے رجنٹ۔

تمام جبران کے منہ سے اکٹھا نکلا۔

مسٹر ایکسٹو تم مجھ پر غلط الزام لگا رہے ہو مجھے ۳۵ سال ہو

گئے اس حکومت کی خدمت کرتے ہوئے اور میری دفاعی پر آج

مک کوئی حوت نہیں آیا اور آج آپ نے سنگین الزام مجھ پر لگایا ہے

میں اس تریبی کا بدلہ عدالت میں لوں گا۔
سررحمان پر کھلائے بول رہے تھے۔

ایکٹو نے کوئی جواب نہ دیا اس نے ایک سپاہی کو مخصوص اشارہ کیا
اور وہ ایمونیا کی بوتل سے آیا سررحمان کا زبردستی منہ دھڑایا گیا تو
پلاسٹک میک اپ کی تہہ کے نیچے ایک اجنبی چہرہ برآمد ہو گیا اب تو
وزیر داخلہ بھی چونک پڑے۔ چھر فوراً بولے۔
اصلی سررحمان کہاں ہیں۔

میں نے ان کی برآمدگی کے لئے اپنے ایجنٹ بیجے ہیں امید ہے ابھی
بکس نہ کیس سے اطلاع آجائے گی اور ایکٹو کے اشارے سے سپاہی
نقلی سررحمان کو پوچھ گچھ کے لئے باہرے گئے۔
آپ کو ان کے نقلی ہونے کا پتہ کیسے چلا۔
آئی جی پولیس نے سوال کیا۔

میرے خاص ایجنٹ علی عمران نے جو سررحمان کے صاحبزادے
بھی ہیں مجھے اطلاع بھیجی ہے جس پر مزید تحقیقات کرنے سے ان کا
نقل ہونا پایہ ثبوت تک پہنچ گیا ہے اور میجر آپ کے سامنے ہے۔
ایکٹو نے جواب دیا۔

اتنے میں ملٹری پولیس کا ایک آدمی ایکٹو کے قریب آیا اور اس نے

ایک پرچہ اس کے حوالے کر دیا۔
ایکسٹرنے پرچہ کھول کر پڑھا اور اسے پڑھ کر کوٹ کی
جیب میں ڈال دیا۔

حضرت اصلی سررحمان کا پتہ چل گیا ہے وہ تندرے زنجی میں
اس لئے انہیں ملٹری پولیس کے سپیشل فارم میں پہنچا دیا گیا ہے۔
اب میں آپ کو بین الاقوامی ٹینک کی کارڈوائی سے آگاہ کرتا
ہوں ایکسٹرنے تفصیل سے بتایا۔

سب بمباران نے ماکانڈنگا کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جانے پر خوشی
کا اظہار کیا ایکسٹرنے انہیں بتایا کہ وہ علی عمرانی کی سرکردگی میں ماکا
زندنگا کی سرکوبی کے لئے اپنے ایجنٹوں کی ایک ٹیم روانہ کر رہے ہیں اس
تجویز سے سب نے متفقہ طور پر اتفاق کیا اور ٹینک برخواست ہو گئی۔





سب نے جیپوں سے اتر کر سامنے
حدنگاہ تک پھیلے ہوئے بھیا تک جھگل
کو دیکھا اور ان سب کو پھریری سی آ
گئی خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ آئندہ بچے
والے واقعات کا تصور کر کے یہاں سے
ان کی زندگی کا ایک بھیا تک باب سے
شروع ہونا تھا عجبانے اس پر اسرار
اور خوفناک جھگل میں کس طرح کے واقعات
پیش آتے اور آیا وہ صحیح سلامت
واپس اس جھگل سے نکل بھی سکیں گے یا

نہیں۔ ایک عمران تھا جو ہر طرح کے خطرے سے بے نیاز سامان آمرا
 رہا تھا اور جوت اس کی ترالت ہی عجیب تھی اس کے چہرے پر خوشیاں
 پھوٹی پڑ رہی تھیں جیسے کئی سالوں بعد کوئی شخص اپنے وطن واپس
 آیا ہو۔ صحیح معنوں میں جوت شہر کی زندگی سے اکتا گیا تھا اس کا
 کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ وہ واپس جنگل کی آزاد فضاؤں میں چلا جائے جہاں
 نئی تہذیب کی بے غیرقی اور تلف و تلف سے پاک ایک آزاد ماحول ہوتا
 ہے لیکن وہ ایسا عمران کی وجہ سے نہ کر سکتا تھا کیوں کہ عمران سے
 اس کا لگاؤ اس کی ہر خواہش پر قابو پا لیتا تھا۔

عمران سے اسے ایک طرح کا عشق تھا اور یہ تھی ہی ایک حقیقت
 عمران اس کی زندگی کا جزد بن چکا تھا گریٹ باس عمران کی منفرد
 خصوصیات نے جوت کو اس کا گرویدہ کر دیا تھا۔

اب قسمت نے اسے چند دن کے لئے دوبارہ متع دیا تھا کہ وہ
 جنگل میں سانس لے سکے اس لئے اس کے چہرے پر خوشیاں پھوٹی
 پڑ رہی تھیں۔

بلیک زیرو ان سے تقریباً ۳ میل آگے کھنہ جنگل میں موجود تھا وہ
 کمپاس کے ذریعے سمت کا اندازہ کر رہا تھا تاکہ تھیم کی مناسب
 دہائی کر سکے۔ بلیک زیرو کا کام دراصل سب سے کٹھن تھا کیوں کہ

اسے جنگ میں اکیلے ہی سب آفتوں کا مقابلہ کرنا تھا لیکن عمران نے اس کی اس طرح ٹرنیکا کی تھی کہ وہ اب عمران کی طرح تقریباً ناقابلِ تسخیر بن چکا تھا اس میں اس کی اعلیٰ صلاحیتوں اور حاضر دماغی کا بھی بہت دخل تھا۔

سادہ شہم شکا دیوں کے جیس میں تھی ٹیم میں عمران شکیل، صندر تنویر، ناش اور جوزف شامل تھے جولیا اعزا ہو جانے کی وجہ سے اس بار ٹیم میں شامل نہ تھی۔ جس کا سب کو افسوس تھا جب بھی انہیں جولیا یاد آتی وہ سب اندر رہ جاتے سب کو موہوم سی امید تھی کہ جولیا واپسی میں ان کے ساتھ ہوگی بہر حال جولیا کی کمی انہیں بڑی طرح کھل رہی تھی۔

ان سب نے اپنے اپنے حصے کا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ نالتو سامان جوزف کے کاندھوں پر تھا جسے وہ آسانی سے اٹھاتے ہوئے تھا ان سب کے پاس اعلیٰ قسم کی مشین گنیں ایک جدید قسم کے دیوالا جن سے گولی کی بجائے چھوٹے چھوٹے راکٹ نکلتے تھے اور ایک راکٹ ایک چھوٹی توپ کے گولے جیسی تباہی مچاتا تھا دو مارا لٹیس ان کے کاندھوں پر لگی ہوئی تھیں۔ ہینڈ گرنیڈ بھی کافی تعداد میں موجود تھے جوزف کے پاس کافی مقدار میں ڈائنامیٹ بھی موجود تھا پناہ

وہ جدید اسلحہ سے پوری طرح ناپس تھے۔

وہ سب عمران کی سرکردگی میں گھنے جنگل میں ایک چھوٹی سی
پگڈنڈی پر طے جا رہے تھے تنویر بے چارہ انتہائی افسردہ تھا
اور عمران اسے بار بار چھیڑ دیتا۔

تنویر تجانے جو کیا کس حال میں ہوگی نہ جانے بے چاروں زندہ
بھی ہے یا نہیں۔

اور یہ کہتے کہتے عمران کے چہرے پر غم کی لہریں چھا گئیں۔
تنویر اب تو خاموشی سے سنتا چلا آ رہا تھا لیکن آفریقہ مک
اس بات پر پھٹ پڑا۔

میں اس کے دشمن وہ کیوں مرے مجھے پتا ہے تم نے
جان بوجھ کر اسے صند کے ساتھ بھجوا دیا۔ تم اس سے بچھا
چھڑانا چاہتے تھے۔ اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن یاد
رکھنا اگر ہیرو کو مار ڈالیں تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ہاں ہاں پوری رادیو املا کی طرح بول رہے
ہو جو کیا کے عشق نے تمہیں بھی عورت بنا دیا ہے یعنی من تو شدم
تو من شدی والا چکر ہے۔

صند اور ناشاد عمران کی اس بات پر سہنس پڑے لیکن تنویر کا

چہرہ بگڑتے دیکھ کر وہ چپ ہو گئے۔

تنویر کو از حد غصہ آ گیا۔ اس نے سامان پھینک دیا اور خود
 عمران پر جھپٹ پڑا۔ لیکن اس سے پیشتر کہ وہ عمران تک پہنچتا
 جزدن نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔
 مسٹر ماسٹر پر جھمٹے سے پہلے مجھ سے دو دو ہاتھ کر لو۔ آؤ
 جلدی آؤ۔

اور تنویر نے غصے میں ایک مٹکا جزدن کو مار دیا اب تو جزدن کو
 بھی غصہ آ گیا اور جھپٹ سامان پھینک کر ایک زوردار لفٹ بک تنویر
 کے منہ پر ملا اور تنویر وہ لفٹ اچھل کر زمین پر جا گرا اس کا چہرہ
 ضرب کی شدت سے سبز پڑ گیا تھا۔
 عمران ہائے ہائے کرتا رہ گیا لیکن تنویر کو مٹکا پڑ چکا تھا۔
 اب عمران نے جزدن کو متع کیا اور تنویر کو بڑی مشکل سے صند اور
 یکپن شکیں نے سنبھالا اور وہ ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے
 دوپہر کو جنگل کے ایک صاف قطعے میں انہوں نے کیوب لگایا
 تاکہ کچھ تازہ دم ہو کر وہ آگے جائیں صند بندوق سے کرشکار
 کو نکل گیا جزدن اور تنویر اب تک ایک دوسرے کو ٹیڑھی نظروں سے
 دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صند ایک ہرن مار کر لے آیا اور وہ

لوگ کھانا پکانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ کیپٹن شکیل بندوق
یا تمہیں لئے ہٹتا ہوا جنگل میں کافی دور نکل گیا۔

یہ پراسرار جنگل اپنے اندر کافی ریگیاں لئے ہوئے تھا اونچے
اونچے درخت اور پھر فحلت پرندوں اور جانوروں کا مسلسل شور اس
کے کانوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ کافی دور ہٹنے کے بعد وہ واپس
کیپ کی طرف مڑ گیا ابھی وہ کیپ سے ذرا سوگڑ دور تھا کہ اسے
اپنی پشت پر زوردار دھماکوں اور درخت ٹوٹنے کی آوازیں آئیں اور
زمین ہلنے لگی وہ فوراً پیچھے پلٹا تو اسے محسوس ہوا کہ بھاری بھر کم
جانوروں کا ایک گردہ بھاگا چلا آ رہا تھا، وہ سمجھ گیا کہ یہ دیو سیکی یا تھیوں
کا غول ہو گا نیچے میں بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی ہڑپڑا کر باہر نکل
آئے تھے کیپٹن شکیل نے انہیں فوراً خیموں سے ضروری سامان نکال کر
دور دور درختوں پر چڑھ جانے کا حکم دیا۔ لیکن گھبراہٹ میں وہ کچھ بھی
نہ سمجھ سکے جب بات ان کی سمجھ میں آگئی تو اتنی دیر میں یا تھیوں کا ایک
گردہ تیزی سے ان کی منظر بھاگتا ہوا نظر آیا ان دیوؤں کے سامنے
جو چیز بھی آتی خسرناشاک کی طرح بھرتی چلی گئی اب بھاگنے کا وقت
نہ تھا لیکن کیپٹن شکیل اپنے ساتھیوں سے دو سوگڑ دور تھا۔
اس لئے پہلے زدیں دہی آتا لیکن وہ سنبھل کر کھڑا ہو گیا اس

نے اپنی رائفل اٹھائی نشانہ لیا اور ————— سب سے آگے
 آنے والے ہاتھی کے ماتھے پر گولی چلا دی اور بھاگتے بھاگتے
 روکھڑا کر گرا لیکن وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اب ہاتھیوں کی رفتار آہستہ
 ہو گئی انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ سامنے ان کے دشمن ہیں اور وہ نظری
 چالاک سے ایک دائرہ بنا کر بھاگنے لگے ان سب کے آگے رہی ہاتھی تھا
 جس کے ماتھے پر گولی لگی تھی اس کے بھاگنے کی طرز سے پتہ چلتا تھا
 کہ گولی مار کر نہیں لگی۔

عمران نے کیپٹن شکیل کو زبردست خطرے میں دیکھا تو اس نے
 اسے فوراً پیچھے بھاگ آنے کو کہا اس کے دوسرے ساتھی اتنی دیر میں
 نزدیک کے درختوں پر چڑھ چکے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ایک دم
 بھی پیچھے نہیں اٹھایا وہ تن کر کھڑا ہو گیا اسے معلوم تھا کہ اگر ہاتھیوں
 کے سردار کو کسی طرح ختم کر دیا جائے تو یہ گروہ واپس بھاگ جائے
 گا چنانچہ اس نے رائفل اٹھا کر ایک اور نشانہ لیا لیکن رائفل چھس ہو
 کر رہ گئی نشانہ اس میں کوئی خرابی ہو گئی تھی اتنے میں ہاتھی بالکل
 نزدیک آگئے تھے۔ اب موت کیپٹن شکیل کے بالکل سامنے تھی وہ ایک
 لمحے کے لئے جھجکا اور پھر اس نے رائفل کو نال سے پکڑ کر سامنے کر لیا
 اب وہ ہاتھیوں سے دست بردست جگمگ کرنے کے لئے تیار تھا۔

عمران آئی دیر میں جہاگت ہوا کیپٹن شکیل کے پاس آ رہا تھا لیکن
عمران کے پاس پہنچنے سے پہلے ہاتھیوں کے سردار نے کیپٹن شکیل
پر حملہ کر دیا۔

عمران نے سردار کے پیچھے آنے والے ہاتھیوں پر ہینڈ گرنڈ چھینک
دیا۔ زبردست دھماکہ ہوا اور ہاتھیوں نے بوکھلا کر اپنا رنج پھر دیا لیکن
سردار ہاتھی اس دھماکہ سے نہ گھبرا یا شاید وہ جوش انتقام سے
پاگل ہو رہا تھا اس نے جیسے ہی شکیل پر حملہ کیا شکیل نے
رائفل کلبٹ گھا کر اس کی سونڈ پر مار دیا۔

اور خود اچھل کر ایک طرف بٹ گیا ہاتھی اپنے زور میں آگے چلا گیا
رائفل کا بٹ تو ضرور ٹوٹ گیا لیکن ہاتھی کی سونڈ بڑھی بڑھتی
طرح زخمی ہو گئی۔

اب کیپٹن شکیل بالکل تنہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں صرف رائفل کی
نال تھی۔ اور ہاتھی زخمی ہو کر اور بھی غضب ناک ہو گیا تھا۔ اب وہ پھر
پلٹ کر حملہ کر رہا تھا عمران نے اسے پلٹا دیکھ کر اس کی رائفل
سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ رٹکھڑاتے رٹکھڑاتے بھی شکیل کے
قریب پہنچ چکا تھا۔ اگر اب بھی کیپٹن شکیل اس کی زد میں آ جاتا تو
کیپٹن شکیل کا ہاتھی کے پاؤں میں پس جانا یقینی تھا۔ لیکن کیپٹن

شکیل سے اچھل کر رائفلی کی نال اسی کی آنکھ میں گھسیڑ دی اور
ہاتھی چھتا ہوا ایک طرف بھاگا لیکن وہ چند گز کے فاصلے پر ٹوٹ پڑا
کر گرا و زمین باز رہا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا لیکن کیٹن شکیل کی بہبودی
دیکھ کر عمران کے سرے پر بھی تحسین کے تاثرات چھا گئے۔

عابدہ - خور - عزرائیل - نورستہ اور وفا کی خوشبو جیسی کامیاب نادلوں کی
مصنوعہ بلقیس ہوا شمع کا نیا شاہکار ناول

نشور ہے

- جب حسن قیامت بن جائے — تو اسے نشور یہ کہا جاتا ہے۔
- نشور یہ بھی ایک چھوٹی سی قیامت تھی جو بہار کی ایک ٹھیک ٹھیک ہوئی شام کو خالد کے دل پر زلزلگی
- اور پھر جس وقت چاند اور مشتری کا قرآن ہوا۔ میں اسی — نے ایک ہیر قدرت کا روپ
- دھارا — اور عشق کی عروانی بہاؤ وارد ہوا۔
- نشور ایسا کینوس ہے جس پر مصنف نے غریب والدین کی عجزیوں سے مذہب کا بارہ
- اوٹے ایک ہیر قدرت کو کھینچے دکھایا گیا ہے۔ اور ان سب جدائی نسل کے دو حجت
- کرنے والے دل میں جن کی ہر دھڑکن پرانی تہذیب کے ٹکرانے کا عہد و بیان کی تحسین
- کر رہی ہے۔

سفیر کاغذ — نوبل شوہر شوق — آفت طاعت — قیمت



یکپن شکیل کی بے شل جرأت اور
 بہادری سے ساری ٹیم کی جانیں بچ
 گئیں تھیں جوتہ بھی یکپن شکیل کی
 بہادری کا پوری طرح مدح تھا۔

عمران کے بدیر دوسرا آدمی تھا
 جس سے جوتہ متاثر ہوئے بغیر نہ
 رہ سکا تھا سادی ٹیم اپنا اپنا سامان
 اٹھائے ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو
 چکی تھی۔ عمران رات کو ہی بلیک زبرد سے

www.allurdu.com

آئندہ دانتے کی تمام پڑائشیں بے چکا تھا۔ چنانچہ اب وہ آسانی سے اس واسطے پر جا رہے تھے۔ دودن تک سفر کے دوران انہیں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا لیکن دودن کے سفر کے بعد انہیں عمران سے معلوم ہوا کہ وہ راستہ بھول چکے ہیں۔ کیوں کہ رات ہی بلیک زیرد نے عمران کو بتایا تھا کہ گھاس کی ایک ڈگری غلطی سے اب وہ اپنے منزل مقصود سے کافی دور ہو چکے تھے۔ بلیک زیرد کی یہ غلطی ایک بھیانک غلطی تھی۔ کیوں کہ اس پر اسرار جنگل میں راستہ بھول جانے کا مطلب سوائے تباہی کے اور نہ تھا لیکن بلیک زیرد بھی آخر انسان تھا۔ اب غلطی ہو چکی تھی عمران نے بلیک زیرد کو دوبارہ سمت ماینے کو کہا اور اس کی ترمیم شدہ سمت بتانے پر وہ پوری ٹیم کو لے کر اس طرف چل پڑا۔ عمران سب سے پیچھے تھے۔ صغیر سے بائیں کرتا ہوا آ رہا تھا چاک اسے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور ہشاش کے بہانے ایک طرف بھاڑی میں پھل گیا۔

بلیک زیرد نے اسے بتایا کہ وہ بوئی قبیلے کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں۔ عمران بومی کا لفظ سنتے ہی تشویش میں پڑ گیا کیوں کہ افریقہ کے جنگلوں میں بومی سب سے زیادہ وحشی اور آدمخوار قبیلہ تھا۔ آج تک اس قبیلے سے بہت کم افراد اپنی جانیں بچا سکے تھے۔

عمران نے بلیک زیر و کو کہا کہ وہ کئی کاٹ کر ان کے قلعے کے پیچھے چلا جائے تاکہ اگر ان کو کچھ ہر جامے تو بلیک زیر و بد وقت ان کی مدد کر سکے اور خود اس نے مسیم کو سارے واقعات بتا کر ہوشیار رہنے کو کہا کیوں کہ اس قبیلے سے بپٹنا بڑا ہی مشکل تھا مہر حال تن بہ تقدیر اب وہ آگے بڑھے جا رہے تھے عمران نے انہیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز ٹائڈ نہ کریں کیوں کہ اس سے حالات اور بگڑ سکتے ہیں اور عمران نے کچھ سزج کر اپنے کپڑے اتارے اور ایک نیو پہنی اور جسم پر مختلف رنگ مل لئے سر پر ایک جھاڑی باندھی اب وہ کسی وحشی قبیلے کا ایک جادوگر نظر آ رہا تھا سب لوگ اس کی اس ہیئت کو دیکھ کر مبہوس رہے تھے اور عمران طرح طرح کے منہ بنا کر ان کو اور بھی ہراساں کرتا تھا۔

اچانک دود سے ڈھول بجنے کی آواز آئی اور عمران سمجھ گیا کہ بومس قبیلے کے پہرے واردوں نے انہیں دیکھ لیا ہے اور اب وہ اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے رہے ہیں اور پھر جنگل میں دود دود تک ڈھول بجنے کی لگاتار آوازیں آنے لگیں۔ لیکن ٹیم چلتی رہی اچانک ہی جھاڑیوں میں سے سرسبز ہونٹ اور جنگلیوں کا ایک گروہ جو بالکل نیلگا تھا ہاتھ میں تیر کمان اور نیزے لے مساتے کھڑا تھا ان کے نیزے یقیناً زہر آلود تھے

اور پھر ان کو دیکھتے دیکھتے چاروں طرف سے وحشیوں کے سراہنے لگے۔
 اب انہوں نے دیکھا کہ وہ چاروں طرف سے وحشیوں کے زیرے
 میں ہیں۔ عمران سب سے آگے تھا اپنا تک وحشیوں کی صفوں میں حرکت
 ہوئی اور ایک وحشی لبہ سا نیزہ سے کمر آگے بڑھا اس نے جنگلی زبان
 میں کچھ صحیح کر کہا، اس کے جواب میں عمران نے بھی اسی زبان میں بات
 کی۔ عمران کے منہ سے یہ جنگلی زبان اتنی مدافعی سے سن کر سب حیران
 ہو گئے۔ عمران بذات خود ایک جنگلی لک رہا تھا تھوڑی دیر تک جنگلی زبان
 میں بات چیت ہوتی رہی پھر جنگلیوں نے انہیں اپنے زرنے میں
 کر چلنا شروع کر دیا عمران نے ٹیم کو بتایا کہ یہ واقعی یوں قبیلہ ہے میں
 نے ایک جادوگر کا روپ دھارا ہے میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں
 بہت بڑا جادوگر ہوں۔ اور تمہارے تعلق میں نے انہیں بتایا ہے
 کہ یہ بھی ایک قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو سارے کا سارا جادوگروں
 کا قبیلہ ہے ان کے پاس آتش زبان والے سانپ ہیں جو بہت دور
 سے ان کے ایک اشارے پر لوگوں کو مار دیتے ہیں وہ ہم سے کافی متاثر
 معلوم ہوتے ہیں لیکن آگے جا کر ہم پر کیا گزرے گا یہ خدا بہتر
 جانتا ہے۔

میر حال اب ہمیں انتہائی احتیاط برتنی پڑے گی۔ کیوں کہ ہماری

قداسی بے اختیار ہی میں بڑی مصیبت میں ڈال سکتی ہے جنگلیوں کا
 غول دھول بجاتا ہوا ناچتا کودتا ان کو لئے بار بار تھا تھوڑی دیر
 بعد گھنے جنگل کے عین درمیان میں ایک بہت بڑا تلخ درختوں سے
 قطعی پاک نظر آیا اس میں بے ڈھنگی قسم کی جھونپڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔
 اور کئی عورتیں اور بچے ننگ دھڑنگ پھر رہے تھے۔ درمیان میں ایک
 بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کو شیر کی کھال سے ڈھانپا گیا تھا ایسا معلوم
 ہوتا تھا جیسے یہ جھونپڑی تمام تر شیر کی کھال کی بنی ہوئی ہو یقیناً یہ
 جھونپڑی بیلے کے سردار کی تھی۔ اس کے آگے جا کر عمران اور اس کے
 ساتھیوں کو کھڑا کر دیا گیا۔

ہزاروں جنگلی ان کو دیکھنے کے لئے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر
 بعد جنگلیوں کا سردار سر پر پردوں کا تاج پہنے جھونپڑی سے باہر نکلا وہ
 ایک قوی ہیکل اور انتہائی طاقت ور آدمی تھا۔ اس کے دونوں طرف
 دو جوان عورتیں انسانی کھوپڑی میں شراب لئے چل رہی تھیں۔ سردار کے
 گلے میں انسانی کھوپڑیوں کا پار تھا۔ جن کو جنگلیوں کی خاص تکنیک سے
 سکھا کر چھوڑا کر دیا گیا تھا۔ عمران کے ساتھ آنے والے چھوٹے سردار
 نے اسے عمران کی وہ باتیں بتائیں جو اس نے پھر عمران سے براہ
 راست بات چیت کی گفتگو کے بعد سردار اپنی جھونپڑی میں چلا گیا اور اس

کے ساتھیوں کو ایک اور جھوٹری میں قید کر لیا گیا۔
لیکن ان کے سامان کو بالکل نہیں چھڑا گیا کیوں کہ جنگلیوں کی سمجھ
میں ہی نہ آیا کہ یہ کیا سامان ہے۔

جھوٹری میں جاتے ہی سب عمران کے گرد ہو گئے سردار سے اس
کی کیا بات ہوئی ہے۔

بات چیت کیا خاص ہوئی تھی۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا،
کیوں کیا بات ہوئی، کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

اب انہوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ ہم آج رات کو تمہاری جادوگری
کی آزمائش کریں گے اگر تم پورے اترے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے اور تمہارے
باقی ساتھیوں کو جھون کر کھا جائیں گے۔ کیوں کہ ان کے خیال میں تم جادوگر
سعوم نہیں ہوتے اور اگر میں ناکام ہو گیا تو مجھے قتل کر دیں گے اور
تمہیں چھوڑ دیں گے۔

ہمیں کیوں چھوڑ دیں گے؟ صفدر نے سوال کیا۔

تمہارا گوشت کڑوا ہے نا۔ عمران نے ایسے منہ بنایا جیسے کوئی
چابی ہو۔

اور اس حالت میں ہونے کے باوجود باقی ساتھیوں کے چہرے
پر مسکراہٹ آگئی۔

وہ تمہیں اس لئے چھوڑ دیں گے کہ ان کے خیال میں تم کسی نامعلوم
قبیلے کے لوگ ہو۔ وہ تمہیں چھوڑ کر تمہارے قبیلے سے دوستی کا آغاز
کریں گے۔

وہ آزمائش کیا ہوگی تنویر نے پوچھا۔
جواب کی کھوٹیری منگوانی پڑے گی۔ عمران بولا۔
یہ بات تنویر نہ جانے کس خیال کے تحت ضبط کر گیا بہر حال
آپ لوگ کسی قسم کا ذکر نہ کریں۔
کیا ایکسٹریماں ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا نا شاد نے سنجیدہ ہو
کر دریافت کیا۔

ضرور مدد کرے گا۔ وہ ہر لمحے ہمارے نزدیک رہتا ہے۔ عمران نے
کہا۔

بہر حال آپ لوگ کسی قسم کا نکر نہ کریں اگر میں کامیاب ہوئی تو میں
تمہیں اکیلا نہیں مرنے دوں گا۔ اور اگر ناکام ہو گیا تو پھر وہ معاملہ
ٹھیک ہے آپ لوگوں کی جانیں تو بچ جائیں گی۔
نہ جانے یہ بات کہتے ہوئے عمران کے چہرے پر حماقتیں کہاں
غائب ہو گئی تھیں۔

گریٹ باس۔ جو دن سے نعرہ لگایا وہ یہاں بھی بول کو منہ لگائے

شواب پی رہا تھا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ باس ہر موقع پر کامیاب ہو جاتا ہے

آدمی لٹ کے وقت ان سب کو باہر نکالا گیا سامنے کھلے میدان میں ایک دائرہ باندھے سارے جنگلی بیٹھے تھے میدان میں وسیع میدان تھا چاروں طرف شعلیں جل رہی تھیں ایک طرف لکڑی کی ایک بڑی سی شعلہ پر سردار بیٹھا ہوا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس میدان میں لے جایا گیا باقی ٹیم کو ایک طرف بٹھا دیا گیا اور عمران نے جھونپڑی ہی میں کوڑو روڑز میں بلیک ڈیرو ہوشیار رہنے کے لئے کہہ دیا تھا اور اس وقت بلیک ڈیرو اس میدان کے نزدیک ہی ایک گھنے درخت پر بیٹھا سامی مار داتی دیکھ رہا تھا وہ صرت اشارے ہی کا منتظر تھا اس نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس لئے اس کے دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے بیٹھا تھا۔

عمران کو بتایا گیا کہ اسے زمین پر لٹا دیا جائے گا اور ہمارا ایک آدمی اس کی گردن پر کھانسی مارے گا اگر اس کھانسی کی ضرب سے وہ مر گیا تو وہ جھوٹا جادو گر ثابت ہوگا اگر کھانسی کی ضرب نے اسے نقصان نہ پہنچایا تو سچا جادو گر ہوگا اگر وہ مر گیا تو اس کے ساتھیوں کو

آواز کر دیا جائے گا اور اگر وہ نہ مرا تو اس کے ساتھیوں کو مار دیا جائے گا۔

عمران نے ایک لمحے سوچ کر کہا کہ اگر میں اس کلبھاری مادے والے کو اپنے علم کے زور سے پہلے ہی مار دوں تو کیا میں سچا ہوں گا کہ نہیں۔

سردار نے ایک لمحے سوچ کر کہا کہ تم نے کلبھاری مادے والے آدمی کو کلبھاری مادے سے پہلے بغیر کسی ہتھیار کے مار دو تو میں آدمی یہاں تک کہ پانچ آدمی تک تم پر مار کریں گے۔ اگر تم انہیں بھی مار دو تو میں آدمی یہاں پہلے مرے تو پکے قرار دینے جاؤ گے وگرنہ نہیں۔

ایک بات ہے اگر وہ آدمی تک میں مار دوں دو کے بعد میرے دیگر ساتھی انہیں اپنے بار کے زور سے مار دیں گے تو کیا میرے ساتھ میرے ساتھیوں کو بھی چھوڑ دیا جائے گا۔

سردار نے ایک لمحے سوچتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو ہم تمہارے ساتھ ان کو بھی چھوڑ دیں گے۔ لیکن تم یا تمہارے ساتھی ایسا کر لیں میرے منیال میں نامکن ہے۔

جادو گردوں کے لئے کوئی چیز نامکن نہیں ہوتی اور ہاں مجھے زمین پر

لٹانے سے پہلے عمل پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

سردار نے اسے اجازت دے دی۔ اور پھر عمران کے چہرے پر
 یک دم سرفخی چھا گئی اس نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔

اس کے منہ سے عجیب سی زبان کے الفاظ نکل رہے تھے ہر لمحے
 اس کی اچھل کود میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دراصل وہ بلیک زیرو کو انگوٹھی
 کے ٹرانسمیٹر کے ذریعہ کوڈ دہریز میں ہدایات دے رہا تھا جب بلیک
 زیرو کو ہدایات دے چکا تو اس نے بلیک زیرو کو ہدایت کی کہ وہ بطور
 ایکسٹرو صفدر کو ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دے کہ دو آدمیوں کے
 بعد انہوں نے کس طرح کام کرنا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کی
 حرکات سست ہوتی گئیں اور پھر وہ اطمینان سے زمین پر نیم ملبوس
 کی حالت میں بیٹ گیا۔

ساری ٹیم انتہائی حیرت سے عمران کی حرکات کو دیکھ رہی تھی۔
 ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمران کیا کر رہا ہے۔

اچانک صفدر کی گھڑی میں گے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول
 ہوا اور صفدر حیران رہ گیا کہ کس کی کال ہوگی۔

ہیلو، ہیلو صفدر سپیکنگ، صفدر نے آہستہ سے کہا۔

ایکس لٹ۔ ایکس ٹو کی مانوس آواز ابھری اور صفدر کے چہرے

پر ایک دم خوشی کے آثار پھیل گئے۔

لیس سز

کیا حالات ہیں؟

سر ہم بڑی مشکل میں چپس گئے ہیں، پھر صدر نے اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا۔

دیکھو میں تمہارے نزدیک ہوں پھر ایکسٹونے شرط کے متعلق صدر کو تفصیل سے بتلایا، پھر کہا کہ سب ساتھی جو کئے ہو جائیں جب وہ آدمی ختم ہو جائیں تو اس کے بعد پانچ آدمیوں کو تم نے مشین گن سے ختم کرنا ہے لیکن پریشیاد ہو کر مسٹر صدر تمہاری ذرا سی غلطی سے عمران کی جان پل جلتے گی۔ اُد کے اور ایڈاکل اور صدر نے تمام ساتھیوں کو ایکسٹونے کی کال کے متعلق بتایا سب نے یہ سن کر خوشی کا اظہار کیا، اب انہیں یقین ہو گیا، کہ وہ اس سچوٹشن پر تالو پا جائیں گے صدر نے مشین گن چیک کر کے سنبھال اتنی دیر میں ایک جنگلی بڑا سا کھانا لے عمران کے سر پر پہنچ گیا اس نے کھانا مارنے کے لئے اٹھایا ہر طرف خاموشی چھا کی سب دم بخود تھے کہ نہ جلتے آئندہ کیا ہوگا ابھی جنگلی اچھی طرح کھانا سنبھال بھی نہ سکا تھا کہ جنگلی کی کھوپڑی فضا میں دیزہ دیزہ ہو کر بکھر گئی اُد

وہ کھڑے سمیت زمین پر مردہ ہو کر رہ گیا تمام جنگلیوں کے
 ڈر کے مارے پھینک نکل گئے۔ تمام پارٹی حیران تھی کہ یہ فائر کہاں سے
 ہوا کیونکہ فائر اچانک ہوا تھا۔ یہ تو وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ فائر
 یقیناً ایکس وٹ کی طرف سے ہوا ہوگا اور سائیز لگی رائفل سے
 کیا گیا ہوگا۔ سردار کے اشارے سے وہ اور جنگلی کھڑے بھاگے
 آگے بڑھے انہوں نے بڑی چرتی سے عمران پر وار کرنا چاہا لیکن
 وار کرنے سے پہلے ہی ان کے دل میں رنگین سوراخ ہو گئے اور وہ
 زمین پر گر گئے۔ چند لمحے بعد وہ دونوں جنگلی مردہ تھے۔

جنگلیوں کی ایک بار پھر پھینک نکل گئے اب وہ خوفزدہ تھے انہیں
 یقین ہو گیا کہ یہ شخص ضرور کوئی بڑا جادوگر ہے۔

ان کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ کھڑی مارنے والے کس طرح
 مر جاتے ہیں۔ اب تو سردار کے چہرے پر بھی خوف کی پرچھائیں نظر
 آنے لگیں لیکن اس نے تین اور جنگلیوں کو اشارہ کیا وہ ڈرتے ڈرتے
 آگے بڑھے اب صندرتیار ہو گیا۔

عمران نے سردار سے کہا اب میرے ساتھی جادوگری دکھائیں گے
 چنانچہ سردار کے اشارے سے تین آدمی آگے بڑھے ابھی وہ عمران کے
 نزدیک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ایک دم ریٹ ریٹ کی غصص آواز اُبھری

اور تین کے تین زمین پر تڑپے گئے۔

سردار نے کھڑے ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی جادوگری کو تسلیم کر لیا سردار نے عمران کو خود اٹھایا اور پھر ان کے سامنے جنگلی تعلیم سے جھک گئے وہ ان کے نزدیک آنے سے بھی خوفزدہ تھے اب پوری ٹیم کو اچھی جھڑپڑی میں رکھا گیا۔ ان کی خوب اچھی طرح مہمان نوازی کی گئی اور پھر دوسرے دن انہیں وحشی اپنی سرحد سے پار چھوڑ گئے۔

ملک کی نامور ادیبہ عذرا بانو عرشی بی۔ اس

کی انٹرنیٹ تحریر

خواجہ بصیرت سرور قرع

سفید کاغذ

اعلیٰ طباعت

قیمت تیس روپے

شہم

جمال پبلیشرز
بھولہ پور
میلان



بوی بھیلے سے پنج کر نکل آنے پر
 سب خوش تھے۔ عمران نے اپنی سلاحتوں
 کا لوہا ایک بار پھر منوایا۔ ایکسٹراب
 ان سے آگے آگے تھا۔ کافی پکڑ لگانے
 کے بعد اب وہ صحیح سمت پر آگے تھے
 بیک زبرد کے نقشے کے مطابق ماکانڈنگا
 کا ہیڈ کوارٹر صرت چار دن کی مسافت
 پر تھا کیوں کہ عمران کے اندازے کے
 مطابق ماکانڈنگا کا ہیڈ کوارٹر خنزدار
 قبیلے کے آس پاس ہی تھا اور خنزدار قبیلہ

یہاں سے تین دن کی مسافت پر تھا انہوں نے خودار تبیلے سے بھی
بچ کر نکلنا تھا کیوں کہ خودار تبیلے بھی کچھ کم وحشی اور خطرناک نہ
تھے۔

چنانچہ تین دن تک وہ چلتے رہے تیسرے دن وہ خرفار تبیلے
کی سرحد سے تقریباً دو میل پرے سے آگے نکل گئے اور جب انہوں
نے خودار تبیلے کو پہنچے چھوڑ دیا اور سب نے اطمینان کا سانس لیا۔
تقریباً دو دن اور چلنے کے بعد وہ جنگل میں دور دور تک پھیلے ہوئے
ایک وسیع و عریض میدان کے سرے پر پہنچ گئے اس میدان میں درختوں
کی بجائے جھاڑیاں تھیں۔ ایک زبردان سے ایک دن پہلے یہاں سے
پہنچ چکا تھا۔ اس نے جب ٹرانسمیٹر پر اس نے عمران کو اس میدان
کے متعلق بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ ہی ان کی منزل مقصود ہے لیکن
اس میدان میں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا۔

یہاں تو کوئی آدمی ہی نہیں۔ تنویر نے میدان کو دیکھتے ہوئے کہا۔
جانور تو ہیں۔ عمران نے چوٹ کی۔

تم خود جانور میرے ساتھ بات کرتے ہوئے زبان کو قابو میں
رکھا کرو۔

اب زبان بھی سمجھال کر رکھتے ہو زبان نہ ہونی کو نہ زور ہیرا ہو گیا۔

میرا خیال ہے کہ ابھی ما کا زندگی کا ہیڈ کوارٹر دور ہوگا کیپٹن
شکیل نے دخل اندازی کی۔

میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہی میدان ما کا زندگی کا ہیڈ کوارٹر ہے
عمران نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔
کس طرح۔

صفر سے پوچھا۔

یہ دیکھو یہاں زمین پر فوجی بوٹ کے نشان ہیں اب بتلاؤ جہاں جنگی
جانور یا وحشی لوگ فوجی بوٹ پہنچے پھرتے ہیں۔

اور عمران کی یہ بات سن کر لوگ سب جھک کر غور سے فوجی بوٹ
کے ایک مدہم نشان کو دیکھنے لگے اب سب کو عمران کی بات کا قائل
ہونا پڑا۔

تو پھر یہ ہیڈ کوارٹر زمین دور ہوگا۔

کیپٹن شکیل نے خیال پیش کیا۔

بالکل ٹھیک سمجھے۔ عمران نے تحسین آمیز جواب دیا۔

لیکن اس کا راستہ کہاں ہوگا۔

تسویر جھنجھلا کر رہ گیا۔

لیکن اگر یہی ہیڈ کوارٹر ہے تو یقیناً پہرے کا بھی انتظام کیا گیا ہوگا۔

صفدر نے کہا

بالکل کیپٹن شکیل نے جواب دیا،

تو اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ دیکھے جا چکے ہیں۔

ناشا بولا۔

یقیناً۔

لیکن اب تک سب سے خلافت کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ نہ جلتے
اس میں کیا مصیحت ہے بہر حال ہمیں ان کے ہیڈ کو آرڈر کا راستہ
ڈھونڈنا ہے سب لوگ دو دو کی ٹولیاں میں بٹ جاؤ اور پھر ادھر
ادھر پھر کے راستے پر غور کرو۔ تنویر نے کہا۔

وہ سب دو دو کی ٹولیاں میں بٹ کر ادھر ادھر پھر کے گئے عمران
اور جوزف ایک طرف تھے کہیں بھی کوئی رخصتہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ دوپہر
تک سب لوگ ڈھونڈتے رہے لیکن کچھ نہ ملا۔

دوپہر کو سب لوگ جنگل میں واپس چلے گئے انہوں نے وہاں جا کر
کیپ لگایا اور ستانے لگے، چانک شور سا محسوس ہوا اور پھر دیکھتے
ہی دیکھتے ان کے کیپ مشین گنز کی زد میں تھے بجائے کہاں سے
سپاہی ٹپک پڑے تھے۔ ان کے حسیوں پر باتا عدد دریاں تھیں۔

اور وہ باتھوں میں جوید طرز کی مشین گنز لے ہوئے تھے۔ ان

لوگوں کو سمجھانے کا موقع نہ ملا اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔

یقیناً وہ ماکا زونگا کے ایجنٹ تھے وہ ان سب کو نرنے میں لے کر میدان کی طرف چلے ایک جگہ جا کر انہوں نے ایک جھاڑی کو ہلایا تو زمین پھٹ گئی۔ اس میں راستہ نظر آنے لگا وہاں ہر سپاہی پر ایک سپاہی گن لئے کھڑا تھا ان سب کو ان سیرٹھیوں کے ذریعہ نیچے لے جایا گیا اندر واقعی ایک علیحدہ دنیا تھی۔ ایک بنید ترین شہر سب لوگ یہ انتظامات دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ان کے تصور میں ہی نہیں آ سکتا تھا کہ ماکا زونگا کا ہیڈ کوارٹر اتنا وسیع و عریض اور اتنا جدید ہو سکتا ہے بہت بڑے بڑے ہال کمرے گیلریاں ان میں باتاؤں ایکٹرک نصب تھی۔ اور وہاں گھن کا احساس بالکل نہیں ہوتا تھا۔

عمران اور اس کی ٹیم کو لے کر یہ لوگ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچے اس ہال کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ لوگ اللہ کے کسی ماحول میں آ گئے ہوں ہر چیز قدیم طرز معاشرت کی اور انتہائی پر تکلف تھی انہیں ہال کے درمیان میں کھڑا کر دیا گیا وہ لوگ حیران نظروں سے ہال کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک دیواروں میں سے آواز آئی۔

تم لوگ ماکا زونگا کو تباہ کرنے آئے تھے اب دیکھو کیا اسے واقعی تباہ کر سکتے ہو۔

بالکل کر سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔
وہ کس طرح۔ آواز آئی۔

میرے پاس چرانع اللہ دین والا جن ہے جو ایک منٹ میں ہر چیز تیار
کر سکتا ہے۔

عمران نے حماقت آمیز لہجے میں کہا،
ہم تمہارے مذاق کی داد دیتے ہیں نوجوان کہ تم اس حالت میں بھی
مذاق کر سکتے ہو۔
تمہارا لیڈر کون ہے آواز آئی۔

میں ہوں۔ عمران نے کہا۔
تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی پھر دروازہ کھلا اور چند سپاہی
مشین گنیں لئے اندر داخل ہوئے انہوں نے عمران کے سوا باقی سب
کو واپس چلنے کا اشارہ کیا۔

عمران وہیں کھڑا رہ گیا اور باقی سب لوگ واپس چل پڑے۔
تھوڑی دیر بعد ایک شخص عمران کو لے کر ایک کمرے کی طرف بڑھا
اس کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی صرف دو آدمیوں کی شبیہ نظر آ رہی
تھیں۔

تمہارا نام کیا ہے، آواز ابھری جو یقیناً ان دو میں سے کسی ایک کی ہوگی۔

مولوی فضل دین، عمران نے جواب دیا۔
 صحیح نام بتاؤ بلکہ بے حد کثرت ہو گیا۔
 صحیح نام کا تو میرے باپ کو بھی پتہ نہیں۔
 کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ یہی میرا نام ہے اب چاہے اس کے بجے غلط
 ہیں یا ٹھیک جیسا آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط ہے تو اس کے صحیح کا
 علم تو میرے باپ کو بھی نہیں اگر اسے بتنا تو وہ یقیناً اسے صحیح کر دیتا۔
 میرے بھائی اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔
 تم طاق کہہ رہے ہو۔

نہیں جی میں آپ کی باتوں کا جواب دے رہا ہوں۔
 ہوں تو تمہارا صحیح نام مولوی فضل دین ہے۔

جی اللہ کے فضل سے۔

تم کس ملک کے ایجنٹ ہو؟

تو یہ کرد جی میں اور ایجنٹ میں تو ایک معمولی سال سپاہی ہوں۔

جسے انہوں نے بطور مزدور ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا ہے۔

جھوٹا بولتے ہو ہم ابھی سب کچھ پتہ کر لیتے ہیں تم ماکانڈنگا سے

کچھ نہیں چھپا سکتے۔

آپ میں ماما کون ہے اور زندگی کون ہے؟

میں ماما ہوں اور یہ زندگی۔

دائیں طرف والے نے کہا۔

تو پھر اس کا مطلب ہے کہ ماما زیادہ عظیم ہے کیوں کہ وہ دائیں

طرف بیٹھا ہے۔

نہیں میں اس سے زیادہ عظیم ہوں اس کا بزمیرے بعد ہے۔

عمران نے زور سے تہقید مارا اور پھر کہنے لگا میں نے تو دنیا میں

پہلی بار تماشہ دیکھا ہے جو زیادہ عظیم ہے اس کا نام لہریں اور جو

کم عظیم ہو اس کا نام شروش میں ہو۔

تم ہمیں آپس میں رونا چاہتے ہو۔ ماما بول اٹھا۔

جی مزہ تو بہت ہی آئے گا۔

عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہوں۔ اور ماما نے گھٹی بجا لی دو اشخاص مشین گن سنبھالے اندر آئے

اسے لے جاؤ اور اسے مشین نمبر ۲ میں لٹک کر دو۔

اور وہ دونوں عمران کو لے کر باہر نکل آئے اسے وہ لے ہوئے ایک

اور کمرے میں آئے یہاں ایک بہت بڑی مشین تھی جس کے درمیان

ایک کرسی رکھی ہوئی تھی اور میں ایک بڑی سی سکرین تھی ان دونوں کے
مے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

کیا میری حجامت بڑھی ہوئی ہے۔ عمران بولا۔

کیا مطلب؟

کمال ہے یا سب ہی بدحوہ ہو مطلب کوئی بھی نہیں سمجھتا کیا یہ بار بڑھاپا
ہے بچے تو شین اور کرسی کسی نانی کی معلوم ہوتی ہے دیکھو میری کردکٹ
بنانا۔

اور وہ دونوں ہنسنے لگے۔

ان میں ایک بولا۔

مکرتہ کرد ابھی سب کچھ بتا دو گے پھر پوچھوں گا آٹے وال کا بھاڑ
ابھی پوچھ لو آٹا بڑا ہنگا ہے ۴۰ روپے من آٹا اور وال ۱۲۰ روپے من
اور وہ ایک بار پھر ہنسنے لگے اب انہوں نے ایک لوہے کی ٹوپی عمران
کے سر پر دے ڈالی اب عمران اپنے سر کو ہلا نہیں سکتا تھا ان میں
سے ایک نے مشین کو آپریٹ کیا سکرین پر ہلکی ہلکی سی لہریں کودنے لگیں۔
تمہارا نام، عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے دوسرے آدمی آئی اور پھر
عمران کے دفاع میں کھلبلی سی مچنے لگی اس کی زبان سے خود بخود الفاظ
نکلنے لگے لیکن اس نے اپنی تمام قوت ارادی کو بردے کا رلاتے ہوئے

انہیں دھکا اور سکین پر لہریں زور زور سے کوٹنے لگیں اور پھر اس نے اپنے دماغ کو ٹینک کیا ہر قسم کا خیال اس نے اپنی قوت ارادی سے نکال پھینکا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکین بالکل صاف تھی۔ انہوں نے اور بھی بہت سے سوالات پوچھے لیکن عمران کی بے انتہا طاقت و قوت ارادی کام کر گئی اور سکین صاف رہا۔ عمران کو اس جدوجہد میں پوری دماغی طاقتیں کام میں لانی پڑیں چنانچہ آخر کار ان دونوں نے تھک ہار کر اسے کرسی سے اٹھا لیا۔

بڑے سخت جان ہریار ایک بولا۔

کمال ہے بھئی یہ پہلا شخص ہے جس نے اس مشین کو ناکام بنا دیا۔ یہاں تو بڑے بڑے سخت جان بھی موسم کی طرح گھل جاتے ہیں دوسرا بولا۔

اور پھر وہ دونوں عمران کو ایک کمرے کے پاس لے جا کر اسے دھکیل دیا یہاں عمران کے سب ساتھی موجود تھے اس نے سب کو واقعہ بتلایا اور وہ آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور کرنے لگے کوئی ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر ملٹی ہوئی۔

ایک بار انہیں ایک وسیع کمرے میں لے جایا گیا کمرے میں لے جانے سے پہلے ان کی مکمل تلاشی کی گئی سگڑ تک چھین لئے گئے۔

یہاں ایک بہت بڑی میز کے سٹھا دو اشخاص جو یقیناً یورپی تھے بیٹھ گئے تھے۔

عمران کچھ گیا کہ ان میں سے ایک ماکا ہے اور دوسرا نڈنگا۔ عمران نے نعرہ لگایا ہیلو ماکا نڈنگا۔

اور سب مہر چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔
تمیز سے بات کر رہیں تو ختم کر دیئے جاؤ گے۔
اب تو اپنا صحیح نام بتا دو۔ نڈنگا نے سوال کیا۔
مولوی فضل دین، عمران نے جواب دیا۔

نہیں جناب اس کا اسی نام علی عمران ہے۔ عمران کے ساتھیوں میں سے ایک آداز ابھری اور سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔

عمران بھی حیران ہو کر دیکھنے لگا یہ آداز کیپٹن شکیل کی تھی۔
ماکا کے اشارے سے کیپٹن شکیل کو آگے بے جایا گیا سارے مہر
کیپٹن شکیل کی غداری سے کھول اٹھے۔ ان کا بس بہنیں چلتا تھا کہ وہ
کیپٹن شکیل کی بوٹیاں اڑا دیں۔

تم کون ہو ماکا سے پوچھا۔
جی میں سیکرٹ ایجنٹ ہوں۔
تمہارا نام؟

میرا نام کیپٹن شکیل ہے۔

کیپٹن شکیل تم ہمیں یہ سب کچھ خود بخود کیوں بتلا رہے ہو حالانکہ سیکرٹ سروس ایجنٹ تو بڑے سخت جان ہوتے ہیں۔

جی ہاں دراصل میں شروع ہی سے ماکا ڈونگا کا ہم خیال ہوں میں ماکا ڈونگا کے مقاصد سے ہم آہنگی رکھتا ہوں۔ میرے ملک کی موجودہ حکومت انتہائی کمکی اور ظالم ہے اور اب صرف ماکا ڈونگا ہی ہمیں اس حکومت سے نجات دلا سکتی ہے۔

لیکن تم نے کبھی ہمارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کیا۔

دراصل میں موقع کی انتظار میں تھا کہ میں کسی طرح ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں تو صحیح پوزیشن عرض کروں ورنہ مجھ پر کوئی اعتبار نہ کرتا۔ اگر اب بھی ہم تم پر اعتبار نہ کریں تو ڈونگا بولا۔

تو یہ میری بد قسمتی ہے آپ میل ہر قسم کا اسٹش لے لیں میں آپ کا وفادار رہوں گا۔

اچھا یہ تباہ تمہارا باس کون ہے؟

ایکس ڈی۔

ایکس ڈی۔ تم ایکس ڈی کے ماتحت ہو۔

جی ہاں۔

ایکس ٹوکون ہے

جی مجھے علم نہیں ایکس ٹوکے متعلق کوئی بھی نہیں بتا سکتا یقین جانئے
اچھا یہ تمہارا لیدر ہے ماما نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔
جی ہاں۔

یہ کیسا آدمی ہے؟

یہ انتہائی خطرناک اور چالاک آدمی ہے اگر آپ نے اس کو قابو میں
نہ کیا تو آپ کا ہیڈ کوارٹر چند دنوں میں ختم ہو جائے گا۔
اس کے بعد انہوں نے کیپٹن شکیل سے باقی ممبروں کے متعلق
پرچا اور کیپٹن شکیل نے سب کچھ ماما کا زندگی کو بچ بچا دیا۔
ہوں دیکھو..... نوجوان ہم تمہاری سچائی سے بہت خوش ہوئے ہیں
یقین ہو گیا ہے کہ تم ہمیشہ وفادار رہو گے کیوں کہ ہم عمران اور تم
سب کے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں ہم ہمیں اپنی خاص کینٹ کا مشیر
مقرر کرتے ہیں آج سے تم ہمارے بعد پندرہویں نمبر پر ہو گے۔
اور ہاں ان کو کیا سزا دی جائے۔

فورا قتل کر دیا جائے۔

کیپٹن شکیل نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

صنوبر تنویر ناشاد اور جوزف کا غصے کے مارے بُرا حال تھا ان کا

بس نہیں پتا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کو کس طرح ختم کریں۔
 کیپٹن شکیل ہمارا مشورہ درست ہے لیکن ابھی اس پارٹی سے
 خفیہ سرکاری راز اگوانے ہیں اس لئے ان کا فیصلہ سچہ کر
 تمام جہان کی رضامندی سے کریں گے۔
 سر ایک عرض ہے کیپٹن شکیل نے ان سے کہا۔

کیا بات ہے؟

سر پارٹی کی ایک ایجنٹ مس جولیا فمٹراٹر آپ کے پاس ہے آپ نے
 اسے نیویارک سے اعزا کرایا تھا وہ آپ کے پاس ہے۔
 ہاں ہاں وہ بڑی جہاز ہے پاس ہے۔

جناب میں شہدع سے ہی اس سے محبت کرتا ہوں کیا میری تمنا پوری
 کر دی جائے گی۔ آپ اسے مجھے بخش دیں میں اس سے شادی کر دوں گا۔
 ہوں۔ اچھا ہم غور کریں گے۔





اردو فیسٹر

مران سمیت ٹیم کے سارے ممبر یہاں
 کانوں میں شروودی کر رہے تھے ان پر
 سخت نگرانی کی جاتی تھی ورنہ اسی غفلت سے
 انہیں سخت سزا دی جاتی جو زوت غریب
 کا تو بہت ہی برا حال تھا کیوں کر اسے
 مقدار کے مطابق شراب پہنیں مل رہی تھی۔
 یہ کانیں سونے کی تھیں جن سے سونا
 نکال کر سائنسی مشینیں منگوائی جاتی تھیں
 تاکہ دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جائے

اس ہشید کو رات میں دن رات سینکھوں سانسندان کام کرتے رہتے۔ تاکہ نئی نئی مشین ایجاد کریں۔ اس شہر کی آبادی تمام تر تخریب پسندوں پر مشتمل تھی۔ صرف مزدور ایسے تھے جو کچھ کر لائے گئے تھے۔

کیپٹن شکیل دوبار یہاں آکر انہیں چیک کر گیا تھا۔

انہیں یہاں کام کرتے ہوئے درون گزر چکے تھے رات کو انہیں ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا۔ اور اس کو ٹھٹھری کے باہر زبردست پہرہ ہوتا۔

آج رات جیسے ہی انہیں کوٹھڑی میں داخل کر دوازدہ بند کر دیا گیا عمران اٹھ کھڑا ہوا اس نے صفحہ کو اشارہ کیا اور دونوں نے اپنی پنڈلیوں سے بندھے ہوئے اوزار نکالے جو وہ صبح کان سے چھپا کر لے آئے تھے رات ہی انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سرنگ کھود کر کوٹھڑی سے باہر نکل جائیں گے۔

چنانچہ انہوں نے ان اوزاروں سے سرنگ کھودنی شروع کر دی۔ ساری رات کام ہوتا رہا آخر صبح تک وہ ایک سرنگ کھودنے میں کامیاب ہو گئے ان کی اتنی جلدی کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ زمین بڑی نرم تھی۔

صبح کو وہ پھر کام پر چلے گئے اچانک عمران کی انگوٹھی والے ٹرانسپیر

پر اشارہ موصول ہوا۔ عمران پیشاب کرنے کے یہاں ایک طرف
 ادٹ میں چلا گیا۔ کال بلیک زیر دکان تھی۔ بلیک زیر دکان نے اسے بتایا کہ کیٹین
 شکیل نے اسے رات کال کیا تھا کہ اس نے اپنی حکمت عملی سے ان کا
 اعتبار حاصل کر لیا ہے اس نے جوہا کو بھی آزاد کرا لیا ہے اور اسے
 سب کچھ بتا کر اپنے ساتھ رکھ لیا ہے اس نے اس جگہ کے متعلق کافی
 کچھ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق یہاں کا اہم حصہ پادر
 پلانٹ ہے جس سے یہاں کا تمام نظام چل رہا ہے پادر پلانٹ کسی طرح
 تباہ کر دیں تو یہاں پر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس کو تباہ کرنے سے
 پہلے ہمیں یہاں سے نکل جانے والے راستے پر نگرانی کرنی پڑے گی۔

عمران نے اسے بتایا کہ اسے پہلے ہی علم تھا کہ کیٹین شکیل جیان بوجھ
 کر انہیں سب کچھ بتلا رہا ہے تاکہ ان کا اعتبار حاصل کرے اور وہ واقعی
 اس میں کامیاب بھی رہا۔ عمران نے اسے مزید کے متعلق بھی بتایا اور اسے
 کہا کہ وہ کیڈٹن شکیل کو ہدایت کرے کہ وہ رات کو چار دی کوٹھڑی
 کے شمالی دیوان حصے میں کوٹھڑی سے تقریباً ۲۰۰ گز دور آجائے
 ہم اسے وہیں ملیں گے۔

چنانچہ رات کو وہاں عمران ہفتہ اور کیٹین شکیل کی ملاقات ہوئی
 کیٹین شکیل نے اسے سب کچھ تفصیل سے بتلایا اس نے کہا کہ میں

عقرب ان کے ایک خاص آدمی کو جو میسر عہدے کے برابر ہے
 یہاں دھوکے سے بے آڑوں کا تم سے ختم کر کے اس کا میک اپ کر
 لینا اور اپنا میک اپ اس پر کر لینا میں میک اپ کا سامان بھی بھیا کروں
 گا پھر ہم دونوں مل کر ان کی تباہی کے متعلق کچھ سرچیں گے اس طرح
 آہستہ آہستہ ہم سب کو آنا دکرائیں گے۔

کیٹن شکیل واپس چلا گیا۔ اور صفدر اور عمران دونوں چھپ کر صبح
 کا معائنہ کرنے کے لئے ادھر ادھر پھرنے لگے پھر پھرتے وہ ایک جیسے
 ہی ایک گیلری میں گھسائیں مشینیں چلنے کی آوازیں آنے لگیں یہ آوازیں
 ایک بہت بڑے ہال سے آرہی تھیں جہاں کے دروازے پر دو آدمی مشین
 گنیں اٹھائے کھڑے تھے عمران اور صفدر فوراً ایک دوسری گیلری میں
 مر گئے اس طرح چھپتے چھپاتے انہوں نے تمام ہیڈ کوارٹر کو اپنی طرف
 دیکھ لیا۔ اب ان کے لئے کام کرنے کے لئے کسی نئی ہونٹنی چنا پڑا وہ واپس
 اپنی کوٹھڑی میں چلے گئے تاکہ آئندہ لائٹھ علی پر غور کر سکیں۔





دو دن بعد عمران کو خفیہ ٹرانسمیٹر
 کے ذریعے اطلاع ملی کہ کیٹن شکیل ایک
 افسر کو حسین کی جگہ عمران نے لینی تھی۔
 بے کرات کو کوٹھڑی کے پاس آ رہا
 ہے چنانچہ رات کو مقررہ وقت پر عمران
 اور صفدر وہیں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔
 دو دن سے انہیں کیٹن شکیل اور
 ایک ایڈمی ہو قد و قامت میں عمران کے
 برابر تھا باتیں کرتے ہوئے سفر آئے
 کیٹن شکیل کے ہاتھ میں ایک چھڑا سا

بلک تھا جیسے وہ عمران کے پاس سے گزرے عمران نے اچھل کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اس نے بڑی جدوجہد کی لیکن عمران کی گرفت میں وہ بٹنے سے بھی معذور ہو گیا تھا عمران اسے اٹھا کر کوٹھڑی میں لے آیا کیٹن شکیل بھی ساتھ تھا اسے دیکھ کر جوزف اور دیگر افراد غصہ میں آ گئے کیوں کہ انہیں صحیح پوزیشن کا علم نہیں تھا۔ عمران نے انہیں روکا اور صحیح صورتحال سے آگاہ کیا اب اس آدمی کو ختم کرنے کا مسئلہ تھا۔

عمران نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر زمین پر گرا دیا۔

تہا دام عمران نے پوچھا۔

لیکن وہ چپ رہا۔

عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اس نے اس کی ناک پکڑ کر اندر سے

دبائی اس کی ناک میں سے خون آنے لگ گیا مھر اس نے آسانی سے اپنا

نام بتلایا۔

میرا نام پاناکا ہے۔

”پاناکا“

عمران نے کہا..... یہ کیا نام ہے؟

پاناکا کہیں۔ پاناکا۔

اس شخص نے جھجھلا کر کہا۔

تمہاری بیوی ہے۔ عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

اور وہ بھونچکا رہ گیا۔ کیوں؟

ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہاں ہے۔ وہ حیرت زدہ ہو کر لبلا۔

ٹھیک ہے اب تم اپنے کپڑے اتار دو۔

پاناکي پر ایک بار پھر حیرت کا شدید دورہ ہو گیا۔

لیکن عمران نے زبردستی کپڑے اتار دیئے اس کے کپڑے خود پہن کر اسے

اپنے کپڑے پہنا دیئے اب ایک اپ کی باری تھی۔

یہ سب باتیں عمران نے اس لئے کی تھیں تاکہ اس کے لب دلچسپ پر

پورا قابو پا سکے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہاں صورتحال تبدیل ہو گئی۔

عمران پاناکي بن چکا تھا اور عمران عمران ایک اپ کرنے کے بعد عمران

نے یکپن بشکیل کو اشارہ کیا کہ اسے ختم کر دیا جائے۔

یکپن شکلیں نے اشارتاً عمران سے پوچھا کہ اسے کس طرح

ختم کیا جائے۔

بلیڈ سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی جائے اور اس کے تصور سے

بھی سب کے جسم میں سردی کی ایک لہر سی دوڑ گئی کیوں کہ یہ خود کشی

کا ایک خوف ناک ترین عربہ تھا۔ اس لئے کہ جان آہستہ آہستہ نکلتی تھی۔ اور انسان سب سے سبک کر مرنے لگا تھا کیپٹن شکیل بلڈے کے آگے بڑھا تو پاناکی نے جان بچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی وہ دم آورنگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس وقت عمران کا چہرہ پٹان کی طرح سخت تھا۔

کیپٹن شکیل نے سپاٹ چہرے سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی۔ رگ کے کٹنے ہی خون فوارے کی طرح ابل کر باہر نکلنا شروع ہو گیا تھا سب ششدر ہو کر اسے دیکھتے رہے خون متواتر نکل رہا تھا اور پاناکی کا چہرہ آہستہ آہستہ مردنی کی طرف مائل ہوتا جاتا تھا۔ اب کمزوری سے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں وہ آخری بار تڑپا اور یہ ہوش ہو گیا۔ اور پھر بے ہوشی ہی میں ایک ہلکی سی تڑپ کے ساتھ ختم ہو گیا اب سامنے کسی کو اس طرح مرتے دیکھنا اور چپ چاپ کھڑے رہنا سیکرٹ سرور کے کئی ممبران کے لئے یہ پہلا اور بھیانک تجربہ تھا۔ ان کے لاشوں سے انہیں ٹھنڈے ڈالا۔ صدر سوچنے لگا کہ آخر یہ بھی تو ایک انسان تھا۔ اس کے بھی احساسات تھے سینکڑوں اربان اس کے دل میں بھرے ہوں گے ہزاروں خواہشیں ایسی ہوں گی جو اجماعی پوری نہ ہوں گی ہمیں کیا حق ہے کہ ہم ایک انسان

کوسکا سکا کر مایں چاہے وہ دشمن تھا لیکن تھا تو انسان، آج
 انسانیت کہاں منہ چھپا گئی۔ لیکن پھر اس کے خیال کا دھارا مڑ گیا۔
 اسے یاد آ گیا کہ وہ ایک عظیم فرض کی ادائیگی کر رہے ہیں اگر ایک
 آدمی مرنے سے کر دڑوں آدمیوں کی جان بچے جاتی ہے تو یہ قربانی دیکھاں
 نہیں جائے گی انسانیت کی بحالی کے لئے خون کی اشہ ضرورت ہوتی
 ہے چاہے وہ خون دشمن کا ہو یا دوست کا انسانیت کی دیوی کی پرورش
 خون پر ہی ہوتی ہے ایک کا خون سینکڑوں کے لئے امرت بن جاتا ہے
 تقریباً ایسے ہی خیالات سب کے ذہنوں میں گردش کر رہے تھے لیکن
 عمران ان خیالات سے بے پرواہ کیپن تشکیل کے ساتھ آئندہ کے لائحہ عمل
 پر بات چیت کر رہا تھا آخر یہ طے ہوا کہ عمران اور شکیل واپس چلے
 جائیں گے اور ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد یم کے ممبر شہر چا دیں گے
 اور اپنی باتوں سے چوکیاروں کو مطمئن کر دیں گے کہ یہاں کے ظلم اور پابندی
 کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کے ساتھی نے خودکشی کر لی ہے اور واقعی
 ان سب سے چوکیاروں سے لے کر امیروں تک کو یقین دلایا کہ مرے والا
 عمران ہی تھا اور معاملہ دب گیا۔





چند دن بعد اسی طرح ایک اور شخص
کو ختم کر کے انہوں سے صفحہ کو بھی آزاد
کرا لیا۔ اب پروگرام تھا کہ پاور پلانٹ
کی تباہی کا لیکن اس میں سے سب
سے بڑی خانی یہ تھی کہ پاور پلانٹ
کے تباہ ہونے سے پورا ہیڈ کوارٹر تباہ
نہیں ہوتا تھا۔ یہ ٹھیک تھا کہ اس کی
تباہی سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا
لیکن مکمل تباہی نہ ملے تھی اور عمران کے

خیال میں جب تک اس بیٹہ کو ارٹھ کی مکمل تباہی نہ ہو اس وقت تک
 ماکا ڈولنگ کی تنظیم کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا تھا اور یہ بات یقینی تھی کہ
 اگر پاور پلانٹ کی تباہی کے بعد بھی وہ یہیں رہتے تو ضرور پکڑے
 جاتے کیونکہ انہوں نے سختی سے چیلنج کرنا تھی۔

چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ پہلے تمام کانوں، اور اہم جگہوں پر ڈائنامیٹ
 لگا دی جائے اس کے بعد پاور پلانٹ تباہ کر دیا جائے اور جب
 سارا نظام ابتر ہو جائے تو پھر ڈائنامیٹ کو آگ لگا کر خود باہر نکلے
 جانے کی کوشش کی جائے۔

صنفدہم بائیں طرف مڑ کر ایک سبز گیلری میں ہال نمبر ۱۴ کی طرف
 جاؤ وہاں کے چوکیدار کو متہم کر کے تم چوکیدار کا روپ دھار لو اس کے
 بعد ہم دیاں آئیں گے۔

اور صنفدہ فوراً ادھر روانہ ہو گیا۔ عمران اور کیپٹن سٹیکس اس کو ٹھہری
 کی طرف چل پڑے جہاں ان کے دیگر ساتھی قید تھے عمران چوکیدار پاناکی
 کے میک اپ میں تھا۔ اس لئے اس کے آنے جانے پر کہیں بھی روک
 ٹوک نہ تھی انہوں نے چوکیداروں سے دوازدہ کھولنے کو کہا کہ چوکیداروں
 نے بلا روک ٹوک دوازدہ کھول دیا تو عمران اور کیپٹن سٹیکس اندر
 گئے تو جوزف اور تنویر میں چونچیں مڑ رہی تھیں۔ کیپٹن سٹیکس اور عمران

کو دیکھ کر وہ لوگ چپ ہو گئے پانا کی کے میک اپ میں وہ عمران
کو جانتے تھے۔ جو زنت تنویر اور ناشاد تم تینوں اب سے ۲ گھنٹے بعد
سرگ سے باہر نکل کر سہارا انتظار کرنا۔ آج تمام رات ہمیں کام کرنا
پڑے گا یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئے ادھر صفدر جب بال بھر ۱۲ کے
تقریب پہنچا تو چوکیدار رات کو اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر گھبرا گیا اس نے
جلدی سے اسے سلام کیا کیوں کہ صفدر دراصل چوکیداروں کے افسر کے
میک اپ میں تھا۔ صفدر نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر اس سے دریافت
کیا۔

تمہاری ڈیوٹی یہاں کتنے بجے تک کی ہے۔

صبح ۶ بجے تک جناب۔

چوکیدار نے جواب دیا۔

دیکھو سٹیا رہی سے ڈیوٹی دینا سونہ جانا ہاں فوراً دروازہ چیک
کر دکھلا تو ہمیں۔

چوکیدار نے مرد کو دروازے کی طرف دیکھا تو صفدر نے اچانک اس
کا منہ دبا دیا اس نے بہت جدوجہد کی لیکن صفدر نے سختی سے اس کا
منہ اور ناک دبایا ہوا تھا سہانہ ملنے سے وہ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو
گیا تو صفدر نے پستول کا دستہ اس کی کھوپڑی پر مار دیا اب چوکیدار

کم از کم جس تک ہوش میں نہ آسکتا تھا۔ صندوق نے ملبہ سے اپنے
کپڑے اتارے اور چوکیدار کو پہنا گئے اور چوکیدار کی دردی خود پہن کر
وہاں پہرہ دینے لگا اس نے چوکیدار کو گھسیٹ کر ایک پنج کی آڑ میں ڈال
دیا۔

تیسرا ایک گھنٹے کے بعد کپڑے شکن اور عمران وہاں آ پہنچے۔
انہوں نے صندوق کو مخصوص اشارہ کیا صندوق نے جواب میں انہیں تسلی
دی یاں بنرم اور اصل اسلحہ کا سواڑ تھا۔

اس کی حفاظت کا انتظام تمام تر سائنسی تھا۔ ایک چوکیدار تو صرف
وہاں اس لئے تعینات کیا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص غلطی سے اس کی دیوار یا
دروازے نہ چھو بیٹھے یاں بنرم کی دیواروں میں زبردست کرنٹ تھا۔
اور اس کے ساتھ گھنٹیاں منسلک تھیں ذرا بھی دیوار کو چھو جاتا تو ایک
تو اتنا زبردست جھٹکا لگتا کہ انسان اچھل کر دور جا گرتا۔ دوسرا لگا تار
گھنٹیاں بجنے لگ جاتیں۔ دروازے کو دھرا بنایا گیا تھا باہر کے دروازے
پر ایسی شاعلوں کا ایک چکر پڑا تھا جو نظر نہیں آتی تھیں لیکن اگر
ان کا چکر ذرا بھی کٹ جاتا تو جیڈ آئین میں گھنٹیاں بجنے لگ جاتیں اور
سب سے بڑا خطرہ بھی انہیں شاعلوں سے تھا۔

سب سے پہلے انہوں نے وہ بیٹن ڈھونڈھنا تھا جس کے بند کرنے

سے یہ شعا عین بند ہو جاتیں انہوں نے عود سے دوازے کے آس پاس دیکھنا شروع کر دیا لیکن کہیں بھی کوئی بٹن نظر نہ آیا آخر صفدر نے کھچی کے سر جتنا ایک بٹن دروازے کے پاس دیکھا اس پر چونکہ ہلکا سنہری رنگ کر دیا گیا تھا اور سارے دروازے کا رنگ سنہری تھا اس لئے وہ آسانی سے کیا عود سے بھی دیکھنے سے نظر نہیں آتا تھا یہ تو اتفاق تھا کہ صفدر کی نظر پر بٹن چڑھ گیا۔ عمران نے آہستہ سے انگلی سے دبا کر بٹن کو بند کر دیا۔ لیکن اب بھی نامعلوم سا خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بٹن وہ نہ ہو چنانچہ کیپٹن شکیل نے پستول کی نال دروازے کے ساتھ لگائی چند منٹ تک وہ انتظار کرتے رہے اور کوئی عمل نہ ہوا اب انہیں اطمینان ہو گیا کہ وہی بٹن ٹھیک تھا اب ایک مسئلہ تو حل ہوا اب دروازے کے کرنٹ کا مسئلہ تھا۔

عمران نے جب سے ایک کڑ نکالا اور دروازے کی جڑ میں سے گزرنے والی ایک پتی سی تار کو کاٹ دیا ایک شعلہ سا ہلکا اور ساوا کرنٹ ختم ہو گیا انہوں نے ہاتھوں پر ربڑ کے دستاں پہنے اور دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔ دروازے پر پڑے ہوئے تارے کو عمران نے ایک معمولی سی مڑی ہوئی تار سے کھول ڈالا۔

عمران اسی طریقے سے تارے کھولنے میں ماہر تھا وہ اتنی چھرتی اور

آنتھری سے تالا کھٹا کر دیکھنے والے کو یوں محسوس ہوتا جیسے تالا اس کے اشارے سے کھل گیا ہو۔

دروازہ کھل گیا یہ بال بہت بڑا تھا اس میں جدید ترین اسلحے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے عمران نے صدر اور کپٹن شکیل کو ڈائنامیٹ اٹھانے کو کہا انہوں نے ڈائنامیٹ کافی مقدار میں اٹھایا اور پھر وہ دروازہ بند کر کے باہر نکل آئے۔

اب وہ تینوں تیزی سے کانوں کی طرف جارہے تھے راستے میں جتنے بھی چوکیدار ملے وہ صدر کو دیکھ کر کچھ نہ کہتے وہ کوٹھڑی کے پاس گئے تو انہوں نے ناشاد تنویر اور جرزت کو وہاں کھڑے دیکھا یہ تینوں خفیہ سرنگ سے باہر نکل آئے تھے انہوں نے بوجھ کو بانٹ لیا۔ اور ۴ افراد کانوں کی طرف چل پڑے۔

کانیں کافی دور تھیں اس لئے عمران نے تنویر ناشاد جرزت کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ کانوں کے نزدیک زمین کے نیچے ڈائنامیٹ لگا دیں اور تار ڈائنامیٹ سے جباہ کرنے والی مشین کو ٹھٹھری کے نزدیک لگا دیں اور اس وقت تک اس کی حفاظت کریں جب تک ہم خود یہاں پہنچ کر اس

کی تباہی کے آرڈر نہ دیں چنانچہ یہ تعینوں تو اپنے مشن کی طرف
چل پڑے۔

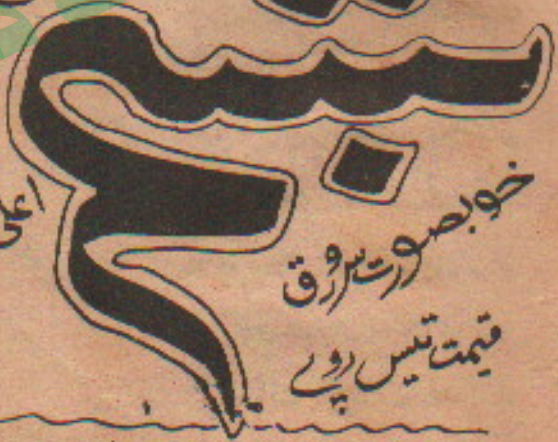
اب عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کے ذمے سب سے مشکل
کام تھا یعنی پارہ پلانٹ کو تباہ کرنا اور یہ تینوں اسے تباہ
کرنے کے لئے چل پڑے۔



عذرا بانو عشی بی اے

سی
انٹ
تحدیر

سفیر کاغذ
اعلیٰ اطاعت



خوبصورت بروق

قیمت تیس روپے

جمال پبلشرز - پو پٹ گٹ ۱۰۰، ۲



پاور پلانٹ دراصل ایک بہت بڑے
 ہال میں ایک بڑے مشین کو کہتے تھے
 اس ہال میں بڑی بڑی مشینیں لگی
 ہوئی تھیں جن پر سیکڑوں سائیدان
 دن رات کام کرتے رہتے تھے ان مشینوں
 کا کام دراصل ایسی طاقت پیدا کرنا تھا
 جس سے زباں درمکان کی دوری
 ختم ہو جائے یہ مشین دن رات چمکتے
 رہتی ہے ان سے ایک نیا جوہر جے

وہ لوگ سوزِ کیم کہتے تھے تیار ہو رہا تھا۔ یہ جوہر ایٹم سے بھی کروڑوں گنا زیادہ طاقت ور تھا اور اگر واقعی یہ جوہر کافی مقدار میں ہو جائے تو اس سے ایسے ایسے خطرناک بم بنائے جاسکتے تھے جو حجم میں صرف ایک چھوٹے سے کیمپوسل کے برابر ہوتے لیکن تباہی میں ہزاروں بموں کو دیکھے چھوڑ جاتے ایسے جہاز تیار ہو سکتے تھے جن کی رفتار کا شمار کوئی عام شخص اندازہ بھی نہ کر سکتا ہو۔ مگر غرض یہ کہ سیکرٹریل تباہ کن چیزیں تیار ہو سکتی تھیں اس کا جوہر کا علم ابھی بقیہ دنیا والوں کو نہیں تھا۔

در اصل ایک جرمنی سائنسدان کا دریافت کردہ جوہر تھا اور اس پر پیسہ ماکاز لگا کر لگایا تھا اگر اس جوہر کو انسانی عہدوں کے کاموں میں لگایا جاتا تو حقیقت میں یہ دنیا ایک جنت بن جاتی۔ لیکن انسانی ذہن ہمیشہ زیادہ تخریب کی طرف مائل رہتا ہے خون ریزی اور ظلم انسان کی حیوانی جبلت کو تسکین پہنچاتے ہیں ان سے بھی زیادہ ایک اور جذبہ ہے جس نے بنی نوع انسان کو ازل سے لے کر آج تک چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ اور وہ ہے اُمّدادِ علیٰ حاصل کرنا اور یہی جذبہ یہاں کام کر رہا تھا۔

پاور پلانٹ کا ہال فن تعمیر کا نامور ترین مٹا ہوا تھا یہ پرنٹ قریباً ایک

سل ملبا تھا اور پراسیل چڑھا تھا۔

چونکہ یہ تمام ہیڈ کوارٹر زمین دوز تھا اس لئے اتنا بڑا ہارس
زمین دوز تیار کر لینا واقعی فن تعمیر کا عجوبہ تھا بہر حال اس کی
حفاظت کے لئے انتہائی پراسرار انتظام کیا گیا تھا۔ ایسے
انتظامات کو دیکھ کر ہر شخص اسے ناقابل تسخیر کہتا تھا اس میں
بغیر اجازت آدمی تو آدمی رہے کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی لیکن
کیپٹن شکیل صفدر اور عمران تینوں اس ناقابل تسخیر چیز کو تسخیر کرنے
چنے تھے جو ریا کو عمران نے ایک بالکل عیبہ کام سپرد کر دیا تھا اس
کے ذمے انتظامات کرنے تھے جن سے وہ آسانی سے یہاں سے
فرار ہو سکتے تھے۔

پاور پلانٹ کی حفاظت کے لئے سب سے موثر کردار ایک مشین
ادا کر رہی تھی۔ جو اس دروازے کے پرچ میں لگی ہوئی تھی۔ یہ مشین
دراصل ایک چھوٹا سا پائیدار تھا اور اس پر سے گزرتے ہوئے
محسوس بھی نہیں ہوتا تھا کہ ہمیں کوئی چیک کر رہا ہے۔ یہ مشین گذرتے
ہوئے انسان کے خیالات اور تصورات کو نمایاں کر دیتی تھی اور اگر
خیالات میں ذرا سی بھی تبدیلی پائی جاتی تو انسان دوسرا قدم اٹھانے
سے پہلے ہی ختم ہو جاتا تھا ہال کی دیواروں کو ایسے مصلحے سے

تیار کیا گیا جس کو نقب بنیں لگائی جاسکتی تھی ورنہ میں خیالات
 پڑھنے کی مشین کے علاوہ چوکھٹ میں ایک چھوٹا سا بلب بھی
 ہر وقت جلتا بجاتا تھا یہ بلب دراصل میلی ڈیڑن کیرے کے لئے
 آنکھ کا کام دیتا تھا اس کے نیچے سے جو چیز بھی گزر جاتی یہ اس
 کی تصویر بنا کر ایک اور مشین کو بھیج دیتا جو اپنے ریکارڈ میس
 اس کی تصویر کو چیک کرتی ہے کہ آیا یہ شخص یہاں کام کرتا ہے یا نہیں
 نئے آدمی کو کام دینے سے پہلے اس آدمی کی تصویر کا ریکارڈ اس
 مشین میں جمع کرنا پڑتا۔

چنانچہ تصویر ملتے ہی یہ مشین ایک لمحے میں ریکارڈ چیک کر لیتی
 اور اگر یہ آدمی غلط ہوتا اس مشین سے ایک لہر نکلتی اور وہ شخص
 جل کر راکھ ہو جاتا چوکھٹ سے ایک انسان صحیح سلامت گزر جاتا
 ایک معجزہ تھا یہ ایک لمبی سی گیلری تھی اس میں ایک ایسا نظام
 تیار کیا گیا تھا جس کے تحت انسان کا پلٹے پلٹے ایکسے ہو جاتا تھا۔
 اس کے جسم کے اندر ذی حصوں ہڈیوں اور ہڈیوں کے گردے کی تفصیل
 مشین نکال لیتی۔ اور پھر انہیں اپنے ریکارڈ سے ملائیں اگر صحیح
 ہوتا تو انسان بھی محسوس نہ کرتا کہ موت اس کے سر سے گزر چکی ہے
 اور اگر ذرا بھی شک پڑ جاتا تو انسان موت کے قریب پہنچ جاتا۔

مشین ایک بار پھر ساری چمکیں کرتی اگر اب وہ دیکھاؤ مل جائے
تو ٹھیک اگر نہ گیدری کی چھت میں لگے ہوئے بے شمار رنگین بلبوں میں
سے کسی ایک میں سے ایک لہر نکلتی اور انسان بخارات بن کر ہوا میں
مل جاتا اس گیدری سے صحیح سلامت نکل جانے کے بعد کوئی شخص
اس بل میں پہنچ سکتا ہے۔

صدر اور کیپٹن شکیل نے سوچا کہ ان استفادات سے بچ نکلتا
ان کے بس کی بات نہیں لیکن عمران نے انہیں تسلی دی کہ وہ سب
کچھ کرے گا اور عمران کی تسلی بذات خود بہت المینان بخش تھی۔

صدر اور کیپٹن شکیل جب تم دروازے سے گزر رہے تھے تو اپنے ذہن کو
بالکل خالی کر لیتا اور کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے تمہارا چہرہ
بالکل نیچے ہوتا کہ جب تمہاری تصویر نہ اتار کے اس کے بعد گیدری
میں جیسا ہوگا دیکھا جائے گا۔

عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ادب اب وہ تینوں پاؤں پلانٹ کے پاس پہنچ چکے تھے آنے والے
لمحات کا حیاں آتے ہی صدر کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کیوں کہ
ان کی ذرا سی غلطی سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منہر ہستی سے مٹا دیتی
بہر حال پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ تینوں آگے بڑھتے

چلے گئے۔

سب سے آگے آگے عمران تھا اس کے بعد صفدر اور آخر میں کیٹین
 شکیل ان تینوں کی جیبوں میں کوئی بم یا پستول نہیں تھا کیوں کہ عمران
 کے خیال میں اگر ان کی جیب میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ ایک لمحے
 میں پکڑے جاتے اب دروازہ بالکل کھلا گیا ہے چھوٹا سا دروازہ
 تھا جس پر کیٹین حسین لکھاری اسے بڑا جاذبِ نظر بنا رہی تھی لیکن جانیت
 غلط آدمی کے لئے موت کا پیغام بن جاتی عمران نے اپنا سپلا تدم قالین
 پر لکھ دیا اولہ پھر دوسرا تدم اور پھر وہ صحیح سلامت قالین کو پار
 کر گیا اب صفدر کی باری تھی۔ صفدر نے بھی قالین پر تدم لکھتے ہی پوری
 قوت ادا دی سے اپنے ذہن کو خالی کر دیا اولہ پھر وہ بھی صحیح سلامت
 باہر نکل آئے اسی طرح کیٹین شکیل بھی پار ہو گیا ان تینوں نے
 اپنے منہ نیچے کئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی تصویر بھی نہ کچھ کی اب
 منہ موت کی گیلری تھی۔ اس گیلری میں جیسے ہی ان تینوں نے
 تدم لکے اچانک چھت پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے لگے
 لگا اور عمران نے خطرے کا نعرہ لگایا اچانک ایک بلب سے ایکسپلر
 تیزی سے نکلی لیکن عمران اس ہل سے پہلے ہی جھٹک لگا چکا تھا لہذا ایک
 قالین پر بیٹھی اور دہان پڑا ہوا قالین سجاوٹ بن چکا تھا۔

”درو، عمران چھٹا۔“

اور وہ تینوں اندھا دھند بھاگنے لگے اپنا تک چھت پر بلبلوں کی ہوس
 کو دے لگیں لیکن وہ انتہائی پھرتی اور تیزی سے بڑھ رہے تھے آدھا
 راستہ انہوں نے طے کر لیا تھا اپنا تک کیٹن شکیل نے صندوق کو دھوکا
 دیا اور صندوق منہ کے بل آگے جاگرا جہاں سے صندوق کا جسم آگے
 بہتا تھا۔ وہیں ہر شے اور صندوق بان باں بڑھ گیا اب۔۔۔۔۔ عمران
 پچھتا رہا تھا۔ کہ وہ پستول کیوں نہیں لے گئے اگر پستول ساتھ ہوتے تو
 کہہ نہ کم یہ بلب تو توڑ دیتے ان کے چاروں طرف بھلیاں سی کوند رہے
 تھیں۔ کس بھی لمحے ان تینوں میں سے کوئی ایک یا تینوں ختم ہو سکتے
 تھے۔ لیکن قدرت ابھی تک تو انہیں بچا رہی تھی۔ اپنا تک عمران نے نیچے
 پڑے ہوئے تالین کو دیکھا راستے ہی میں بخارات بن چکا تھا لیکن وہ تینوں ایک
 اور بلب کی زمیں آپگے تھے۔

اب تینوں کے تالینوں کو اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا تھا یہ بھی
 ایک انتہائی مشکل کام تھا بھاگتے ہوئے تالین اٹھا کر اوپر پھینکنا بھی
 انہی لوگوں کا کام تھا، خدا خدا کر کے عمران تو گیدری کو پار کر گیا دوسرے
 ہی لمحے صندوق بھی اب کیٹن شکیل تھا تیسرے لمحے ایک لمبی چھلانگ نے
 اسے بھی صحیح سلامت گیدری سے پار کر دیا اب وہ ایک چھوٹے کمرے

میں تھے۔ اس بھیانک گیلری میں سے صحیح سلامت نکل آنا اہم نہیں
 عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ شاید قدرت کو ابھی ان کی زندگی مقصود
 تھی جو وہ صحیح سلامت اس گیلری سے نکل آئے تھے عمران بھی محسوس
 کر رہا تھا کہ اس سے زیادہ بھیانک راستہ اس نے کبھی طے نہیں کیا
 تھا۔ ان کا جسم پسینے سے تر ہوتا تھا چند منٹ اس کمرے میں لگا کر
 دروازہ کھول کر ہال میں گھس گئے تھے ہال میں گھستے ہی ان کی آنکھیں
 کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کیوں کہ وہ زندگی میں پہلی بار اتنا وسیع و سرخیز
 ہال دیکھ رہے تھے ہال میں سینکڑوں کی تعداد میں عجیب و غریب شے
 لگی ہوئی تھیں اور ہزاروں آدمی وہاں کام کر رہے تھے سب لوگ
 اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے کسی نے بھی ان کی طرف آنکھ اٹھا
 کر نہیں دیکھا کیوں کہ ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا کہ کوئی غلط
 شخص بھی دروازے اور گیلری کو پار کر کے ہال میں داخل ہو سکتا ہے اس
 لئے وہ مطمئن تھے یہ تینوں ان مشینوں کے پاس سے گزرتے چلے گئے۔
 عمران نے کیپٹن شکیل کو مخصوص اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل نے کونے
 میں لگی ہوئی ایک مشین کا رخ کیا دوسرے ہی لمحے صندوق بھی ایک
 دوسرے مشین کی طرف مڑ گیا عمران کا رخ درمیان میں لگی ہوئی ایک
 بہت بڑی مشین کی طرف تھا۔ کیپٹن شکیل نے حبیب مشین کا رخ کیا

تھا وہ ایک چھوٹی سی مشین تھی جس پر ایک آدمی کام کر رہا تھا۔ وہ
 مشین کے ہینڈل کو پکڑے سنبھالے ہوئے ڈائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔
 تھوڑی دیر ڈائل کو دیکھنے کے بعد اس نے ہینڈل چھوڑ دیا اور
 اطمینان سے پیچھے کی طرف مڑا لیکن کیپٹن شکیل نے انتہائی
 بھرتی سے اسے مشین کی طرف پھینچ لیا کیپٹن شکیل کا ایک ہاتھ
 اس کے منہ پر تھا ایک لمحے میں وہ بے ہوش ہو گیا کیپٹن شکیل
 نے اس کا مخصوص لباس اتارا اور خود پہن لیا اور پھر اس کا گلا گھونٹ
 دیا۔

اب کیپٹن شکیل اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا وہ ہینڈل کو
 پکڑے اس طرف غور سے مشین کے ڈائل کو دیکھ رہا تھا مشین
 کے ڈائل پر سینکڑوں سرنج اور سبز بندے بنے ہوئے تھے جن پر مختلف
 رنگ کی سوئیاں گھوم رہی تھیں ادھر صفدر حسین مشین کی طرف گیا تھا۔
 وہ آڑھٹیک تھی۔ اس پر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے حسین مشین کا
 رنج کیا وہ ایک بہت بڑی مشین تھی اس پر دس آدمی کام کر رہے
 تھے عمران نے ایک کے کندھے پر ہاتھ مارا اور وہ جیسے ہی پیچھے
 مڑا عمران نے ایک زوردار مکر اس کے منہ پر مارا وہ چکراتا ہوا
 نیچے جا گرا باقی ساتھی شہر کھڑے دیکھتے رہے۔

عمران اسی لمحے ایک زوردار سیٹی بھائی اور خود اچھل کر ایک زوردار
 ٹھوکر مشین کے بنے ہوئے ڈائل پر مار دی ڈائل چکنا چور ہو گیا کیونکہ
 عمران نے خاص طور پر اس بوٹ کے آگے لوہے کی تہی چڑھائی ہوئی
 تھی۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ڈائل ٹوٹا ایک زوردار گونج پیدا ہوئی اور
 اس مشین کے تمام بلب بجھ گئے ادھر صفدر نے آٹو ٹیک مشین کے
 مختلف بٹن دبا دیئے اور مشین رک گئی صفدر اسے دکا ہوا دیکھ کر دوسری
 مشین کی طرف بڑھا ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہوگا کہ پہلی مشین ایک
 زوردار دھماکہ سے چھٹ گئی صفدر اس بار بھی بال بال پر گیا۔

ادھر کیپٹن شکیل نے ہینڈل کو الٹا کر دیا ایک زوردار گونج
 پیدا ہوئی کیپٹن شکیل بھاگ کر اس مشین سے پرے ہٹ گیا وہ مشین
 بھی غلط استعمال کی وجہ سے چھٹ گئی اس مشین کا پھٹنا تھا کہ سارے
 بال میں زوردار دھماکہ ہوئے لگے اور مختلف مشینیں زوردار دھماکوں
 سے پھٹنے لگیں وراحد کیپٹن شکیل والی مشین گن مشین تھی اس مشین
 سے مخصوص گیس سارے مشینوں کو جاتی تھی ہینڈل الٹا گھمانے سے
 گیس کا دباؤ ہر مشین میں بڑھ گیا اور دباؤ کی وجہ سے مشینیں پھٹنے لگیں
 کھسکا ہال میں جگہ ڈپچ گئی کام کرنے والے تمام لوگ گیدری کی طرف
 بھاگے۔ عمران صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ان میں شامل ہو گئے جیسے

یہ تینوں گیلری میں پہنچے بلیموں سے ہریں کو دنسے لگیں لیکن ہر بار
ان کی چھرتا اہنیں بچا جاتی اور ان کی جگہ کوئی اور شخص اس کی زد میں
آجاتا۔

ابھی انہوں نے آدھی گیلری پار کی تھی ایک زوردار دھماکہ ہوا ایسے
عصوسی ہوا جیسے زلزلہ آگیا ہو ہر چیز زیر زمین ہو کر مدہ گئی تمام لوگ
اوندھے منہ فرش پر گر پڑے عمران کو شدید جھٹکا لگا لیکن اس نے اپنے
اوپر قابو رکھے۔ اور وہ تیزی سے گیلری پار گیا چند ہی لمحوں بعد کیٹپن شکیل
اور صفدر بھی گیلری کو پار کر گئے اور تیزی سے ایک طرف بھاگے گئے ابھی
وہ تینوں دس بارہ قدم ہی دور گئے تھے کہ ایک اور کان پھاڑ دھماکہ
ہوا اور اٹنا زوردار دھماکہ ہوا کہ پاؤں پلانٹ کے پرچھے اڑ گئے اور عمران کیٹپن
شکیل اور صفدر تینوں تیزی سے اس کو بھڑکی کی طرف بھاگے جا رہے
تھے جہاں تنویر ناشاد اور جوزف ڈائنامیٹ لگانے کے لئے بالکل تیار کھڑے
تھے۔ اور انہیں صرت عمران کیٹپن شکیل اور صفدر کا انتظار تھا اسی لمحے
چاروں طرف بھگدڑ مچ گئی لوگ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بھاگ
رہے تھے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔





جو مہیا کو نیویارک کے ساحل سے
 ہیڈ کوارٹر لے گا گیا تھا یہاں اس پر
 کافی سختیاں کرنے کے بعد جو اس کا
 منہ بند رہا پھر کیپٹن شکیل نے اسے
 رہا کر کے اپنے ساتھ لے لیا پہلے تو
 کیپٹن شکیل کو غدار سمجھ کر اسے غصہ
 آگیا لیکن جب کیپٹن شکیل نے اسے
 تمام قصہ سنایا تو اس کا غصہ جاتا رہا
 جس دن پادری پلانٹ کی تباہی کا منصوبہ
 تھا اس دن جولیہ کے قریب ہیڈ کوارٹر

سے باہر نکلنے کے انتظامات تھے۔

جولیانے ان کے دن دے کا پتہ چلا لیا چنانچہ وہ سیدھی دن دے گئی اس نے چار پانچ ہیلی کاپٹر کھڑے دیکھے یہ تمام دن دے انڈر گراؤڈ تھے کنٹرول روم میں بیٹن دیوانے سے اوپر کی چھت ایک طرف ہو جاتی۔ اور طیارے اور ہیلی کاپٹر آسانی سے باہر پرواز کر جاتے اب مسئلہ تھا ایسے انتظامات کرنے کا کہ قریباً ایک ہیلی کاپٹر اور کنٹرول روم پر قبضہ کر لیا جاتا چنانچہ وہ سیدھی کنٹرول روم میں چلی گئی۔ ہیلو جولیا۔ ادھر کیسے بھول گئی۔

کنٹرول روم آفیسر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا کہ کیوں کہ کیپٹن شکیل کے ساتھ رہنے سے سب لوگ اسے اچھی طرح جان گئے تھے۔ ویسے ہی میرے نکل آئی تھی۔

جولیانے جواب دیا،

آئیے تشریف رکھیں۔

آفیسر نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

شکریہ۔ جولیانے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آپ لوگوں کا آسمان دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

ہم تو روزانہ آسمان دیکھتے رہتے ہیں۔

آنسیر نے لگاؤٹ سے کہا۔
وہ کیسے۔

جولیا نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔
یہ دیکھئے، آنسیر سے ساتھ لگے ہوئے پورڈ میں سے ایک سرخ رنگ
کاٹن دیکھا ایک ہلکی سی گروٹا مہٹ سے پورڈ سے دن دے کی چھت ایک
طرف مرکب گئی۔ اور اوپر آسمان صاف نظر آنے لگا۔
جولیا آسمان کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجاتے لگی۔
بہت خوب۔۔۔۔۔ بہت خوب۔۔۔۔۔ یہ تو بہت ہی

اچھا سسٹم ہے اور واقعی یہ عجیب ہے۔
جی ہاں آپ کی دعا ہے،

آپ کی بڑی مہربانی آپ کی دھرم سے میں نے کافی مدت کے بعد
آسمان دیکھ لیا، جولیا نے سرخ رنگ کاٹن زمین میں رکھتے ہوئے کہا،
آپ سوئس ہیں آنسیر نے پوچھا۔

جی ہاں میں سوئس ہوں، جولیا نے آہ بھر کر کہا۔
تو آپ ان کالے لوگوں کے ساتھ کیسے مل گئیں۔

میں مقدور کی خرابی سمجھتی۔
کیپٹن شکیل نے اچھا کیا جو ماکازنگا کی اطاعت میں آگئے ہم

لوگ جلد ہی تمام دنیا کو فتح کر لیں گے اور پھر کیپٹن شکیل کو کوٹے
اچھی پوسٹ مل جائے گی۔

جی ہاں دیکھئے کب ملتی ہے میں تو اب یہاں کے ماحول سے اکتا
گئی ہوں۔

کیوں؟ آفسر نے حیرت سے پوچھا۔
دراصل میں کہتی ہوں یہاں سے نکلوں تو کسی انگریز سے شادی کروں
جولیا نے معصومانہ لہجے میں کہا۔

وہ آفسر بھی انگریز تھا یہ سن کر وہ پوری طرح سنبھل کر بیٹھ گیا۔

انگریز سے وہ کیوں؟

دراصل مجھے انگریز اچھے لگتے ہیں بالخصوص قناعت پسند اور دروہافنس
طبیعت کے مالک جو ہر سونے میں جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور
مسکرا دی۔

لیکن کیا کیپٹن شکیل اس کو گوارا کریں گے۔

اگرے شکیل کی پردہ کون کرتا ہے۔ یہ تو مجبوری تھی جو میں نے ہاں کر
دی ورنہ ایسے لوگوں کی طرف تو میں آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں۔

آپ فکر نہ کریں بندہ ہر طرح کی خدمت کے لئے حاضر ہے آفسر نے
بالکل لوطیہ ہوتے ہوئے کہا اب وہ جولیا کے جسم کو بھوکے نظروں سے دیکھ

رہا تھا اس کے دیکھنے کا انداز کچھ ایسا تھا۔

جیسے وہ اسے کچا ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

شکریہ میں آپ کے بارے میں بھی غور کروں گی آپ بھی تو انگریز ہیں
جولیا سے کہا۔

جی ہاں آپ ٹکڑ کریں میں ہر طرح سے آپ کی خدمت کروں گا۔
ہنیں ٹکڑ کریں آپ تو دیسے بھی مجھے اچھے لگ رہے ہیں۔ جولیا
نے آخری پھندہ کتے ہوئے کہا۔

اب آفیسر پوری طرح پھندے میں آچکا تھا۔

میں نے آج تک ہیلی کا پٹر اندر سے نہیں دیکھا آپ مجھے ہیلی
کا پٹر دکھا کر میری یہ حسرت پوری کریں گے۔
فردر ضرور آئیے یہ کونسی بڑی بات ہے۔

آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا وہ اور جولیا تکل کر دن دے پر کھڑے
ہوئے ایک ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھ گئے یہ ہیلی کا پٹر دن دے کے ایک
کوٹے میں کھڑا تھا۔ اس آفیسر نے جولیا کا ہاتھ تھام لیا اور اسے
آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا۔ جولیا نے کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ
آہستہ آہستہ مسکاتی رہی وہ دونوں ہیلی کا پٹر کے پاس پہنچ گئے آفیسر
نے جولیا کو ہیلی کا پٹر کا دھارہ کھول کر اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور

جو یا اچھل کر اندر بیٹھ گئی آنیسر نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ کس طرح
ہیلی کا پٹر چلتا ہے اور کس طرح پرواز کرتا ہے کافی دیر تک وہ اسے
سمجھاتا رہا پھر وہ جولیا کا بوسہ لینے کے لئے جھکا لیکن جولیا نے اسے
پاتھ سے ہٹا دیا اور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آئی آنیسر بھی
دروازہ کھول کر باہر نکل آیا، جولیا نے ہیلی کا پٹر کی پوزیشن کو اچھی طرح
سمجھ لیا ملتا تو اسے پہلے ہی اچھی طرح جانتی تھی۔

در اصل وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ہیلی کا پٹر کی ٹینگی میں پٹرول کتنا
ہے اور اس نے دیکھ لیا کہ ہیلی کا پٹر کی ٹینگی کبھی بھری ہوئی تھی اسے اطمینان
ہو گیا کہ اب وہ اور آنیسر دوبارہ کنٹرول روم کی طرف جا رہے ہیں۔
کنٹرول روم میں جا کر وہ کافی دیر بیٹھی رہی اچانک ایک زوردار دھماکہ
ہوا اور سب لوگ اچھل پڑے۔

سادے لوگ سرسید ہو کر کنٹرول روم سے باہر نکل آئے جولیا سمجھ
گئی کہ وہ پاور پلانٹ تباہ ہو چکا ہے سب لوگ حیرانی سے ادھر ادھر
دیکھ رہے تھے ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ دھماکہ کیسا ہوا چند ہی منٹوں بعد
اور زوردار دھماکہ ہوا اور پاور پلانٹ کی طرف آگ
کے شعلے بلند ہوتے نظر آئے تھوڑی دیر بعد سب لوگ ادھر ادھر بھاگتے
نظر آئے کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا اب جولیا آہستہ آہستہ ہیل کا پٹر کی طرف لٹک رہی تھی۔



جھڑت تنویر اور ناشاد و ناسامیت
 کے بغیر اٹھائے کان کی طرف پٹے گئے
 وہ عام لوگوں کی نظروں سے چھپ کر
 جا رہے تھے عام راستے سے ہٹ
 کر وہ ایک چھوٹی سی گیدری سے
 گذرے ان کی حالت ایسی تھی جیسے
 مزدور ہوں وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ
 چل رہے تھے کانوں کے پاس پہنچ
 کر انہوں نے ایک اکیلی جگہ پر تھپڑی

مقتل میں ڈائنامیٹ لگا دیا اور اس پر ایک چھوٹی سی مشین فٹ کر دی
یہ مشین دائرے کے سر پر کام کرتی تھی دائرے پر جب مخصوص فریکوئنسی
ملائی جاتی تو اس مشین کا بیٹن دب جاتا اور ڈائنامیٹ پھٹ پڑتا
کانوں کے قریب ڈائنامیٹ دفن کرنے کے بعد وہ ماکازنگ کے خاص
رہائش گاہ اور دفاتر کی طرف چلے راستے میں انہیں ایک آفیسر نے
روک لیا۔

کون ہو تم اور یہ کیا لئے جا رہے ہو؟
ہم مزدور ہیں اور یہ سہانہ دفتر پہنچانا ہے۔
خیر تم کہا۔
دکھاؤ مجھے یہ کیا ہے؟

آفیسر کوئی فرض شناس معلوم ہو رہا تھا تنویر نے ڈائنامیٹ کا
ہینڈل نیچے رکھا اور چہرہ اچانک اچھل کر آفیسر کو زور سے ٹکڑ مارا
آفیسر کو ٹکڑ چونکہ غفلت میں لگی تھی اس لئے وہ زمین پر جا گرا زمین
پر گرتے ہی تنویر نے اس کا گلا دبوچ لیا آفیسر نے کافی جدوجہد کیا۔
لیکن تنویر نے اسے اس وقت چھوڑا جب اس کی روح نقص عتق
کو پرواز کر چکی تھی۔ تنویر نے اس کی لاش اٹھا کر ایک طرف کونے
میں ڈالی اور خود ہینڈل اٹھا کر آگے چلے گئے دفاتر کے قریب پہنچ

کراہنوں نے ایک اکیلی جگہ پر ٹائٹا میٹ کا پورا نیڈل زمین پر دفن کر دیا
 اور اس پر بھی وہی مشین فٹ کر دی یہ مشین چھوٹی سی تھی۔ اور سرسری
 طور پر بھی دیکھنے سے بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اب ان کی آخری
 نشانہ ان کی رہائش گاہیں تھیں۔ وہ تینوں تیسرا نیڈل اٹھاتے رہائش
 گاہوں کی طرف چل پڑے یہ نیڈل جوزف نے اٹھایا ہوا تھا وہ تینوں
 آہستہ آہستہ رہائش گاہوں کے قریب ہوتے جلتے تھے رہائش گاہوں
 پر پہرہ تھا۔ اچانک ایک پہرے دار نے انہیں روک لیا اس کے ہاتھ
 میں ایک مشین گن تھی۔

کون ہو اور ادھر کیوں جا رہے ہو؟
 ہم اپنی فالہ کے گھر جا رہے ہیں ہتھیں کوئی اعتراض ہے۔
 ناشا دنے مزاحیہ لہجہ میں کہا۔
 چوکیدار بھی جوزف کی طرح ہشاکٹا نظر آ رہا تھا۔ اس لئے جوزف
 کے ہاتھوں میں کھلی ہونے لگی اس نے چپکے سے وہ نیڈل تنویر کے
 ہاتھ میں دے دیا اور فوراً آگے بڑھ کر چوکیدار کے قریب چلا گیا۔
 فلا ایک منٹ میری بات سنو۔
 جوزف نے اسے کہا۔
 کیا بات ہے اس نے اگھر سے ہونے لہجہ میں کہا۔

تم سنو تو سہی۔ دراصل جو زف اسے ایک طرف آٹ میں بے جانا
چاہتا تھا۔

چوکیدار جو زف کے ساتھ ہیں پڑا۔
ایک طرف نے جا کر جو زف نے اسے کہا۔
ذرا سنبھل کر مسرط۔

اور پھر چوکیدار کی ناک پر زور دار مٹکا پڑا اور چوکیدار بڑھکھڑایا۔
خوب تم میں تو کافی جان معلوم ہوتی ہے۔
مشین گن تو مکے کے دھکے سے گر پڑی تھی جو زف نے ٹھوکر مار
کر اسے دور پھینک دیا۔

اب جو زف باک ننگ کے لئے پوری طرح تیار تھا چوکیدار بھی مقابلے میں
ڈٹ گیا۔ اس نے جو زف کو مٹکا مارنا چاہا لیکن جو زف نے اسے ایک
ہاتھ سے روک کر دوسرے ہاتھ سے زور دار پینچ مارا اور چوکیدار
بڑھکھڑا کر زمین پر جا گرا اس کے ناک اور منہ سے خون ابل پڑا تنویر اود
ناشاد نے موقع غنیمت سمجھ کر وہیں قریب ہی تیسرا بٹل بھی دبا دیا
اتنی دیر میں جو زف نے چوکیدار کو ادھم مار کر دیا اور پھر جو زف نے
اس کا گلا دبا دیا۔

اس کی ناش ایک طرف ڈال کر اب وہ تینوں تیزی سے دوبارہ اپنی

کوٹھڑی کی طرف چل پڑے چلتے چلتے جوزف نے مشین گن بھی اٹھائی جو اس نے تنویر کو دے دی کیپٹن تنویر کی جیب میں دائرہ لیس پر فریکوئنسی سیٹ کرنے والا آلہ چلا تھا۔ اچانک ایک زبرد دار دھماکہ ہوا دھماکہ بھی کہیں قریب ہی ہوا تھا وہ سمجھ گئے کہ عمران کا منصوبہ کامیاب ہو چکا ہے ابھی کوٹھڑی سے وہ کافی دور تھے اچانک ایک طرف سے گونی چلنے کی آواز آئی اور گولی جوزف کے بازو میں گھسٹی چلی گئی جوزف نے ایک لمبی سی چیخ ماری اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور دفاتر کے قریب ایک چوکیدار ہاتھ میں رائفل لئے کھڑا ہے غالباً ان کو بجائے دیکھ کر اس نے گونی چلا دی کیپٹن تنویر نے جوزف کو زخمی دیکھا تو ناشاد کو اشارہ کیا کہ جوزف کو قتل کرے اور خود مڑ کر اس چوکیدار کی طرف مشین گن چلا دی ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز گونجی اور چوکیدار کا جسم گولیوں کی بوچھاڑ میں قلم بازیوں کھانے لگا۔ مشین گن کی آواز سن کر کافی چوکیدار دوسرے ادھر نکل آئے۔ لیکن یہ تینوں اتنی دیر میں آڑ میں ہو چکے تھے اچانک ایک بار پھر کان پھاڑ دھماکہ ہوا پھر افراتفری مچ گئی۔ چاروں طرف لوگ سر اسیں ہر کر بھاگنے لگے۔ یہ تینوں بھی ان میں شامل ہو گئے۔ ان کا رخ کوٹھڑی کی طرف تھا تو کوٹھڑی دیر میں وہ کوٹھڑی کے قریب پہنچ

کئے جوڑنے ایک ہاتھ سے زخمی بازو کو سنبھالا ہوا تھا جس سے
لگاتار خون نکل رہا تھا ابھی انہیں کوھڑی کے پاس پہنچے چند
لحے ہوئے تھے کہ عمران صفدر اور شکیل بھاگتے ہوئے ان کے
قریب پہنچ گئے۔

اب چاروں طرف خطرے کے الارم بج رہے تھے۔

عمران نے آتے ہی تنزیہ سے پوچھا۔

منصوبہ تیار ہے۔

ہاں۔ کان، دفاتر اور رہائش گاہ میں۔

ہیڈ کوارٹر بھیک ہے۔ ڈائریکٹ میٹ نکالو۔

اور تنزیہ نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چونک پڑا کہ وہ ڈائریکٹ

میٹ بھاگتے ہوئے کہیں گر پڑا تھا۔

کیا ہوا، عمران نے تنزیہ کا رنگ بدلتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

ڈائریکٹ میٹ گم ہے۔

کیا یہ کیسے ہوا اور صفدر کو سارے منصوبہ اور محنت پر پانی پھیرنا

نظر آیا۔

معلوم نہیں کہیں گر پڑا، تنزیہ نے ادا اس ہو کر کہا۔

گر پڑا، ارے یہ بھی کوئی شاعر کا دل ہے جو کہیں گر پڑتا۔

میرا دل آپ کے پاؤں میں گر پڑا ہے۔
 عمران نے مصرعے کے جوڑ بڑھلا دیئے۔
 چلو کوئی بات نہیں پیارے اب جو لیا کے عشق میں ٹھنڈی آہیں بھرو۔
 اب کیا کریں۔ صفد نے عمران کی بگو اس پر دھیان نہ دیتے
 ہوئے کہا۔

آؤ مل کر پیار کی باتیں کریں
 زلف کی رخسار کی باتیں کریں

عمران نے ایک ہاتھ کان میں رکھتے ہوئے ایک مصرع پڑھا
 سب کے سب اس بے وقت لاگتی پر مذہب گئے اتنی دیر میں
 چار مل طرف سپاہی پھیل گئے جن کے ہاتھوں میں مٹین گینس تھیں
 انہوں نے ناکہ بندی کر لی تھی۔ اور اب وہ مشتبه افراد کو ڈھونڈ
 رہے تھے۔

جاؤ تنویر اسی راستے واپس جاؤ اور وائس سیٹ ڈھونڈ کر
 دن دے کی طرف ہمیں آگے۔

اور تنویر ابھی مڑا ہی تھا کہ ایک شخص تیز قدم اٹھاتا پاس
 سے گذرا۔

اس نے جاتے جاتے دائرہ وائس سیٹ عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا

اور بولنا کہ وہ ایکسٹرو۔

یہ یقیناً ایکسٹرو کی آواز تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک گیلری میں
مر گئے تھا۔ ایکسٹرو کو یوں آزادی سے ماکا زنگا کے ہیڈ کوارٹر
میں چلتے پھرتے دیکھ کر صفر زناشاد اور تنویر حیران رہ گئے لیکن
جلدی ہی وہ سنبھل گئے کیوں کہ اب ایک ایک لمحہ قیمتی تھا وہ فوراً
دن دے کی طرف چلے لیکن اب دن دے کسی پہنچنا بہت مشکل تھا۔
چاروں طرف ناک بندی کر دی گئی تھی اور ہر آدمی کو روک کر اس کی
تلاشی کی جا رہی تھی۔ چلبے وہ افسر ہویا عاک مزدور، عمران سے
تنویر سے مشین گن لی اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس سے علیحدہ
ہو کر چلیں اور سیدھے دن دے پہنچیں دیاں جو لیا نے کوئی نہ کوئی
انتظام کیا ہوگا۔

وہ سب آگے بڑھے تو چوکیا اردن نے انہیں روکنا چاہا لیکن ریٹ
ریٹ کی مخصوص آواز گونجی اور چوکیا ر سینے پر ہاتھ رکھ کر زمین پر پڑنے
لگے۔ بھاگتے بھاگتے انہوں نے بھی چوکیا اردن کے ہاتھوں سے مشین
گنیں لے لیں اب باقی چوکیا اردن سے مورچے سنبھال لے یہاں بھی
صفر مشین گن سے کراہیک طرف کھڑا ہو گیا اس نے چوکیا اردن کے
جواب میں فائرنگ کر دی اب چوکیا اردن پر دو طرف سے فائرنگ

ہو رہی تھی۔ اور باقی لوگ دوسری گیلری سے چھپ کر دن دے
کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اچانک عمران کی طرف سے ایک زوردار
صیخ بلند ہوئی اور فائرنگ بند ہو گئی۔

صفر سمجھ گیا کہ عمران نے دراصل چال چلی ہے اس نے اور بھی
زیادہ شدت سے فائرنگ شروع کر دی تھوڑی دیر میں اس کے پاس
رائڈ ختم ہو گئے۔ اب اس نے مشین گن پھینکی اور ایک طرف بھاگا۔
لیکن موڑ مڑتے ہی تین آدمیوں نے اسے اپنے ٹکڑے میں کس دیا لیکن
صفر تین آدمیوں کے بس کا نہیں تھا چنانچہ اپنی ہتھیاری ایک کی پٹلیوں
میں اتنے زور سے ماری کہ وہ صیخ مار کر زمین پر بیٹھ گیا دوسرے
پر لات چلی تیسرے کو لکڑی اور پھر وہ تینوں زمین پر پڑے ٹرپ رہے
تھے۔ اور صفر آگے بھاگ رہا تھا اندھا دھند مختلف موڑ مڑتا گیا۔

آگے اچانک اسے محسوس ہوا آگے راستہ بند ہے وہ سائڈ میں مڑ
گیا اسے وہی اسلحہ خانہ نظر آیا جہاں سے انہوں نے ڈائنامیٹ
وائریس سیٹ اور ڈائنامیٹ پر لگانے والی مشین اٹھائی تھی اس بار
ساتھ ہی پاور پلانٹ پھٹنے سے اس کی دیواریں ٹوٹ گئی تھیں اور
اسلحہ ہر طرف بکھرا پڑا تھا صفر جلدی سے ایک بڑے سوراخ سے
اندھ چلا گیا اس نے ڈائنامیٹ کے تین بیٹل اٹھائے انہیں غائی بیٹوں

کے ڈھیر کے نیچے رکھ دیئے اور ان پر مشین فٹ کر دی۔

باقی اسلو میں سے ایک مشین لگن اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔ دس دسٹی بم اس نے اپنی جیب میں ڈال لئے اور پھر دن دے کی طرف چل پڑا اب اسکو فائدہ سے اسے راستہ آتا تھا چنانچہ وہ چھپتا چھپاتا دن دے کے قریب پہنچ گیا۔ دن دے پر غلام پہرہ لگا ہوا تھا۔ مہیم کے باقی مہم اور عمران اسے کہیں بھی نظر نہ آئے۔

اچانک اسے جولیا نظر آگئی ایک ہیلی کاپٹر کے پاس کھڑی وہ حیران نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی افراتفری میں کسی کی نظر اس پر نہ پڑی۔ صفد نے سری سے دن دے کی شرک پار کی اور چھپتا چھپاتا اس دینی کاپٹر کی طرف ٹھکنے لگا جس کے قریب جولیا کھڑی تھی جیسے ہی وہ جولیا کے قریب پہنچا جولیا نے اسے دیکھ لیا۔ اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیوں کہ اس وقت حالات انتہائی نازک تھے صفد نے اس کے ہاتھ میں چپکے سے ایک دسٹی بم دے دیا۔ اور خود ساتھ ہی ایک شرک نما گاڑی کے نیچے گیا تھوڑی دیر میں کپٹن شکیل تنویر، ناشاد اور جنت بھی پہنچ گئے جو زون کا خون بہتا خود بخود بند ہو گیا۔

صفد رتم کنٹرول روم میں عیاد اور سننے لگے ہر سے بورڈ میں سرخ

رنگ کا بیٹن کو پتہ پادینا اور پر کی جانب دن دے کی چھت ہٹ جائے
گی جولیا نے صند سے کہا۔

اور صند آہستہ آہستہ چلتا ہوا کنٹرول روم میں چلا گیا چوکیدار
نے اسے روکنا چاہا لیکن چوکیدار کو پرے ہٹا کر وہ سیدھا آفسر کے
پاس پہنچ گیا۔

ادھر جولیا نے سب کو ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ایک
ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئے۔ ابھی وہ اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے
کہ چوکیداروں کی نظر پڑ گئی۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر پر گولیاں برسائی
شروع کر دیں جولیا بڑی گھبرائی مٹھدر آفسر کے نزدیک جا کر سیدھا بوڑ
کی طرف بڑھ گیا۔ اور ایک سیکنڈ بعد اس نے سب کے درمیان گے
ہوئے سرج رنگ کے بیٹن کو دبا دیا ہلکی سی گڑ گڑاہٹ ہوئی اور
دن دے پر لگی ہوئی چھت ایک طرف ہٹ گئی صند نے یہ سب کچھ
آہی تیزی سے کیا تھا کہ سب حیران بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے صند فوراً
والپسی کے لئے سڑا جیب وہ دروازے کے قریب پہنچا تو سب کو ہوش
آیا وہ اسے پکارتے کے لئے دوڑے لیکن صند نے دستی بم عین کچنخ کر
کنٹرول روم میں پھینک دیا۔ اور خود باہر نکل گیا۔

ایک زوددار دھماکہ ہوا اور کنٹرول روم کے پرچھے اڑ گئے ادھر

جیسے ہی چھت ہوئی جو یانے ہیلی کا پڑا دیا کیوں کہ دشمن چاروں
 طرف سے ہیلی کا پڑ کو گھیرا دے رہا تھا اب تیم میں صفدر اور عمران
 باقی رہ گئے تھے ایک ایک منٹ تیتی تھا جو یانے ہیلی کا پڑ کو آہستہ
 سے اونچا کیا اتنی دیر میں صفدر قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے دوڑ کر
 اٹنے ہوئے ہیلی کا پڑ کو پکڑ لیا اب وہ ہیلی کا پڑ کی نیچے ٹک رہا
 تھا۔ ابھی اس کے پر زمین سے دو تین منٹ ہی اونچے اٹھے تھے کہ ہیلی
 کا پڑ کو زوردار جھٹکا لگا اور صفدر کے ہاتھ چھوٹ گئے وہ دھڑام
 سے زمین پر آگرا دراصل جویا جلدی سے ہیلی کا پڑ کو کنٹرول نہ کر
 سکی تھی اس لئے جھٹکا لگا۔

صفدر زمین پر گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا لیکن چاروں طرف سے دشمن
 نے ۔۔۔۔۔ اسے گھیر لیا۔ لیکن صفدر نے دستی ہم نکال کر چاروں
 طرف پھینک دیئے زوردار دھماکے ہوئے اور دشمن کے سپاہیوں کے
 پر نیچے اٹ گئے ہیلی کا پڑ اب کافی اونچا اٹھ چکا تھا۔ عمران کا ابھی تک
 کوئی پتہ نہ تھا اچانک ایک طرف سے عمران ایک آدمی کو اٹھائے ہوئے
 آتا نظر آیا۔ عمران کا جسم زخمی تھا چہرے پر خراشیں تھیں جس آدمی کو
 اس نے اپنی کمر پر لاد رکھا تھا وہ بے ہوش معلوم ہوتا تھا صفدر نے
 عمران کے پیچھے ایک اور تندر آدمی بھرے ہوئے جسم والا شخص بھی دھڑاتا

سوا نظر آیا اس نے بھی ایک بھاری بھر کم شخص کو کمر پر لا دیا تھا
 جولیا کا ہیلی کا پٹر کافی اونچا اٹھ گیا تھا۔ چنانچہ اب وہ ایک اور
 ہیلی کا پٹر کی طرف پکے یکن دشمن کے سپاہیوں نے ایک بار پھر
 چاروں طرف سے ان پر حملہ کر دیا۔ عمران اور اس دوسرے شخص کو جیسے
 صدر پہچان گیا کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس نے انہیں دائر لیس سیٹ
 دیا تھا اور جو تینٹا ایکس ٹوبے انہوں نے اپنی کمر پر لادے ہوئے
 آدمیوں کو زور سے زمین پر پٹخا اور دشمن سے دست بدست رٹنے لگے
 عمران کے جوہر دیکھنے کے قابل تھے زخمی ہونے کے باوجود بھی وہ بے
 انتہا پھرتی سے رڑ رہا تھا۔ کہ ادھر ایکس ٹوبے کے زوردار مکوں نے
 حشر بپا کر دیا صدر بھی حتی المقدور لڑ رہا تھا۔ کہ اوپر سے جولیا نے
 انہیں دیکھ لیا اس نے ہیلی کا پٹر کو نیچے اتارا اور کیپٹن شکیل نے
 مشین گن سے دشمن پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔

حالاںکہ صدر عمران اور ایکس ٹوبے میں شامل تھے لیکن کیپٹن
 شکیل کا نشانہ اتنا صحیح تھا کہ مجال کہ کوئی گولی ان کو لگتی فائرنگ
 سے آنے والے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگے۔

جولیا نے ہیلی کا پٹر واپس اتارا اور صدر ایکس ٹوبے اور عمران نے
 دو آدمیوں کو اٹھا کر ہیلی کا پٹر میں چبکا اور خود بھی سوار ہو گئے۔ اب

بیلی کا پٹر دوبارہ اٹھنے لگا۔

ابھی تک ہم پر پڑے پیمانے پر حملہ نہیں ہوا اور نہ ہی ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

دراصل وہ لوگ ماکا ڈونگا کے احکامات کے منتظر ہیں اور ماکا ڈونگا اس وقت بے بس ہوئے ہمارے سنا پڑے ہیں ماکا ڈونگا کیا یہی ماکا ڈونگا ہیں سب نے حیرت سے کہا جی ہاں ہیں جو دلیا پر حکمرانی کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

ایک ٹھیکہ دار نے چپکے سے بیٹھا قصاب اس کی طرف چورہ نظر دے دیکھ رہے تھے لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ ایک ٹھیکہ دار ہیں ہے ایک آپ بھی بے اندیشی سے بول رہے تھے۔ اس کے بے ڈھنگے ہونے کا مقصد یہی ہے تھا کہ سب اچھی طرح پہچان جائیں کہ یہ ایک آپ ہے۔

جب جیل کا پٹر کافی اونچا مل گیا تو عمران نے جیب سے دائر لیس سیٹ نکال کر اس پر مخصوص فریکوئنسی ڈائل کر دی ایک لمحے بعد زوردار دھماکے ہوئے اور پھر نیچے آگ کے شعلے اور پتھر جلیں اڑتے نظر آئے ماکا ڈونگا ہیڈ کو اڑا رہا تھا اور ماکا ڈونگا دونوں عمران کی حیرت میں پتھر سب نے اطمینان کا سانس لیا اور بیلی کا پٹر عمران کے ملک کی طرف

اندیشی سے بول رہے تھے۔
بیچارہ! ایک آپ بھی نہیں کر سکتا

New Kashmir Library
RAILWAY
76